Approved by Government as Text Book

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

الجزءُ الرابعُ من كتاب

تسهيل الأدب في لسان العرب

المعروف بہ

عربی کا معلّم

حصہ چہارم برای مدارس ثانویہ

۴

مصنفہ مولوی عبدالستار خان

بار ے   جملہ حقوق محفوظ ہیں   قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصۂ چہارم

حضرۃ العلامہ استاذ الاساتذہ مولانا سید سلیمان ندوی (دامت فیوضہم) کے مکتوب گرامی مورخہ ۱۹ ش ۷۲ھ سے یہ معلوم ہو کر بڑی مسرت ہوئی کہ مولانا موصوف اور ان کے رفقا کے مشورے سے یہ کتاب جامعہ عباسیہ بہاولپور کے نصاب میں داخل ہو گئی ہے حضرت موصوف نے اس کتاب پر نہایت حوصلہ افزا تبصرہ بھی ارسال فرمایا ہے۔ فجزاہ اللہ خیرا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمۃ

الحمد للہ الذی رکب الانسان ثم افردہ بالتبیان۔ وفضلہ علی الملٰئکۃ بتعلیمہ الاسماء کلہا یوم الامتحان ولقنہ کلمات رفعہ بہا بعد ما انخفض بالخطاء والنسیان۔ والصلوٰۃ والسلام علی افضل الرسل سیدنا محمد المنعوت باحسن الصفات وعلی اٰلہ وصحبہ وتابعیہ فی الحرکات والسکنات:

اما بعد میں اس خدائے قدوس کا شکر کیونکر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اس نے چاہا اور ہوگیا۔ ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبان عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہوجائے کہ معلمین اور متعلمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے جو قواعد صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنادے۔ جو طالبین عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروجہ کتابوں اور طرز تعلیم نے پیدا کر دیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستان ادب عربی کی کنجی طلبہ کو تھمادی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہوجاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔ الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالےٰ وجل شانہ کے فرمان واجب الاذعان ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کردیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اسی کا فضل ہے۔ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ وھذا تاویل رءیای من قبل قد جعلہا ربی حقا۔ فللہ الحمد:

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں سینکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں یہ تمام مضامین اکٹھا کردیئے گئے

ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد وادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی دونوں علوم پر عبور ہو جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ ÷

۴۔ اتنا ہو جانیکے باوجود تسہیل عربیہ کے متعلق جو آرزو تھی وہ پوری نہیں ہو سکی کیونکہ حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتوان دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تفلک منے بھی حد سے بڑھ گئے حجم بھی زیادہ ہو گیا لھذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کرونگا۔

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہو گئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک کلاس تک داخل نصاب کر لیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائینگے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کر لینگے۔ اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبا کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائیگی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائیگی قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کے پیداوار کی سخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جا سکتی ہے اور تعلیم کو آسان دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جا سکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل وعقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جا سکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جو کہ اب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخلِ درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے بشرطیکہ مدارس کے مہتمین، ٹکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمۂ تعلیمات اور خود وزارت تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچا دیں۔

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرۃ العلامہ مولنا شبیر احمد عثمانی کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یوپی دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ فللہ الحمد

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں کیونکہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملینگے جنھیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زباندانی) پر خاص زور دیا گیا ہے جو تمہارا اصلی اور خوشگوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھدار شائق عربی (جو کم از کم اُردو قواعد صرف و نحو سے واقف ہو چکا ہو) خود بخود سمجھ سکتا ہے۔ بطور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے کلید بھی لکھی گئی۔ اس کتاب کے چاروں حصّوں میں جتنے عربی الفاظ آئے ہیں، انہیں علاوہ رسالۂ لغات المعلم میں جمع کر دیا گیا ہے۔ تاکہ بھولے ہوئے الفاظ کے معانی بہ آسانی مل سکیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلباء و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ برسوں سے ایک ایسے ادبی سلسلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے جس کے اسباق اس کتاب کے اسباق سے پوری مناسبت رکھتے ہوں۔ افسوس کہ یہ سلسلہ مکمل نہ ہو سکا۔ اس لئے جب تک یہ سلسلہ

شائع نہ ہو، مفتاح العربیہ کا سلسلہ مطبوعہ حیدرآباد دکن پڑھایا جاسکتا ہے۔

۱۴۔ اس کے علاوہ تسہیلِ عربی کے متعلق کام تو بہت کرنے ہیں کسی کی ابتدا ہو چکی ہے کچھ دماغ میں گردش کر رہے ہیں یہ کام تو دراصل ایک بڑا ادارے کا ہے۔ مگر ادارے کیلئے سرمایہ کہاں؟ مجھ ناتوان سے جو کچھ ہو سکتا ہے کرتا ہوں اگرچہ بیماری پیرانہ سالی اور بے سروسامانی کی وجہ سے کام میں بہت وقفے ہو جاتے ہیں۔ تاہم آرزو یہی ہے کہ اس ناتوان کے بقیہ انفاس بھی اسی کام میں کام آجائیں تو زہے قسمت! اسی جنون میں اسی پر مروں محیای ومماتی للّٰہ رب العلمین میرے رب کی ذرہ نوازی سے بعید نہیں کہ من مات فی طلب العلم فھو شہید کے زمرے میں اس ناکارہ کا بھی شمار ہو جائے۔

۱۵۔ ان علمائے کرام، مبصرینِ عظام اور شائقین و قدر شناسانِ خیر اللسان کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ و مخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب پاکستان اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی ہے فجزاھم اللہ خیر الجزاء امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کرینگے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جاسکے فقط

ناچیز خادم افضل اللسان

۱۵ر شعبان المعظم ۱۳۶۷ھ　　　عبد الستار خان

اشارات

(۱) سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کیلئے (جـ) سے اشارہ کیا گیا ہے؛

(۲) افعال ثلاثی مجرد کے ابواب ستہ کی طرف (ن)، (ض)، (س)، (ف)، (ك) اور (ح) سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے معتل "واوی" کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

(۳) کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (لِ، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلیٰ یا عَلیٰ) لکھا گیا ہے اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہونگے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں (۴) مثلاً کے لئے دو نقطے (:) اور "یعنی" یا "برابر" کے لئے یہ نشان (=) ہے؛

ھدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھدئے ہیں۔ اس لئے کتاب عربی کا معلم حصہ اول اور حصہ سوم کے دیباچوں میں ھدایات ضرور دیکھ لیں۔ حصہ چہارم میں ھدایات نہیں لکھیں۔ اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلم حصہ چہارم

الدرس الرابع والاربعون

اسماء العدد

۴۳ سبق لکھے جا چکے۔ اب چوتھا حصہ چوالیسویں سے شروع ہوتا ہے۔ سابق کے تین حصوں میں بیشتر ضروری قواعد صرف و نحو تم نے سمجھ لیے ہیں۔ اس حصے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصے کے ابتدائی اسباق میں اسماء عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ حالانکہ تمام کتب متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انہیں ارقام ھندیہ کہتے ہیں: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹ اور صفر (۰)

تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ رقم عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9 اور 0

اہل یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انہیں

ارقامِ عربیہ کہتے ہیں۔ مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے

۱۔ اسماء عدد حسبِ ذیل ہیں :-

(الف) ایک سے دس تک (پہلے صرف اعداد یاد کرو پھر مثالیں)

تنبیہ ۱: بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو۔ قَلَمٌ وَاحِدْ۔ (دیکھو حصہ اول درس ۲ تنبیہ ۵)

۱	وَاحِدٌ : قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ : وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲	اِثْنَانِ (یا اِثْنَیْنِ) : قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ (یا اِثْنَتَیْنِ) : وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
۳	ثَلَاثَةٌ : ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ : ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
۴	أَرْبَعَةٌ : أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ : أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵	خَمْسَةٌ : خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ : خَمْسُ سَنَوَاتٍ۔
۶	سِتَّةٌ : سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ : سِتُّ بَنَاتٍ
۷	سَبْعَةٌ : سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ : سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸	ثَمَانِيَةٌ : ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ : ثَمَانِي نَاقَاتٍ[۲]
۹	تِسْعَةٌ : تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ : تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰	عَشَرَةٌ (عَشَرَةٌ بھی) عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ عَشْرٌ بھی) عَشْرُ تِلْمِيذَاتٍ

تنبیہ ۲۔ اثنان اور اثنتین میں الف ہمزۃ الوصل ہے (دیکھو اصطلاح ۳۰)

[۱] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَیْنِ بھی کہتے ہیں۔ [۲] ثَمَانِ یا ثَمَانِي نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثَلٰثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک مذکر کے لئے مؤنث اور مؤنث کے لئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے۔ اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

(ب) گیارہ سے انیس تک۔

تنبیہ ۴۔ عدد مرکب میں وَاحِد کی جگہ اَحَدَ اور وَاحِدَۃٌ کی جگہ اِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مُفْرَد اور منصوب ہوگا۔

۱۱	اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	اِحْدٰی عَشْرَۃَ طَیَّارَۃً
۱۲	اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا عَشْرَۃَ سَنَۃً[۱]
۱۳	ثَلٰثَۃَ عَشَرَ حَرْفًا۔	ثَلٰثَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً
۱۴	اَرْبَعَۃَ عَشَرَ دِیْکًا[۲]	اَرْبَعَ عَشْرَۃَ دَجَاجَۃً[۳]
۱۵	خَمْسَۃَ عَشَرَ غُصْنًا۔	خَمْسَ عَشْرَۃَ شَجَرَۃً
۱۶	سِتَّۃَ عَشَرَ یَوْمًا	سِتَّ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً
۱۷	سَبْعَۃَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَۃَ دَوَاۃً[۴]
۱۸	ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ مَکْتُوْبًا۔	ثَمَانِیَ عَشْرَۃَ رُقْعَۃً
۱۹	تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَۃَ امْرَاَۃً

[۱] اس کو ثِنْتَا عَشْرَۃَ بھی کہتے ہیں۔ [۲] دِیْکٌ (ج دُیُوْکٌ) مرغا۔ [۳] دَجَاجَۃٌ (ج دَجَاجٌ) مرغی
[۴] دَوَاۃٌ کی جمع دُوِیٌّ اور دَوَیَاتٌ۔

تنبیہ - ۵ - مذکورہ اعداد کو مُرَکَّب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں۔ صرف یہی اعداد مرکبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالت رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالت نصبی وجری میں اِثْنَیْ عَشَرَ اور اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ کہا جائے گا۔ جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَیْ عَشَرَ یَوْمًا۔ ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے۔ دوسرا بدستور مبنی ہے۔

(ج) بیس ۲۰ سے ننانوے ۹۹ تک :-

تنبیہ ۶ - عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالت رفع میں عشرون اور حالت نصبی وجری میں عشرین، ثلثین وغیرہ پڑھیں گے (دیکھو حصہ اول ص۴۲) ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔

۲۰ عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا امْرَءَةً (معدود واحد اور منصوب ہے)

۲۱ اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ قَلَمًا	اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً[1]
۲۲ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳ ثَلٰثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ کُرْسِیًّا	ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً

[1] مِقْلَمَةٌ - قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں جمع مَقَالِمُ۔

۲۴ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ دَارًا
۲۵ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُونَ سَارِقَةً
۲۶ سِتَّةٌ وَعِشْرُونَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُونَ قَرْيَةً *
۲۷ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُونَ حَدِيقَةً
۲۸ ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُونَ شَهْرًا	ثَمَانٍ[1] وَعِشْرُونَ سَنَةً
۲۹ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ رَغِيفًا[2]	تِسْعٌ وَعِشْرُونَ تُفَّاحَةً[3]

۳۰ ثَلَاثُونَ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے) ثَلَاثُونَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

۴۰ أَرْبَعُونَ (〃 〃 〃 〃) أَرْبَعُونَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۵۰ خَمْسُونَ (〃 〃 〃 〃) خَمْسُونَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۶۰ سِتُّونَ (〃 〃 〃 〃) سِتُّونَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً

۷۰ سَبْعُونَ (〃 〃 〃 〃) سَبْعُونَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً

۸۰ ثَمَانُونَ (〃 〃 〃 〃) ثَمَانُونَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً[4]

۹۰ تِسْعُونَ (〃 〃 〃 〃) تِسْعُونَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً

(ج) ایک سو سے ایک کروڑ تک۔

تنبیہ ۷۔ مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود

واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان میں کوئی فرق

---

[1] ثمان اسم منقوص ہے۔ اس کا اعراب قاضی کے جیسا ہوگا (دیکھو درس ۱۰-۹)

[2] رَغِيفٌ (ج أَرْغِفَةٌ) روٹی [3] سیب [4] نَافِذَةٌ (ج نَوَافِذُ) کھڑکی

* قَرْيَةٌ (ج قُرًى) گاؤں۔

نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کے تثنیہ سے نون گرا دیا جاتا ہے ؛

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے) : مِئَةُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے) مِئَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) ثَلٰثُمِائَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۴۰۰ اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) اَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ " " ") خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ اَوْ رُبِيَّةٍ

۸۰۰ ثَمَانِيْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک

۱۰۰۰ اَلْفٌ : اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰۰ اَلْفَانِ (حالت نصبی و جری میں اَلْفَيْنِ) : اَلْفَا رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۳۰۰۰ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ (اَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ) : ثَلَاثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۴۰۰۰ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ۔ اسی طرح عَشَرَةُ اٰلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک

۱۱۰۰۰ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا : اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۲۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا : اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۳۰۰۰ ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

۱۰۰۰۰۰ ایک لاکھ مِئَةُ اَلْفٍ : مِئَةُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ اَلْفُ اَلْفٍ یا مِلْيُوْنٌ : اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ یا مِلْيُوْنُ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ (مِلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ) ؛

۱۰۰۰۰۰۰۰ عَشَرَةُ آلَافِ أَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَایِیْنِ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ (ایک کروڑ)

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کُرُوْرٌ بھی کہتے ہیں: کُرُوْرُ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ ؛

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، أَلْفٌ اور مَلْیُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لئے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نونِ اعرابی حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۱۱)؛

تنبیہ ۱۰۔ یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَیَّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَیَّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے۔ البتہ مُمَیَّز اس وقت مُعَرَّفٌ بِاللَّام ہوگا جبکہ وہ جمع یا اسم جمع[۱] ہو اور اس پر مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں، اسی طرح إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ۔ مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ[۲] وَأَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ[۳] (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو۔

(۱) خَمْسَةٌ ۔۔۔۔ (۲) ثَلَاثٌ ۔۔۔۔ (۳) عَشَرَةٌ ۔۔۔۔ (۴) عَشْرٌ ۔۔۔۔ (۵) إِثْنَا عَشَرَ ۔۔۔۔ (۶) إِثْنَتَا عَشْرَةَ ۔۔۔۔ (۷) أَحَدَ عَشَرَ ۔۔۔۔ (۸) ثَلَاثَ عَشْرَةَ ۔۔۔۔ (۹) خَمْسَةَ عَشَرَ ۔۔۔۔ (۱۰) عِشْرُوْنَ ۔۔۔۔

---

[۱] اسم جمع بظاہر واحد ہے۔ مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے۔ ایک پر نہیں بولا جاتا۔

[۲] إِبِلٌ۔ (اسم جمع) اونٹ اونٹنیاں ؛ [۳] غَنَمٌ (اسم جمع) بھیڑ بکریاں ؛

......(۱۱) اِحْدٰی وَثَلَاثُوْنَ ......(۱۲) ثَمَانٍ وَاَربعون......

(۱۳) ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ ......(۱۴) تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ......

(۱۵) مِائَةٌ ......(۱۶) مِئَتَانِ ......(۱۷) مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ

......(۱۸) ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ......(۱۹) اَلْفٌ ......

(۲۰) اَلْفَانِ ......(۲۱) ثَمَانِمِئَةٍ ......(۲۲) خَمْسَةُ آلَافٍ ......

(۲۳) مِئَةُ اَلْفٍ ......(۲۴) اَلْفُ اَلْفٍ ......(۲۵) مَلْيُوْنٌ ......

مشق نمبر ۹۵

اُردو سے عربی بناؤ۔

(۱) ایک لڑکا (۲) دو لڑکے (۳) دو لڑکیاں (۴) تین لڑکے (۵) چار لڑکیاں (۶) پانچ بیل[۱] (۷) نو گائیں (۸) دس عورتیں (۹) دس مرد (۱۰) بیس روپے (۱۱) پچیس گینیاں (۱۲) پینتالیس کتابیں (۱۳) پچاس مرغیاں (۱۴) بہتر مرغے (۱۵) سو کتے (۱۶) دو سو گھوڑے (۱۷) تین سو اونٹنیاں (۱۸) پانچ سو اونٹ (۱۹) ایک ہزار طیارے (۲۰) ایک لاکھ سپاہی ؛

مشق نمبر ۹۶ ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو!

۷، ۱۵، ۱۸، ۲۹، ۷۵، ۶۲، ۴۳، ۸۸، ۱۰۰، ۳۰۰، ۸۰۰، ۲۰۰۰، ۲۰۰۰۰، ۱۰۰۰، ۱۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰۰

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ؛

---

[۱] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے ؛

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر "ہمیں اُمید ہے" کہ مندرجہ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے:۔

(الف) اسماءِ عدد کے چار گروہ ہیں

(۱) مفرد (اکیلالفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَۃٌ تک ہیں اور مِئَۃٌ اور اَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں؛

(۲) مُرَکَّب، اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک؛

(۳) عقود (دہائیاں)، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک؛

(۴) معطوف جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے۔ اور وہ اَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ سے تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ تک ہیں؛

(ب) اسماءِ عدد کی تذکیر و تانیث

(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔ (دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)؛

(۲) ثَلٰثَۃٌ سے تِسْعَۃٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے

برعکس ہونگے خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو) :

(۳) عَشَرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ، عَشْرُ نِسَاءٍ، اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً اور اِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْءَةً

(۴) عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں یہی حال مِئَةٌ اور اَلْفٌ کا ہے (دیکھو گزشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷) :

ج) اسماءِ عدد میں مُعْرَبٌ اور مَبْنِی

اعداد مرکّبہ کے سوا تمام اسماءِ عدد معرب ہیں۔ اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہیگا۔ صرف اعداد مرکّبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵) :

د) ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع

(۱) تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ (دو مرد)۔ اس لئے ان کے لئے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ کبھی صفۃ کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں۔ رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد) رَجُلَانِ اثْنَانِ (دو مرد)، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ

سله دیکھو سبق حصہ اول سبق ۱۰۔ فقرہ ۱۰ اور حصہ چہارم سبق ۵۱ :

بِنْتَانِ اثْنَتَانِ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہیگا، ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ (دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)؛

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۲) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ ثَلَاثَةُ مُسْلِمِيْنَ۔ نہیں کہینگے۔ بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کرکے مِنْ کے ساتھ استعمال کرینگے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا جائیگا؛

(۳) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا عقود بھی اسی میں شامل ہیں (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)؛

(۴) مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)؛

لفظ مِئَة کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے، مِئُوْنَ یا مِئِيْنَ اور اَلْف کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع اُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں "ہزاروں" اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِیْ اُلُوْفٌ مِنَ الْکُتُبِ (میرے پاس ہزاروں

کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲۔ اسم عدد کی تمییز یا مُمَیَّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لیے ذیل کی دو بیتیں یاد کرلو۔

مُمَیَّز از عدد برسہ جہت دان	ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور
ز دہ تا نود و نہ منصوب و مفرد	ز صد ہم الف افراد[1] است و مجرور

تنبیہ ۳۔ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور انکی تمییز کا استعمال ہوتا ہے۔ وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا[2] اس جملے میں مِئَةٍ کا اضافت کے ساتھ نہیں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس کی تمییز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا مُمَیَّز مذکور نہیں ہے۔ گویا دراصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَ مِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِينَ مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ۴۔ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کرسکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا كنا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کررہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: أعطني خمسة الكتب، رأيت ستة آلاف العسكر ورنہ عدد پر: جاء الخمسة من المسلمين۔ عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بعت الخمسة عشر كتابا والأربعة والأربعين شاةً

۱۔ افراد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مفرد۔ ۲۔ اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انہوں نے نو سال یعنی تین سو نو سال ٹھہرے۔

۲۔ کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑیگا: اَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَاَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً ایک ہزار تین سو چوسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے۔ اسی لئے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجہ والا اسم عدد بولا گیا ہے۔ پھر درجہ بدرجہ۔ تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو۔ اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِئَةٍ والف سَنَةٍ دیکھو اس مثال میں اَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵۔ قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اشتریتُ الفرس بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ رُبِّيَةٍ۔

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ

الف) بِضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معیّن عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَبِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور دس کے درمیان) نَيِّفٌ سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندی عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا وَنَيِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر)۔ اسی طرح عِشْرُوْنَ جُنَيْهَةً وَنَيِّفٌ۔

(ب) نَيِّف میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لئے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لئے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ دیکھو

اوپر کی مثالیں :

ج) نَیِّفٌ کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے۔ مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے: عندی بضعة وسبعون درهما یا عندی بضعة دراهم :

(د) نیّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے مگر جب کہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئیگا: عندنا خمسون درهما وبضعُ جُنَيْهاتٍ :

(ھ) نیّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے :

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (۶) پھٹ جانا۔ چشمہ نکل آنا	اِشْتِرَاكٌ (۷) شریک ہونا۔ اخبار میں خریدار بننا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	اِعْلَانٌ اشتہار
سَاوَى (۳ لفیف) برابری کرنا۔ مساوی ہونا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے
نَدَرَ (ن) نادر اور کمیاب ہونا۔	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے۔ بیل
وَرَدَ (یَرِدُ) وارد ہونا۔ درآمد ہونا۔	بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِيْنُ) باغ
اٰنَةٌ (ج اٰنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (ج جَلَدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۸ مصدر ہے) جلسہ۔ جمع ہونا	جِنَيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرّب ہے[ع]

ع ـ کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا۔

سِعْرٌ (ج اَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا سوواں ہوتا ہے
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	مَاشِیَةٌ (ج مَوَاشٍ) مویشی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی۔ تعداد	مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ
فَلْسٌ (ج فُلُوْسٌ) پیسہ	مِسَاحَةٌ پیمائش زمین کی
قِیْمَةُ الْاِشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	

مشق نمبر ۶۷

(۱) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بَارَةً تُسَاوِيْ قِرْشًا؟	اَرْبَعُوْنَ بَارَةً تُسَاوِيْ قِرْشًا وَاحِدًا
(۲) كَمْ قِرْشًا يُسَاوِيْ جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةٌ وَاحِدَةٌ تُسَاوِيْ مِئَةَ قِرْشٍ
(۳) بِكَمْ اشْتَرَيْتَ كِتَابَ "سِيْرَتُ النَّبِيِّ"؟	اِشْتَرَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ فِيْ ثَلٰثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ رُبِّيَّةً
(۴) وَاللّٰهِ رَخِيْصٌ مَا هُوَ بِغَالٍ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ	صَدَقْتَ يَا اَخِيْ! وَاَنَا اشْتَرَيْتُ كِتَابَ "زَادُ الْمَعَادِ" لِشَيْخِ الْاِسْلَامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رُبِّيَّةً
(۵) غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ، فَاِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ نَدُرَ وُجُوْدُهٗ لَا يُوْجَدُ بِاَيِّ قِيْمَةٍ وَمِنْ اَيْنَ اشْتَرَيْتَهٗ؟	اِشْتَرَيْتُهٗ مِنَ الْمَكْتَبَةِ الْقَيِّمَةِ فِيْ بَمْبَائِيْ وَهُنَاكَ تُبَاعُ الْكُتُبُ بِاَرْخَصِ قِيْمَةٍ نِسْبَتًا اِلَى الْمَكَاتِبِ الْاُخَرِ[1]
(۶) بِكَمْ هٰذَا الطَّرْبُوْشُ يَا شَيْخُ؟	بِخَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ قِرْشًا يَا سَيِّدِيْ

[1] اُخَرُ جمع ہے اُخْرٰی کی (= دوسرا) کی۔

(۸) وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَغَالٍ جِدًّا ، اَنَا اُعْطِیْ خَمْسَۃً وَعِشْرِیْنَ قِرْشًا لَاغَیْرُ (صرف)	یا تُرٰی، ھل ھو غالٍ بھٰذا الثمن؟ اَلَا تَرٰی کیف غلت الاسواق وغلتِ الاشیاءُ وکم زادت الاُجْرَۃُ؟
(۹) طَیِّب یا شیخ! خُذِ الثلاثین والسلام [یعنی بس]	احسنت! خذ الطربوش وھاتِ الفُلُوسَ بارك اللّٰہ فیك
(۱۰) کم کان من الحُضّارِ فی الاحتفال السَّنَوِیِّ لِلْاَنجُمَنِ الْاِسْلَامِیَّۃِ؟	یَکُوْنُ بَلَغَ عَدَدُھُمْ نَحْوَ الفَیْنِ وَثَمَانِ مِئَۃِ نَفَرٍ
(۱۱) ھل تعلم ما ھی اجرۃُ الاشتراك السنوی فی الجریدۃ "الفتح"	اَظُنُّ اَنَّ قیمۃ الاشتراك فیھا لا یکون فوق خمسین قِرشًا عن سَنَۃٍ عن کل سطرٍ قِرشٌ
(۱۲) وَمَا ھِیَ اُجْرَۃُ الْاِعْلَانِ ؟	
(۱۳) کَمْ اَتَیْتَ مِنَ الرُّبِّیاتِ لِتِلْكَ الدارِ الوسیعۃِ ؟	یا سیّدی! اعطیتُ صاحبھا من الرّبیاتِ خمسۃَ اٰلافٍ واربعَ مئۃٍ وخمسًا وتسعینَ (۵۴۹۵)
(۱۴) وما ھی مساحۃُ تلك الدّار؟	مساحتُھا تبلغ عشرۃ اٰلافٍ و مائتَیْ ذِراعٍ ونَیِّفًا من الاذرع المربّعۃِ۔
(۱۵) وَبِکَمْ بِعْتَ بُسْتَانَكَ ؟	بِعْتُہٗ بِاثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ رُبِّیَۃٍ

لہ اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۴۳ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔ ٹہ سکوی یعنی سالانہ۔

(۱۶) وَاللّٰهِ لَقَدْ نَجَحَتْ تِجَارَتُكَ	صَدَقْتَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ يَا أَخِي الْعَزِيزَ۔

مشق مِنَ الْقُرْآنِ نمبر ۶۸

(۱) إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (۲) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ[1] عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (۳) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۴) يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۵) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۶) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۷) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ (۸) فَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ (۹) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنْزَلِينَ (۱۰) مِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ (۱۱) غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ ؂

مشق اردو سے عربی نمبر ۶۹

(۱) تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟	ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔
(۲) جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟	اس کی قیمت دس روپے ہے۔
(۳) وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے	بھائی! وہ گراں نہیں ہے، اچھا کتاب

[1] شُهُور جمع ہے شَهْر کی یعنی مہینہ ؂

میں تو نو روپے دو نگا زیادہ نہیں	لے لیجئے اور پیسے دیدیجئے۔ مبارک ہو۔
(۴) تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنہ میں خریدی
(۵) رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا
(۶) وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جارہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائیگا۔
(۷) اس مکان کی پیمائش کیا ہے۔	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربع گز ہے
(۸) تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے۔؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستر کروڑ ہے ان میں سے دس کروڑ ہندوستان میں ہے[ع]
(۹) تمہارے مدرسے میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں۔

مشق ذیل کے جملے کی تحلیل کرو نمبر ۷۰

اِشْتَرَيْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا

(اِشْتَرَيْتُ) فعل با فاعل یعنی (ت) ضمیر بارز، واحد متکلم اس میں متصل ہے

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لئے منصوب ہے

(تفاحاتٍ) تمیز ہے خمس کی اس لئے مجرور ہے۔ اور جمع ہے

(ب حرف جار) (اثنی عشر) عدد مرکب ہے، پہلا جزو معرب ہے، مجرور ہے، اس کا جر ی سے آیا ہے دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے (قِرْشًا) عدد مرکب کی تمیز ہے اسلئے منصوب ہے واحد ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہے۔

ع کہا جاتا ہے اب پاکستان میں ۸ کروڑ اور ہندوستان میں ۳ کروڑ کل گیارہ کروڑ مسلمان ہیں۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (اَوِالْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عدد اصلی پڑھ لیا۔ اب عدد ترتیبی (عدد وصفی) کو بھی ذہن نشین کر لو:۔

(الف) ۱ سے ۱۰ تک

۱	اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ	پہلا سبق	اَلْحِكَايَةُ الْاُوْلٰى	پہلی کہانی
۲	" الثَّانِيْ	دوسرا "	" الثَّانِيَةُ	دوسری "
۳	" الثَّالِثُ	تیسرا "	" الثَّالِثَةُ	تیسری "
۴	" الرَّابِعُ	چوتھا "	" الرَّابِعَةُ	چوتھی "
۵	" الْخَامِسُ	پانچواں "	" الْخَامِسَةُ	پانچویں "
۶	" السَّادِسُ	چھٹا "	" السَّادِسَةُ	چھٹی "
۷	" السَّابِعُ	ساتواں "	" السَّابِعَةُ	ساتویں "
۸	" الثَّامِنُ	آٹھواں "	" الثَّامِنَةُ	آٹھویں "
۹	" التَّاسِعُ	نواں "	" التَّاسِعَةُ	نویں "
۱۰	" اَلْعَاشِرُ	دسواں "	" اَلْعَاشِرَةُ	دسویں "

تنبیہ:۔ مذکورہ اعداد سب معرب ہیں۔ مگر اولیٰ پر اعراب نہیں آسکتا کیونکہ وہ مقصور ہے (دیکھو سبق ۱۰ - ۴) ۔

تنبیہ ۲- اعداد وصفی کی جمع "سالم" آتی ہے: اَلْاَوَّلُوْنَ

الثَّمَانُوْنَ، الثَّالِثُوْن، العاشرون تک ۔

تنبیہ ۳- الاول کے مقابلے میں اَلْآخِرُ یا اَلْاَخِیْرُ بھی آتا ہے۔

هُوَالْاَوَّلُ وَالْآخِرُ ۔

تنبیہ ۴- کبھی اوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد لیا جاتا ہے۔

اس وقت اس کی جمع ہو گی۔ اَوَائِلُ۔ اسی طرح آخِر کی جمع اَوَاخِرُ،

اَوْسَطُ (درمیانی حصہ) کی جمع اَوَاسِطُ: اَوَائِلُ رمضانَ (رمضان

کے ابتدائی ایام) اُوْلیٰ (مؤنث) کی جمع اُوَلُ اور اُوْلَيَاتٌ ۔

(ب) ۱۱ سے ۱۹ تک

۱۱- الدرسُ الحادِیْ عَشَرَ گیارہواں سبق الحکایۃُ الحادیۃَ عَشْرَۃَ- گیارہویں کہانی

۱۲- " الثَّانِیَ عَشَرَ بارہواں " " الثَّانِیَۃَ عَشْرَۃَ بارہویں "

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَۃَ عَشْرَۃَ تک ۔

تنبیہ ۵- مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد اَحَدَ عَشَرَ کی مانند

فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد

مُعْرَب ہوتا ہے اور آجکل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے موصوف

کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ،

فِی اللَّیْلَۃِ الرَّابِعَۃِ عَشْرَۃَ، فی خَامِسِ عَشَرَ رمضانَ ۔

(ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَۃٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے۔ اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں) اَلْحَادِیَۃُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں) اَلْمِئَۃُ (سوواں یا سوویں)۔

۲- اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: اَلْکِتَابُ الْاَوَّلُ، اَلدَّرْسُ الْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُھُمْ (ان کا چوتھا) خَامِسَۃُ الْبَنَاتِ[1]۔

۳- عدد وصفی میں اٰحَاد (اکائیاں) وعُشُور (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَۃٌ اور اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِی السَّنَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃٍ بَعْدَ الْاَلْفِ۔ (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بعد الالف کی جگہ وَاَلْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶- اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے

پھر درجہ بدرجہ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴- عدد کے کسور (ٹکڑے حصے) میں سے آدھے ½ کے لئے تو نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لئے فُعْلٌ یا فُعُلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنا لیا جاتا ہے: ثُلْثٌ یا ثُلُثٌ جمع اَثْلَاثٌ یعنی ⅓۔

---

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

$\frac{1}{4}$ رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع اَرْبَاعٌ

$\frac{1}{5}$ خُمُسٌ یا خُمْسٌ ״ اَخْمَاسٌ

$\frac{1}{6}$ سُدُسٌ یا سُدْسٌ ״ اَسْدَاسٌ

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع اَعْشَارٌ تک

$\frac{2}{3}$ ثُلُثَانِ، $\frac{3}{4}$ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ، $\frac{5}{8}$ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ ״

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عَشْر کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَحَدَ عَشَرَ $\frac{4}{11}$، اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِیْنَ $\frac{11}{20}$

مِنْ کی جگہ علیٰ بھی بولتے ہیں: اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِیْنَ = $\frac{11}{20}$

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھے ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیئے: اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ اَخْمَاسٍ ۴ $\frac{3}{5}$ خَمْسٌ وخمسة عشر علی اربعین ۵ $\frac{15}{40}$

تنبیہ ۸۔ کبھی $\frac{1}{4}$ کو ۔ ، $\frac{1}{2}$ کو ۷ ، $\frac{3}{4}$ کو ۷ کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً ۲ $\frac{1}{4}$ کو ۲۔ ، ۲ $\frac{1}{2}$ کو ۲/ ، ۲ $\frac{3}{4}$ کو ۲/ لکھیں گے۔ یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لیے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو تین تین

ے مَثْنٰی وَثُلٰثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لیے حالتِ نصبی میں ہیں (دیکھو سبق ۳۰)

چارچار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں : جاءت الفرسانُ اثنَینِ اثنَینِ ثَلٰثَۃً ثَلٰثَۃً اَرْبَعَۃً اَرْبَعَۃً ؛

تنبیہ ۔ "ایک ایک" کے لئے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور اُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے ۔ بلکہ اکثر اس مطلب کے لئے بولتے ہیں ۔ فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادیٰ : جاءُوْا فُرَادیٰ یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا ؛

۶ ۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں ۔

مذکّر		مؤنّث
ثُنَائِیٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِیَّۃٌ
ثُلَاثِیٌّ	(" " " تین ")	ثُلَاثِیَّۃٌ
رُبَاعِیٌّ	(" " " چار ")	رُبَاعِیَّۃٌ
خُمَاسِیٌّ	(" " " پانچ ")	خُمَاسِیَّۃٌ

اسی طرح عُشَارِیٌّ تک بنالو ؛

اعداد مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا ۔ اس لئے گیارہ اجزا والے کو کہیں گے ذُوْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مذکر کے لئے) ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو ؛

۷ ۔ "پہلے بار" "دوسرے بار" وغیرہ بتانے کے لئے لفظ مَرَّۃٌ (بار)

کو موصوف اور عدد وصفی کو صفۃ بناؤ: مَرَّةً اُولٰی یا اَلْمَرَّةَ الْاُوْلٰی؛ : قرأتُ القراٰن المرّۃ الاُولٰی ، زُرْتُکَ مَرَّةً ثَانِیَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی) اسی طرح اَلمرّۃَ العاشرۃَ ، المرّۃَ الحادیۃَ عشرۃَ ، المرّۃَ المِائَۃَ ÷

عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے : اَوَّلًا ، ثَانِیًا ۔ وغیرہ ۔ مگر عاشرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں÷

تنبیہ ۶ ۔ مرّۃً اُولٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِیَةً کو مَرَّةً اُخْرٰی اور تَارَةً اُخْرٰی بھی کہتے ہیں ÷

۸ ۔ "ایک بار" "دو بار" کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں : مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَیْنِ (دو بار) اور زیادہ کے لئے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں : ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وغیرہ ÷

۹ ۔ "کئی بار" یا "بارہا" کے لئے مَرَّةً کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں : رَاَیْتُهٗ مِرَارًا ۔ (میں نے اسے بارہا دیکھا) اس معنی کے لئے کَمْ خَبَرِیَّہ ۔ (دیکھو سبق ۱۳ ۔ ۷) بھی استعمال کرسکتے ہیں : کَمْ مَرَّةٍ یا کَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَاَیْتُهٗ ۔

۱۰ ۔ "کئی" یا "بہتیرے" بتلانے کو بھی کَمْ خَبَرِیَّہ استعمال کرتے ہیں:

كَمْ غُلَامٍ يَاكَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)؟

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰی مونث ہے اَوْسَط کا درمیانی	قِطَارٌ (ج قُطُرٌ) ریل۔ ٹرین اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)	قَارَّةٌ (ج قَارَّاتٌ) برّاعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (ج قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (م) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان۔ کھانے کی میز
جِدَارٌ (ج جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (ج حُظُوْظٌ) حصّہ	شَرُفَ (ک) شَرَفاً (م) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (ج اَزْوَاجٌ) جوڑا۔ مرد یا عورت	طَابَ (ض) پسند آنا۔ عمدہ ہونا۔
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے۔ لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا۔ عزت دینا۔ مدد دینا۔
سَارَ (ض۔ ی) سیر کرنا۔	نَكَحَ (ف) نکاح کرنا۔
عَاصِمَةٌ (ج عَوَاصِمُ) پائے تخت	كَهْفٌ غار

مشق نمبر ۱

(۱) إِنَّ السُّوْرَةَ الْأُوْلٰى من القرآن المجيد تُسَمّٰى بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ

(۲) تَعْلِيْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ فِي الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْاَرْبَعِيْنَ والخامسِ والاربعين وَالسَّادِسِ وَالْاَرْبعين (۳) فِي اَيِّ سَاعَةٍ

تَشَرَّفْنَا بِالمَجِیْءِ عِنْدَنَا (۴) اَتَشَرَّفُ بِالمَجِیْءِ عِنْدَکُمْ فِی السَّاعَةِ الثَّامِنَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی (۵) کُنْتُ فِی مَنْزِلِكَ السَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَرُبْعٍ وَبَقِیْتُ فِی انْتِظَارِكَ نِصْفَ سَاعَةٍ وَالسَّاعَةَ التَّاسِعَةَ وَثَلٰثَةَ اَرْبَاعٍ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ (۶) بَلْدَةُ یُونَا پُونَا تَبْعُدُ عَنْ بُمْبَائِی نَحْوَ خَمْسِ سَاعَاتٍ مِنَ السِّکَّةِ الحَدِیْدِیَّةِ (۷) رَکِبْنَا القِطَارَ وَبَلَغْنَا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِیِّ اَرْبَعِ سَاعَاتٍ (۸) تُقْسَمُ اِفْرِیْقِیَةُ اِلٰی سَبْعَةِ اَقْسَامٍ الاَوَّلُ یَشْتَمِلُ عَلٰی بِلَادٍ یَرْوِیْهَا النِّیْلُ وَفِیْهِ مِصْرُ وَالسُّوْدَانُ وَالثَّانِی بِلَادُ المَغْرِبِ وَفِیْهِ الجَزَائِرُ وَمَرَاکِشُ وَالثَّالِثُ اِفْرِیْقِیَةُ الشَّرْقِیَّةُ وَفِیْهَا زَنْجِبَارُ وَالرَّابِعُ اِفْرِیْقِیَةُ الوُسْطٰی وَالخَامِسُ اِفْرِیْقِیَةُ الغَرْبِیَّةُ وَالسَّادِسُ اِفْرِیْقِیَةُ الجَنُوْبِیَّةُ وَفِیْهَا بِلَادُ الرَّاسِ وَالسَّابِعُ لِلجَزَائِرِ التَّابِعَةِ لِهٰذِهِ القَارَّةِ (۹) خُذِ الثُّلُثَیْنِ مِنْ هٰذَا البِطِّیْخِ وَاَنَا آخُذُ الثُّلُثَ الاَخِیْرَ (۱۰) قُسِّمَ مَا تَرَكَ اَبِیْ مِنَ المَالِ فَوَجَدَتْ اُمِّیْ مِنْهُ الثُّمُنَ (⅛) وَمِنَ البَاقِیْ وَجَدْتُ خُمُسَیْنِ وَخُمُسًا وَاحِدًا وَجَدَتْ اُخْتِیْ وَالخُمُسَیْنِ البَاقِیَیْنِ (⅖) وَجَدَ اَخِیْ (۱۱) یَمْشِی العَسْکَرِیُّوْنَ صَبَاحًا ثَلَاثَ وَرُبَاعَ وَیَخْرُجُ مَسَاءً مِنَ المَدْرَسَةِ مَثْنٰی وَثُلَاثَ (۱۲) البَنَاتُ دَخَلْنَ المَدْرَسَةَ فُرَادٰی (۱۳) قَرَأْتُ القُرْاٰنَ مِرَارًا

وَفِي كُلِّ مَرَّةٍ لَمَسْتُ كَأَنِّي أَقْرَءُهُ الْمَرَّةَ الْأُوْلَى (١٤) وَرَدْتُ الْيَوْمَ
فِي الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ الْمَرَّةَ الثَّامِنَةَ وَاَقَمْتُ هُنَالِكَ شَهْرًا وَ
بِضْعَةَ اَيَّامٍ فِي كُلِّ مَرَّةٍ (١٥) زُرْتُ الشَّامَ الْمَرَّةَ الْأُوْلَى وَاَعُوْدُ اِلَيْهَا
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَرَّةً اُخْرٰى (١٦) سِرْتُ كَمْ مِنَ الْبُلْدَانِ لٰكِنْ
مَا رَأَيْتُ بَلْدَةً مِثْلَ الْقَاهِرَةِ الَّتِي هِيَ عَاصِمَةُ مِصْرَ۔

مشق — مِنَ الْقُرْاٰنِ — نمبر ۴۷

(١) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ [اَصْحَابُ الْكَهْفِ] رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ
خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ (٢) اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ (٣) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ (٤)
وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ط فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (٥) وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
(٦) وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ (٧) يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ
اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ
اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (٨) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ
مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (٩) لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا
خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (١٠) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ
مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (١١) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ

وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى ۝

مشق نمبر ۴۳

اردو سے عربی بناؤ

(۱) اسماءِ موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔
(۲) قرآن کی دوسری سورۃ سورۃ البقرۃ ہے (۳) چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا (۴) کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا (۵) اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔ (۶) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ⅛ میری ماں کو اور باقی ⅞ مجھے ملا (۷) لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے (۸) ہم چار چار اور پانچ پانچ [ہو کر] مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین ہو کر نکلے (۱۰) میں بمبئی سے پہلے گھنٹہ میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا (۱۱) بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلے پر ہے (۱۲) میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا (۱۳) میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا (۱۴) ہم آج بمبئی میں تجارت کے لئے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا (۱۵) میرے والد نے پانچ بار حج کئے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے (الله

تعالیٰ انہیں بخش دے] (۴) ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا:

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

ا۔ تاریخ بتلانے کے لئے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے

(الف) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

یَوْمُ (یا نَهَارُ)	الْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
یَوْمُ (")	السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
یَوْمُ (")	الْاَحَدِ	یکشنبہ	اتوار
یَوْمُ (")	الْاِثْنَیْنِ	دوشنبہ	پیر
یَوْمُ (")	الثُّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
یَوْمُ (")	الْاَرْبَعَاءِ	چہارشنبہ	بدھ
یَوْمُ (")	الْخَمِیْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

تنبیہ:۔ اکثر یوم کا لفظ بولا جاتا ہے نَهَار کم بولتے ہیں کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثُّلٰثَاءُ وغیرہ:

(ب) شُهُورُ السَّنَةِ الْاِسْلَامِيَّةِ اَوِ الْقَمَرِيَّةِ

۱	اَلْمُحَرَّمُ	۷	رَجَبُ
۲	اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ	۸	شَعْبَانُ
۳	رَبِيْعُ الْاَوَّلُ	۹	رَمَضَانُ
۴	رَبِيْعُ الثَّانِيْ	۱۰	شَوَّالُ یا اَلشَّوَّالُ
۵	جُمَادَى الْاُوْلٰى	۱۱	ذُوالْقَعْدَةِ
۶	جُمَادَى الْاُخْرٰى	۱۲	ذُوالْحِجَّةِ

تنبیہ ۲ جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں۔ باقی غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷)

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ[1] صَفَرُ الْخَيْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ[2] یا اَلْمُوْجَبُ[3] رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ

تنبیہ محرم۔ رجب۔ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں۔ لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

[1] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت (عزت) والا [2] بے مثل [3] عظمت والا۔

تنبیہ ۴ - یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (ج: اَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (ج: حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (ج: حُوُلٌ و اَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶ر جولائی ۶۲۲ء عیسوی سے ہوا ہے یہ وہ تاریخ ہے جبکہ جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں:

تنبیہ ۵ - ۱۳۶۵ھ کا آغاز ۷ر دسمبر ۱۹۴۵ء سے ہوا ہے۔

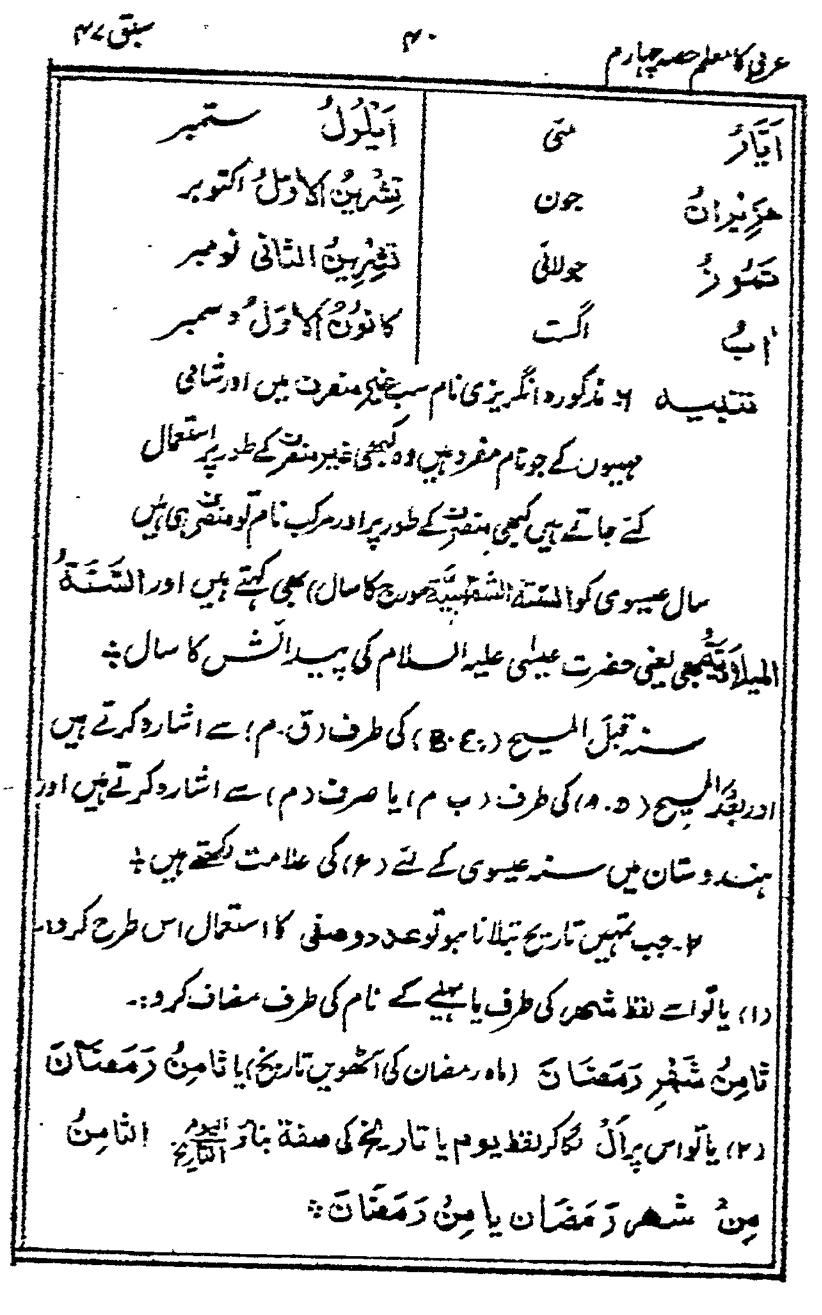
ج، شهور السنة العيسوية او الشمسية

اہل مصر اس طرح بولتے ہیں۔

يَنَايِرُ	جنوری	۳۱ دن	يُولِيُو / لُولِيُو	جولائی	۳۱ دن
فِبرَايِرُ	فروری	۲۸ "	اَغُسْطُسُ	اگست	۳۱ "
مَارِسُ	مارچ	۳۱ "	سَبْتَمبِرُ	ستمبر	۳۰ "
اَبْرِيلُ	اپریل	۳۰ "	اَكْتُوبَرُ	اکتوبر	۳۱ "
مَايُو	مئی	۳۱ "	نُوفِمبَرُ	نومبر	۳۰ "
يُونِيُو	جون	۳۰ "	دِسِمبَرُ	دسمبر	۳۱ "

اہل شام اس طرح بولتے ہیں:-

كَانُونُ الثَّانِي	جنوری	آذَارُ	مارچ
شُبَاطُ	فروری	نَيْسَانُ	اپریل



أَيَّارُ	مئی	أَيْلُولُ	ستمبر
حَزِيرَانُ	جون	تِشْرِينُ الأَوَّلُ	اکتوبر
تَمُّوزُ	جولائی	تِشْرِينُ الثَّانِي	نومبر
آبُ	اگست	كَانُونُ الأَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ :- مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی
مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال
کئے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں
سال عیسوی کو السَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور السَّنَةُ
المِيلَادِيَّةُ بھی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال ؛
سنہ قبل المسیح (B.C.) کی طرف (ق.م) سے اشارہ کرتے ہیں
اور بعد المسیح (A.D.) کی طرف (ب م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور
ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لئے (ء) کی علامت لکھتے ہیں ؛

۲- جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:

(۱) یا تو اسے لفظ شہر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو:-
ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ

(۲) یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفۃ بناؤ اَلْيَوْمُ / اَلتَّارِيخُ الثَّامِنُ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ ؛

سال کے لئے لفظ سَنَۃ کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو۔ اَوَّلَ
يَنَايِرَ سَنَةِ ۱۹۶۶ (سَنَةِ اَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَاَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ
جب کہنا ہو فلاں تاریخ کو تو شروع ہی میں فی لگا دو یا عدد وصفی کو
حالت نصبی میں پڑھو: تَكَوَّنَتْ[1] الْمَمْلَكَةُ الاسلامِيَّةُ الباكستانُ فی
اليوم / التاريخ الرابع عشر من اغسطس یا رابعَ عشرَ اغسطس ۱۹۴۷ سنة
وتُوُفِّيَ بانی الباكستان محمد علی جناح فِی الحادی عشرَ سبتمبرَ ۱۹۴۸ سنة
تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں اس طرح:۔
وُلِدَ رشیدٌ بعد العصر قُبَيْلَ المغرب يومَ الجمعةِ الخامسَ عشرَ
من شهرِ يَنَايِرَ (سنة) ۱۹۱۶ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے
جمعہ کے دن ۱۵ر جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)
تُوُفِّيَ سعيدٌ صَباحَ العِشرِينَ من شهرِ مارس (سنة)
۱۹۲۵ (سعید نے ۲۰ر مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)

تنبیہ ۱۔ وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰی کہا جاتا ہے۔ اَلْمُتَوَفِّیْ غلط ہے۔

۲۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً:

(۱) وُلِدَ الحُسَيْنُ ابنُ عَلِيٍّ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ
سَنَةَ اربعٍ اس کے لفظی معنی ہوں گے "پیدا ہوئے حسینؓ ابن علی جبکہ پانچ
(راتیں) گذر چکیں سنہ ۴ کے ماہ شعبان سے" مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ

---

[1] تَكَوُّنٌ (ن) وجود پانا، بن جانا۔

کو پیدا ہوگئے۔

یہاں خَمْسٌ سے مراد خَمْسُ لَیَالٍ ہے اسی لئے مونث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مونث ہے خَلَا سے۔ کبھی واحد مونث کا صیغہ خَلَتْ ہوتے ہیں کیونکہ لیالٍ جمع مونث غیر عاقل ہے ۔

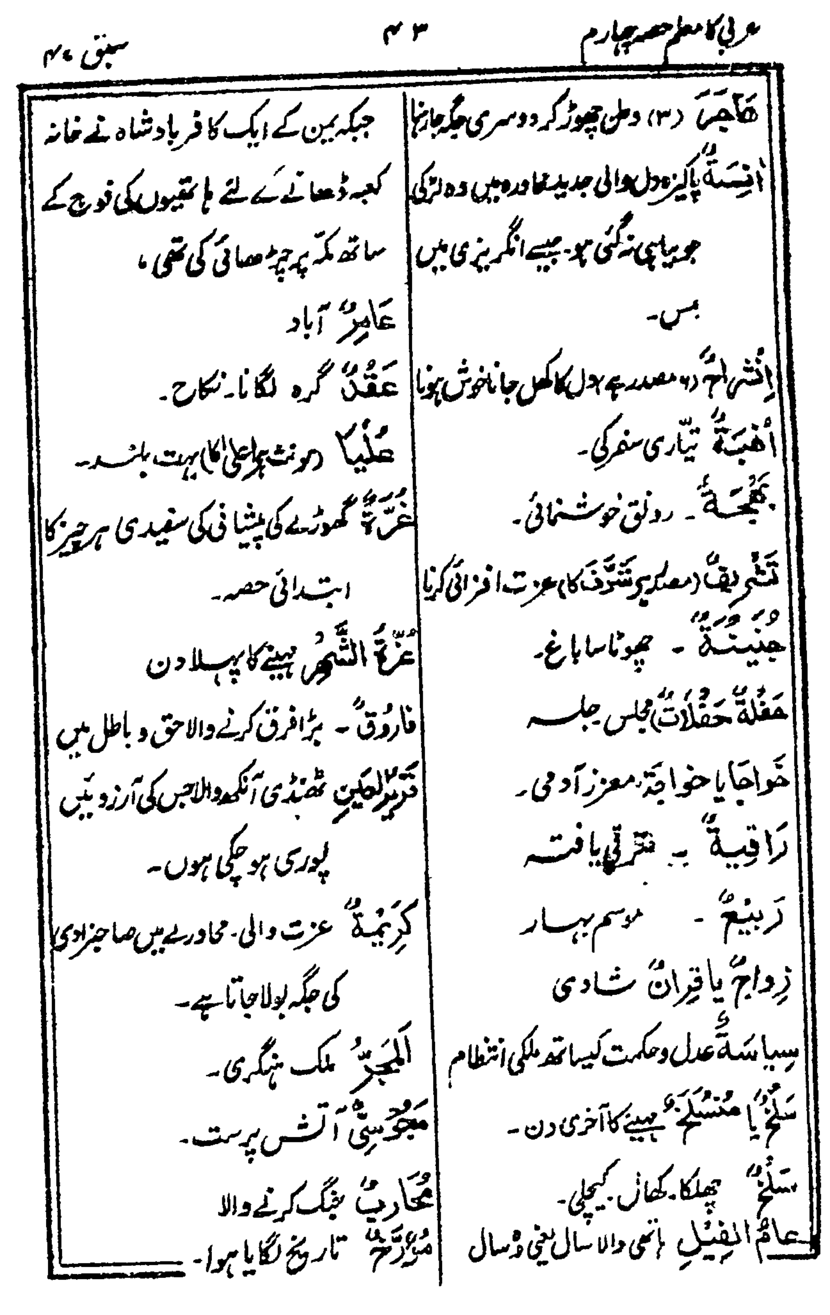
(۲) قُتِلَ عُثْمَانُ یَوْمَ الْجُمعَةِ لِثَمَانِی عَشْرَةَ خَلَتْ من ذی الحجۃ سنۃِ خمسٍ وَثَلٰثِینَ (حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے بروز جمعہ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد (یعنی اٹھارویں تاریخ کو) ۔

(۳) مات ابُوبکرِنِ الصّدیقُ یومَ الثلٰثاءِ لِثمانٍ بقِینَ من جُمَادی الاُخریٰ سَنۃِ ثلٰثَ عَشْرَۃَ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی بروز سہ شنبہ جبکہ جمادی الاُخریٰ ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں (یعنی ۲۲ر یا ۲۱ر تاریخ کو)

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۴

اِتَّکَلَ (۔) دراصل اِوْتَکَلَ بھروسہ کرنا	سَلَکَ (ن) پرونا۔ کوئی مسلک اختیار کرلینا
اَدّٰی (۲) ادا کرنا۔	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا۔
اِنْقَضٰی (۶ - ی) ختم ہوجانا	ظَهَرَ (ف) ظاہر ہونا غلبہ پانا۔
اِنْهَدَمَ (۶) ڈھایا جانا۔ گرجانا۔	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا۔



هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جانا

آنِسَةٌ پاکیزہ دل والی جدید محاورہ میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں مس۔

اِنْشِرَاحٌ (۷ مصدر ہے) دل کا کھل جانا خوش ہونا

أُهْبَةٌ تیاری سفر کی۔

بَهْجَةٌ ۔ رونق خوشنمائی۔

تَشْرِيفٌ (مصدر شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا

جُنَيْنَةٌ ۔ چھوٹا سا باغ۔

حَفْلَةٌ حَفَلَاتٌ محفل جلسہ

خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی۔

رَاقِيَةٌ ۔ ترقی یافتہ

رَبِيعٌ ۔ موسم بہار

زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی

سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کیساتھ ملکی انتظام

سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن۔

سَلْخٌ چھلکا۔ کھال۔ کینچلی۔

عَامُ الْفِيلِ ہاتھی والا سال یعنی وہ سال جبکہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی۔

عَامِرٌ آباد

عَقْدٌ گرہ لگانا۔ نکاح۔

عُلْيَا (مونث ہے اعلیٰ کا) بہت بلند۔

غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی ہر چیز کا ابتدائی حصہ۔

غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن

فَارُوقٌ ۔ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں

قَرِيرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔

كَرِيمَةٌ عزت والی۔ محاورے میں صاحبزادی کی جگہ بولا جاتا ہے۔

الْمَجَرُ ملک ہنگری۔

مَجُوسِيٌّ آتش پرست۔

مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا

مُؤَرَّخٌ تاریخ لگا یا ہوا۔

مشق نمبر ۱۰

ذیل میں تاریخ تبلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:۔

(۱) وُلِدَ سَيِّدُنا محمدٌ رسولُ اللهِ [صلى الله عليه وسلم] بِمَكَّةَ عامَ الفيلِ اليوم الثانى عشر من ربيع الاول المطابق التَّاسِعَ والعشرين من شهر اغسطس سنة ٥٧٠م [سبعين وخمس مائة] وَاصْطَفاهُ اللهُ لِلنُّبُوَّةِ وتبليغ رسالتهِ الى النَّاس لمَّا بلَغَ [صلى الله عليه وسلم] اَرْبَعِينَ، فدعا قومَهُ اِلى دينِ اللهِ ثلث عَشْرَةَ سنةً، لكن ما آمَنَ منهم الّا قليلٌ، بل اٰذوه وَاَرادُوا قتلَهُ فهاجَرَ بامرِ اللهِ تعالى الى المدينةِ وَوَصَلَ اليهَا لِستَّ عَشْرَةَ خَلَتْ مِن شهر يوليو سنةِ ٦٢١م [احدى وعشرين وستمائة] ومن هُنا بدَءَت السَّنةُ الهجريّةُ، فنصرَهُ اللهُ تعالى فى المدينةِ، فَاسْتَأْصَلَ شَجَرَةَ الكفرِ وَالضَّلَالِ باصولها من جميعِ العرب وَسَلَكَهُمْ فى دينٍ وَاحِدٍ دينِ الاسلام وجعل كَلِمَةَ اللهِ هى العُلْيَا فى مُدَّةِ عَشْرِ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ قَرِيرَ العينِ بِيَوْمِ الاثنَينِ الثَّانى عَشَرَ من ربيع الاوّل سنةِ ١١ھ [احدى عَشْرَةَ من الهجرة] صلى الله عليه وعلى اٰلهِ واصحابهِ واَتْبَاعِهِ اجمعين (۲) اَعْدَدتُ اُهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ فى غُرَّةِ شهرِ ذى القعدةِ الحرامِ سنةِ ١٣٦١ھ

[اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَثَلٰثِمِائَۃٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ] وَبَلَغْتُ مَکَّۃَ المعظمۃَ فی منسلخ ذٰلک الشّھر واَدَّیتُ الحجّ تاسعَ ذی الحِجَّۃ الحرام ومَکثتُ ھُناکَ قلیلاً ثُمّ خَرجتُ من مکۃَ الی المَدِینَۃِ لزیارۃ المسجد النّبَوِیِّ وقبرہٖ [صلی اللہ علیہ وسلم] اوّل المُحَرَّمِ الحرام سَنَۃِ ۱۳۶۲ھ [سنۃِ اثنتین وستین وَثَلٰثِ مِائَۃٍ بعدَ الالف] (۳)، وَصَلَنا کتابُکُمُ العزیزُ المُؤرَّخُ بیوم الاثْنَیْنِ الثالثَ عَشَرَ من المحرّمِ الحَرَامِ سنۃ ۱۳۶۳ھ الموافق اینایِر سنۃِ ۴۴ ۱۹م وھو جوابٌ لِرِسَالَتِنا الیکُمُ المؤرَّخَۃِ بِیَوْمِ الثّلٰثاء سلخ ذی الحجۃِ الحرامِ سنۃ ۱۳۶۲ھ (۴)، عَمْرُو ابنُ العاصِ المُتَوفّٰی سنۃَ ۴۳ للھجرۃِ ھو الّذی فَتَحَ مِصْرَ فی السنۃِ العِشْرِیْنَ فِی خِلَافَۃِ عُمَرَ الفارُوقِ [رضی اللہ عنھما] (۵)، وُلِدَ الحَسَنُ ابنُ عَلِیٍّ [رضی اللہ عنھما] فی النِّصفِ من رَمضانَ سنۃِ ثلٰثٍ من الھجرۃِ وھو اَصَحُّ ما قیل فی وِلَادتہٖ (۶)، الخلیفۃُ الثانی عُمَرُ ابْنُ الخَطَّابِ [رضی اللہ عنہ] ھو اوّلُ خلیفۃٍ دُعِیَ بامیر المومنین ظَھَرَ الاسلامُ یومَ اسلامِہٖ ولذٰلک لُقِّبَ بالفاروق، کان عالماً فقیھاً تقیاً لم یَبْلُغْ اِحدٌ فی العدل والعقل وتدبیر الممالکِ وحُسنِ السّیاسۃ الٰی دَرَجَتِہٖ

لھ الثالثۃ والاربعین [ثلٰثٍ واربعین]

قال ابن مسعودٍ أحسب عمر قد ذهب بتسعة أعشار العلم ملأ العالم بالأمن والعدل، طعنه ابولؤلؤة المجوسيّ بالمدينة يوم الاربعاء لاربع بقين من ذي الحجّة سنة ثلث وعشرين ومات أوّل المحرّم سنة ۲۴ ودُفن بجانب قبر النّبي صلى الله عليه وسلم (۷)، تُوفّي أبي [رحمه الله] بمكّة المكرّمة في التاريخ الثاني عشر من ذي الحجّة الحرام بعد الحج سنة ۱۳۰۸ھ [سنة ثمانٍ وثلثمئةٍ بعد الالف] حين كنتُ انا ابن عشر سنين تقريبًا (۸)، ابني الاكبر محمّد وُلد صباح الجمعة التّاسع رمضان المطابق رابع عشر اغسطس ۱۹۱۳م (۹)، يبتدئ فصل الربيع من أحدٍ وعشرين اذار [مارس] والصّيف من ۲۱ حزيران [يونيو] والخريف من ۲۱ أيلول [سبتمبر] والشّتاء من ۲۱ كانون الاوّل [دسمبر] (۱۰)، أخبرتنا الجرائد من لندن ان في الحرب العالميّة الثانية منذ سبتمبر ۱۹۳۹م الى سبتمبر ۱۹۴۴ قد انهدمت البيوت بالقنابل فوق اربعة مليون [۴۰۰۰۰۰۰] في انكلترا وهذا ما أتى روسيا وبلجيكا وفرانسا وايطاليا وبولندا ويونان والمجر والمانيا وما عداها من ممالك اوروبا الراقية وغيرها

عن دولا حد وقس على هذا أيتها التلميذ النبيه هلاك مئات الف نفوس المحاربين وغير المحاربين فنعوذ بالله من غضب الله

(۱۱) صورة دعوة لعقد الزواج

الحمد لله على نعمه وبعد الاتكال عليه سبحانه عزمنا على عقد زواج ولدنا رشيد مع الآنسة "جميلة" كريمة الخواجا عبد الله الدهلوي في جنينة الحفلات بشارع محمد على يوم الجمعة الواقع فى الرابع عشر من شهر ربيع الاول سنة ۱۳۶۳ھ بعد العصر فنرجو تشريفكم لنا وللاحتفال بوجودكم لا زلتم مظهر السرور وبهجة الافراح الداعي مخلصكم فلان

مشق نمبر ۷۵ اردو سے عربی بناؤ

(۱) میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے امید ہے کہ آپ کو مل گیا ہوگا (۲) آپ کا گرامی نامہ مورخہ یکشنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۲ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۳ء ہمیں موصول ہوا۔ (۳) تفسیر تبصیر الرحمٰن کے مصنف حضرت مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الآخری ۸۶۵ھ ہوئی ہے۔ (۴) میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر وعافیت ۵ جون

سنہ ۱۹۳۳ء کو واپس آگیا۔ پس اللہ کا شکر ہے (۵) میں انشاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا:

شادی کا دعوت نامہ

(۶) بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوش خبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زہرا کے ساتھ قرار پائی ہے محفل نکاح بتاریخ ۲۱ر شعبان المعظم سنہ ۱۳۶۵ھ بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ امید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کردیں گے۔ والسلام۔ آپ کا مخلص۔ جلیل۔

أَجِبِ الْأَسْئِلَةَ الْآتِيَةَ بِالْعَرَبِيَّةِ

(۱) متیٰ وُلِدَ محمّد رسول الله صلی الله علیه وسلم ومتیٰ تُوُفِّيَ؟

(۲) متیٰ تُوُفِّيَ امیر المؤمنین عمرؓ ومن جرحه واین دُفِنَ؟

(۳) هل تعلم تاریخ وفاة سیدنا ابی بکر الصدیق رضؓ؟

(۴) مِنْ ایّ تاریخ بدأت السّنة الهجریّة؟

(۵) بیّنْ اسماء الشهور الشمسیّة عند اهل الشام واهل مصرَ

(۶) متیٰ یبتدئ الربیع فی مِصْرَ؟

(۷) هل تعلم کم من البیوت انهدمت فی اِنْکلترا فی الحرب العالمیّة الماضیة

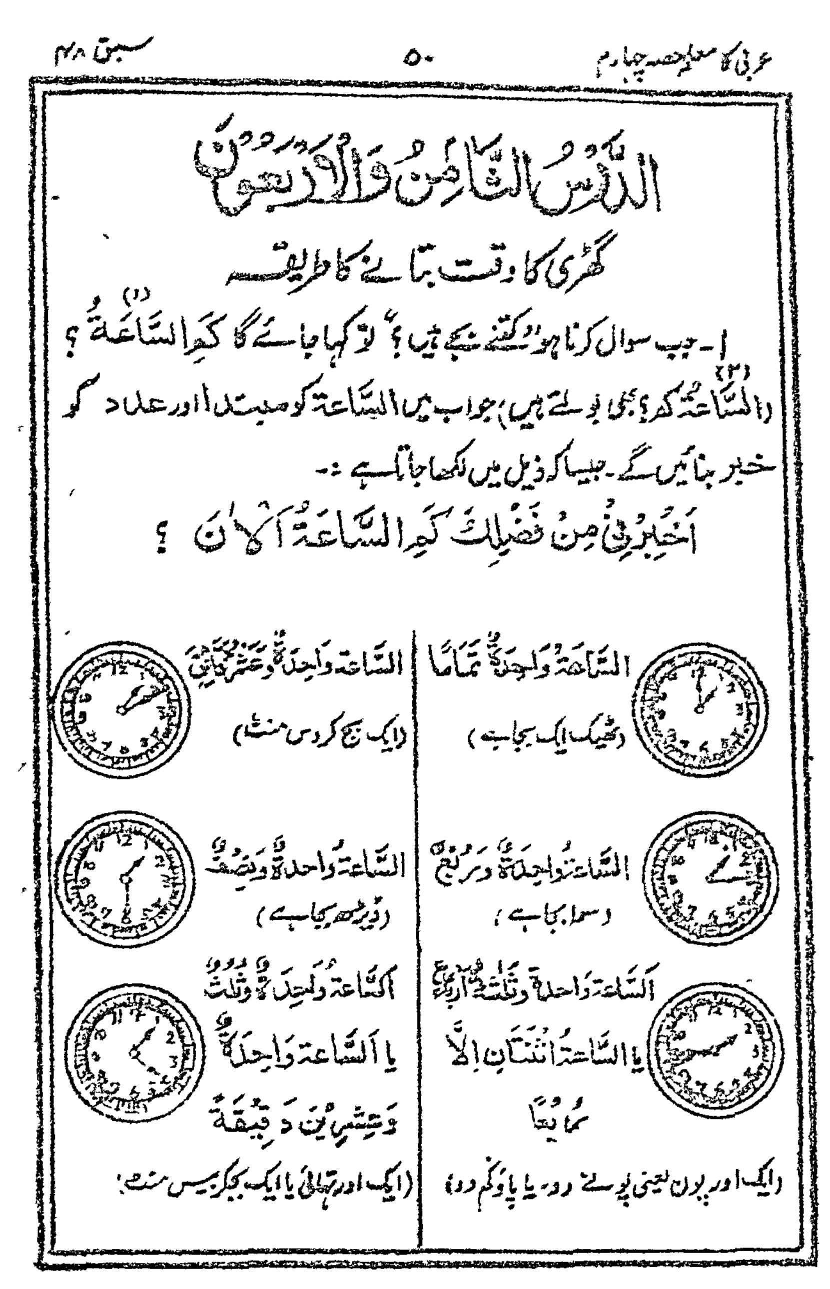
(۸) هل تعلم متیٰ تکوّنت مملکةُ الباکستان؟ ومن هو بانیها؟

مكتوبٌ من أبٍ إلى ابنٍ له يوبّخه على نقصان درجات السلوك

ولدي العزيز، سلامٌ عليك ورحمة الله وبركاته. قد جاءني من قِبَلِ رئيس المدرسة شهادةُ ثلاثة الأشهر الماضية، مشتملةً على ما تستحقّ من الدرجات في تلك المدّة، فرأيت أنّ درجاتِ شغلك جيّدةٌ مرضيّة، ولكن درجات سلوكك قليلةٌ رديّة، لا تجاوز ثلاثًا من عشرٍ فقط. ومن البديهيّ أنّ هذا الأمر هيهاتَ أن يقعَ عندي موقعَ الاستحسان. فإنّ العلوم التي تتلقّاها وإن كانت ضروريّةً ليست بشيءٍ في جانب (بمقابل) التهذيب. وإنّي بعد الاختبار الطويل والتجربة المديدة وقفت على أن لا فائدة في التعليم ما لم يقترن بالتهذيب. لأنّ الإنسان لا يُعَدّ إنسانًا، فضلًا عن أن يُعَدّ مسلمًا إلّا إذا حسُنت أخلاقه وكذلك صفاته. ويا للأسف! إنّ تهذيب الأخلاق في عصرنا هذا قد أصبح مسكوتًا عنه في أكثر المدارس. ولذا يا بنيّ لم أرسلك إلّا إلى المدرسة التي طار صيتُها في حُسْنِ التعليم والاعتناء بالآداب والتهذيب، لِتُصلِح نفسك وتهذّب أخلاقك. فإن أردت أن ترضيني وتزيل آثار سخطي فاجتهد حتّى تنال دائمًا أعلى درجةٍ في السلوك، فإنّ هذا يهمّني أكثر من العلوم والسلام.

والدك عبد الله

ـلہ درجۃ سے مراد یہاں نمبر اور مارکس ہیں ٭ ـلہ سلوک چلنا، چال چلن ٭ ـلہ طرف ٭ ـلہ گواہی رپورٹ ٭ ـلہ بلکہ یہ تو ظاہر کھلی بات ہے ٭ ـلہ بعید ہے ناممکن ہے ٭ ـلہ آزمائش ٭ ـلہ إِقْتَرَنَ قریب اور متصل ہونا ٭ ـلہ شائستہ کرنا ٭ ـلہ نہایت افسوس ہے ٭ ـلہ سَكَتَ خاموش ہونا اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ٭ ـلہ آواز ٭ ـلہ توجہ دینا ٭ ـلہ اَهَمَّ اہم سمجھنا ٭ ـلہ اسی لئے ٭ ☆ اس سے بڑھ کر یعنی چہ جائیکہ۔



الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو "کتنے بجے ہیں؟" تو کہا جائے گا کَمِ السَّاعَةُ ؟[۱]
(اَلسَّاعَةُ کَمْ؟ بھی بولتے ہیں)[۲] جواب میں السَّاعَة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:-

أَخْبِرْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ ؟

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمَامًا
(ٹھیک ایک بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ
(ایک بج کر دس منٹ)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبْعٌ
(سوا بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَنِصْفٌ
(ڈیڑھ بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ
یا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ إِلَّا رُبْعًا
(ایک اور پون یعنی پونے دو ۔ یا پاؤ کم دو)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَثُلُثٌ
یا السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعِشْرِیْنَ دَقِیْقَةً
(ایک اور تہائی یا ایک بج کر بیس منٹ)

تنبیہ ۱۔ ساعۃٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں۔ اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی ساعۃ کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعۃً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے۔: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔

منٹ کو دقیقۃ (ج دقائقُ) اور سیکنڈ کو ثانیۃ (ج ثَوَانٍ یا الثَّوَانِي) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السّاعۃ یا اِبْرَۃُ السّاعۃ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائیگا۔ تو جواب مختلف طور سے دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے۔ متی ذھبتَ یا تذھبُ الی المدرسۃ؟ تو جواب ہوگا ذھبتُ یا اَذْھَبُ الی المدرسۃ ساعۃَ عشرٍ ونصفٍ یا اَلسَّاعَۃَ العاشرۃَ والنصفَ یا فی السّاعۃِ العاشرۃِ والنِّصْفِ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَہَارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا) اَفْطَرْتُ لَیْلًا (میں نے رات میں افطار کیا) اسی طرح جئتُ صَبَاحًا۔ مساءً۔ ضُحًی، ظُہْرًا عِشَاءً وغیرہ۔

لَیل، نَہار، صَباح، مَساء پر فِی اکثر بھی بولا جاتا ہے ۔
فِی اللَّیلِ والنَّہارِ۔
ظہر، عصر، عشاء اور ضحیٰ پر لفظ وَقتَ یا عِندَ اکثر لگایا جاتا
ہے جَاءَنِي أَخُوكَ وَقْتَ الظُّهْرِ یا عِنْدَ الظُّهْرِ ۔
گزشتہ کل کو أَمْسِ (کبھی بِالْأَمْسِ) اور پرسوں کو أَوَّلَ أَمْسِ۔ یا
قَبْلَ أَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غَدٍ
کہا جاتا ہے: أَتَيْتُكَ أَمْسِ وَأَوَّلَ أَمْسِ وَسَآتِيكَ غَدًا وَبَعْدَ غَدٍ
(انشاء اللہ تعالیٰ)

تنبیہ ۲۔ لفظ أَمْس کسرہ پر مبنی ہے ہمیشہ ایک زیر سے
پڑھا جائے گا ۔

۴۔ بعض اوقات یوم اور لیلۃ پر لفظ ذات بڑھا دیا جاتا ہے۔
: لَقِيتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبَاكَ فِي الْمَسْجِدِ (ایک روز یا ایک رات
میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا) ذات صباح اور ذات مساء بھی مستعمل ہے ۔

تنبیہ ۳۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں جب
یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انہیں مفعول فیہ کہا
جاتا ہے اس کا کچھ بیان سبق ۳۴ میں تم پڑھ چکے ہو تفصیل
سبق ۶۲ میں آئے گی ۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟ تو کہا جائے گا۔ کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا ابْنُ كَمْ سَنَةً أَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا عُمْرِي خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً یا أَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً۔ کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں هو ابنُ عشرين (وہ بیس سال کا ہے) هِيَ بِنْتُ خَمْسِينَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سِلْسِلَةُ الْأَلْفَاظِ نمبر ۴۵

أَجْمَلَ (۱) اچھا کام کرنا	حِفْظٌ۔ (س۔ مصدر) حفاظت۔ نگہبانی
الْأَشُدُّ۔ قوت۔ سن بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان	مَسَاءٌ۔ شام
أَفَاضَ (۱ی) بہانا۔ جاری رکھنا	سَوَّى۔ (۲۔ی) برابر کرنا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ کرنا (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
تَعَشَّى۔ (۴۔ی) رات کا کھانا کھانا۔	صِغَرٌ۔ چھٹپن۔ بچپن
تَغَدَّى۔ (۴۔و) صبح کا کھانا کھانا	عَاشَ۔ (ض۔ی) زندہ رہنا۔
تَمَدَّدَ (تمدّد کو کبھی تمدّی بنا لیتے ہیں) دراز ہونا۔ لیٹ جانا۔	غُدُوٌّ۔ صبح
تَمَشَّى (۴۔ی) ٹہلنا۔ چلنا	كَلَّا۔ ہرگز نہیں۔ خبردار
جُمْعًا۔ اکٹھا	كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا۔ بنانا
حَقَّقَ۔ ثابت کرنا۔ تحقیق کرنا۔ کہنے کے مطابق کر دکھانا	

مَطَارٌ - ہوائی جہازوں کا اڈا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ - ہوائی جہازوں کا اڈا
مشق نمبر ۶۷	
(۱) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ يَا سَعِيدُ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِي عِنْدِي سَاعَةٌ
(۲) الآنَ كَمِ السَّاعَةُ؟	السَّاعَةُ عِنْدِي خَمْسٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ
(۳) فِي أَيِّ سَاعَةٍ خَرَجْتَ مِنَ الْبَيْتِ؟	خَرَجْتُ السَّاعَةَ الْخَامِسَةَ إِلَّا رُبْعًا
(۴) كَيْفَ تَعْرِفُ السَّاعَةَ وَ الدَّقِيقَةَ؟	أَعْرِفُ السَّاعَةَ بِالْعَقْرَبِ الصَّغِيرَةِ وَالدَّقِيقَةَ بِالْكَبِيرَةِ -
(۵) طَيِّبٌ! وَهَلْ فِي سَاعَتِكَ إِبْرَةُ الثَّوَانِي؟	نَعَمْ يَا سَيِّدِي فِيهَا إِبْرَةُ الثَّوَانِي
(۶) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ ثَانِيَةً تُسَاوِي دَقِيقَةً؟	سِتُّونَ ثَانِيَةً تُسَاوِي دَقِيقَةً
(۷) وَكَمْ دَقِيقَةً تُسَوِّي سَاعَةً؟	سِتُّونَ دَقِيقَةً تُسَوِّي سَاعَةً
(۸) كَمْ مِنَ السَّاعَاتِ تُكَوِّنُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ؟	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً تُكَوِّنُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
(۹) هَلْ يَسْتَوِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ دَائِمًا؟	كَلَّا! لَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ يَكُونُ النَّهَارُ أَطْوَلَ فِي الصَّيْفِ وَاللَّيْلُ أَطْوَلَ فِي الشِّتَاءِ

(۱۰) أَحْسَنْتَ! شُفْ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ يَا بُنَيَّ؟	يَا سَيِّدِي الْآنَ السَّاعَةُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَقِيقَةً
(۱۱) أَحْسَنْتَ! وَهَلْ تَتَذَكَّرُ كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟	نَعَمْ أَعْمَارِي الْيَوْمَ أَرْبَعَ عَشَرَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ وَبِضْعَةُ أَيَّامٍ.
(۱۲) هَلْ بَلَغَ أَخُوكَ الْكَبِيرُ أَشُدَّهُ؟	نَعَمْ هُوَ (مَاشَاءَ اللّٰه) فِي السَّنَةِ الْعِشْرِينَ الْيَوْمَ۔
(۱۳) وَكَمْ سَنَةً عُمْرُ أُخْتِكَ الصُّغْرَى؟	يَا سَيِّدِي! فِي الشَّهْرِ الْآتِي هِيَ تَبْلُغُ التِّسْعَ مِنَ السِّنِينَ۔
(۱۴) وَهَلْ بَلَغَتْ كَرِيمَةُ عَمِّكَ حَسَنٍ بِأَشَاعَشَرَ سَنَوَاتٍ؟	أَكُنْ أَنَّهَا لَمْ تَبْلُغْ عَشْرًا بَلْ هِيَ فِي السَّنَةِ التَّاسِعَةِ إِلَى الْآنِ۔
(۱۵) أَحْسَنْتَ وَأَجْمَلْتَ! بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ۔	فَأَنْتَ يَا أُسْتَاذِي الشَّفِيقَ أَدَامَ اللّٰهُ فُيُوضَكَ۔
(۱۶) يَا سَعِيدُ! إِنِّي سُرِرْتُ بِفَهْمِكَ فِي صِغَرِ سِنِّكَ أَرْجُو أَنَّكَ إِذَا بَلَغْتَ أَشُدَّكَ سَتَكُونُ شَابًّا نَافِعًا لِلْقَوْمِ وَالدِّينِ وَالْوَطَنِ۔	آمِينَ بِحَقِّ اللّٰهِ رَجَاءَكَ وَجَعَلَنِي خَادِمًا لِلْإِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ۔

لہ شُفْ (دیکھ) امر، شَافَ، يَشُوفُ (دیکھنا) سے ۔ ٢ہ میرے پیارے بیٹے

مشق نمبر ۷۷

(۱) رکبنا طائرۃً من مطار بمبائی صباحًا بعدما صلّینا الفجر واکلنا الفطور وشربنا الشای وطارت الطیارۃ ساعۃَ سبعٍ وعشرۃِ دقائقَ وبارحت تطیر حتی بلغت محطۃَ الطیارات فی دھلی ساعۃَ اثنتی عشرۃَ تمامًا فنزلنا من الطیارۃ وادّینا الأمور اللازمۃَ فی ساعۃٍ واحدۃٍ وربعٍ، ثم تغدّینا وتمدّدنا قلیلا للاستراحۃ، ثم صلّینا الظھر والعصر جمعًا ثم رجعنا من دھلی فی نفس تلک الطیارۃ [أی طیارے میں] ساعۃَ ثلثٍ ونصفٍ فوصلنا الی منزلنا ساعۃَ ثمانٍ ونصفٍ فصلّینا المغرب والعشاء جمعًا واکلنا العَشاء [وتعشّینا] وتمشّینا قلیلا ثم عُدنا الی حجرۃ النوم فسبحان الذی سخّر لنا البحر والبرّ والرّیاح ویُفیض علینا من نعمائہ دائمًا بالغدوّ والرّواح

(۲) یکون طلوعُ الشمس فی الیوم السابع والعشرین من سبتمبر الساعۃَ ۵ و ۵۰ دقیقۃً [الساعۃ الخامسۃ وخمسین دقیقۃ] والغروبُ الساعۃَ ۶ و ۵۶ دقیقۃً (۳) طلعت الشمسُ الیومَ ساعۃَ ستٍ ونصفٍ۔

۱؎ بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چائے پینے کے بعد اس جملے میں ما مصدریہ ہے جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۵۰-۵)

وَغَرَبَتْ سَاعَةَ سَبْعٍ وَاثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِيْنَ دَقِيْقَةً (۴) كَانَ جِدِّي أَبِي غُبَاثٌ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ الْعُمْرِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً (۵) عُمْرُ أَخِي الْأَكْبَرِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً وَأَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا وَيَبْلُغُ فِي أَوَاسِطِ رَمَضَانَ الْآتِي سِتًّا وَعِشْرِيْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (۶) هٰذَا الْغُلَامُ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَتِلْكَ أُخْتُهُ الْكَبِيْرَةُ بِنْتُ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ (۷) مَاتَتْ جَدَّتُهُ [رَحِمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى] فِي أَوَاخِرِ السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ وَلَهَا مِنَ الْعُمْرِ مِائَةُ سَنَةٍ وَنَيِّفٌ (۸) عَاشَ جَدِّي قَرْنًا كَامِلًا وَتُوُفِّيَ [رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى] فِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ فِي رَجَبَ وَلَهُ مِنَ الْعُمْرِ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَنَةً (۹) قَدِمَ الْقَائِدُ الْأَعْظَمُ مُحَمَّدْ عَلِي جِنَاحْ إِلٰى دِهْلِي أَوَّلَ أَمْسِ لِيَشْتَرِكَ الْمَجْلِسَ الشُّوْرٰى فَاسْتَقْبَلَهُ الْمُسْلِمُوْنَ اسْتِقْبَالًا عَظِيْمًا (۱۰) سَنُسَافِرُ مِنْ بِمْبَائِي غَدًا أَوْ بَعْدَ غَدٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ؞

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۵

(۱) آؤ حمید! کہاں جا رہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں
(۲) کیا تمہارے پاس گھڑی ہے۔ ؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔
(۳) اس وقت کے بجے ہیں ؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں
(۴) مدرسہ کتنے بجے کھلتا[۱] ہے۔ ؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔

[۱] یعنی کھولا جاتا ہے؛ یُفْتَحُ۔

(۵) اور کب بند[لہ] ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے
(۶) تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
(۷) تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے۔؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
(۸) گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ
(۹) شام کا کھانا کب کھاتے ہو۔؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔
(۱۰) اور سوتے کب ہو؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں
(۱۱) تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے۔؟	وہ حیدرآباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائیں گے۔ انشاء اللہ۔
(۱۲) تمہیں معلوم ہے۔ تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
(۱۳) اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
(۱۴) شاباش! تم بہت سمجھ دار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
(۱۵) اچھا امانِ خدا میں	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

لہ یعنی بند کیا جاتا ہے۔ تَعَلَّقَ:

مكتوبٌ مِنِ ابْنٍ اِلىٰ اَبِيهِ فِي الاِسْتِعْذَارِ

وَالِدِي السَّيِّدَ المحترمَ

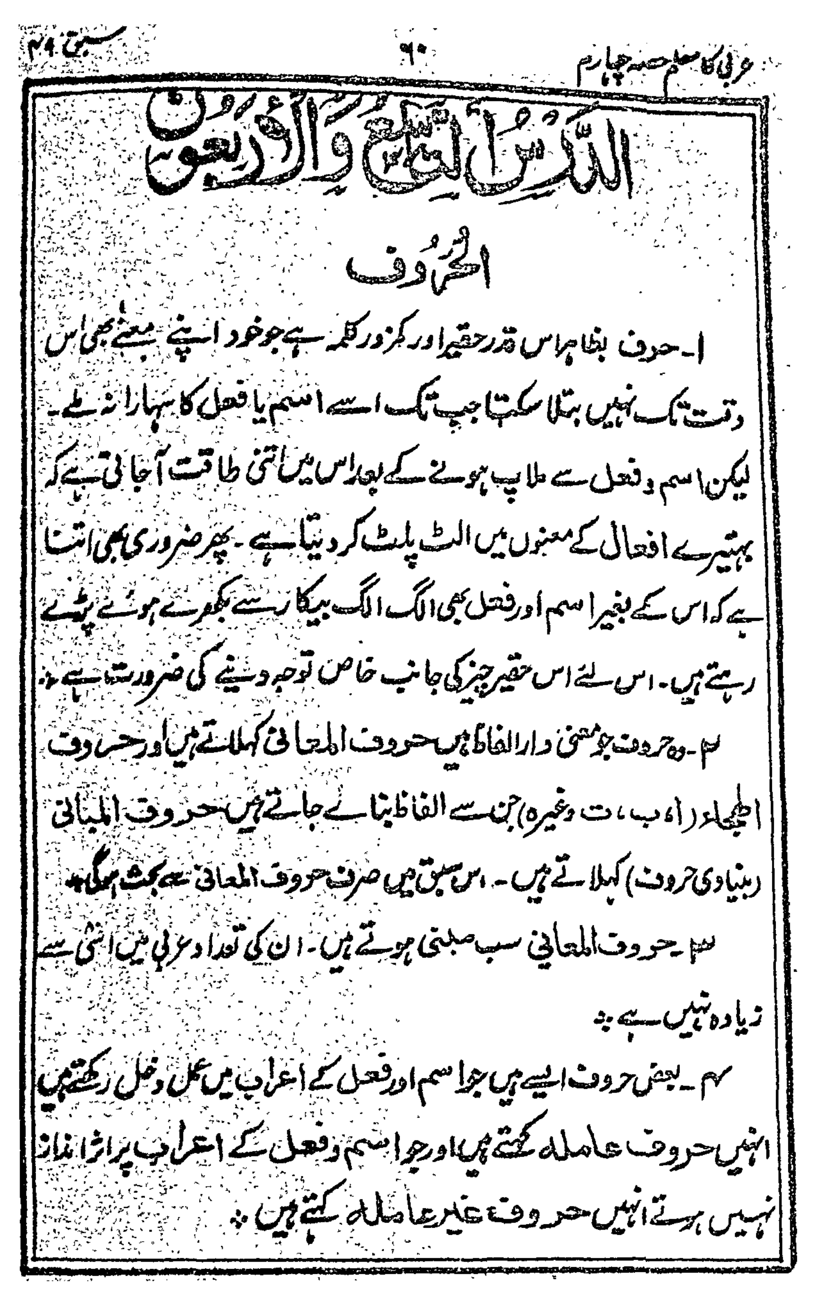
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ - وَبَعْدَ اَدَاءِ مَا فَرِضَ عَلَيَّ مِنَ الخُضُوعِ[1] والاحترام أعْرِضُ يا مَوْلَايَ أنّه قد اتاني كتابُكَ العزيز المؤرخ بيوم الاربعاء الرابع عشر من شهر شعبان المعظم ١٣٦٥ھ على حين غفلةٍ، وحالما[2] فضضته استروحت[3] من طَيِّه[4] ريحَ العتاب - فشرعت في قراءته بين الرجاء والخيفة[5] واذا بوميض[6] السخط يلمع من خلال عباراته فراعني[7] هول ذلك الموقف[8] الرهيب وسالت مدامعي[9] ندماً، لا لكوني اهملت بعض الواجبات بل لأنّي أسخطت[10] والدي الحنون[11] فلذا البستُ على نفسي أَرْدِيَة[12] البَشَاشَةِ لدَيكَ[13] من رداء الخجل - ولكن أملي يا سيدي منك أنّك تغفر لي هذه الهفوة لما تراني من شدّة الندامة عليه - وها أنا ذا[14] طالبٌ دعاءك الصالحَ -

وَلِلّهِ عَلَيَّ عَهْدٌ[15] أنّك لا ترى منّي بعد هذا[16] إلّا ما يسرّك برحمته وكرمه

وَلَدُكَ الخادمُ - عبد الرحمن

---

[1] انکساری ؛ [2] حالما جونہی ؛ [3] اِسْتَرْوَحَ سونگھنا ؛ [4] طَيٌّ ته - گھڑی ؛ [5] وَمِيض شرارہ چمک ؛ [6] خلال درمیان - درز ؛ [7] راع (يَرُوعُ) ہیبت پڑ ڈالنا ؛ [8] مَوْقِف مقام رهيب خوفناک ؛ [9] مَدَامِعُ جمع ہے مَدْمَع کی یعنی آنسو کے چشمے ؛ [10] اسخط غصہ دلایا ؛ [11] حَنُوْن مہربان بڑا محبت کرنیوالا ؛ [12] رِدَاء چادر ؛ [13] ها انا ذا یہ میں ہوں محاورہ ہے ؛ [14] اللہ کے لئے مجھ پر عہد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں ؛ * اذا اس جگہ مفاجاۃ کیلئے ہے یعنی ناگہاں - یہ زائد ہے ؛ عہ ضمیر ان سے جدا موقع کی طرف جو لمانہ میں ہے عہ لدیٰ نزدیک لَدَيْكَ تیرے پاس ؛ [16] عذرخواہی -



الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

الحُرُوف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنے بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں الٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنی دار الفاظ ہیں حروف المعانی کہلاتے ہیں اور حروف الہجاء (ا، ب، ت وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المبانی (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعانی سب مبنی ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں انہیں حروف عاملہ کہتے ہیں اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔

حروف عاملہ کے اقسام حسب ذیل ہیں :-

(الف) حروف الجر یا الحروف الجارّۃ (زیر دینے والے حروف)

یہ سترہ حرف ہیں جو اسم کو جرّ دیتے ہیں - ذیل کے شعر میں جمع کر دیئے گئے ہیں :-

بَا وتَا وکاف ولام وواو و مُنذُ و مُذ ، خَلا
رُبَّ ، حاشا ، مِن ، عَدا ، فِي ، عَن ، عَلٰى ، حَتّٰى ، اِلٰى

(۱) بِ (سے ، میں ، پر ، سبب ، ساتھ ، قسم وغیرہ) کئی معنوں کے لئے آتا ہے : کَتَبْنَا بِالْقَلَمِ ، طُبِعَ الْكِتَابُ بِمِصْرَ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ ، فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ[1] بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

بِ زائد بھی ہوتا ہے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ[2]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدی بنانے کے لئے بھی آتا ہے :- ذَهَبَ حَامِدٌ بِكِتَابِي (حامد میری کتاب لے گیا) ذھب کے معنی ہیں "گیا" اس کے بعد بِ لگانے سے "لے جانے" کے معنی پیدا ہو گئے -

(۲) تَ قسم کے لئے آتا ہے جو لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے : تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا[3]

(۳) كَ تشبیہ کے لئے : اَلْعِلْمُ كَالنُّورِ (علم روشنی کی مانند ہے) :-

---

[1] تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کر لیا - [2] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے ؟ :-
[3] اللہ کی قسم ! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے :-

(۴) لِ، لَ: واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی: لِلّٰہِ، وَجَّهْتُ[1]

وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، قُوْمُوْا[2] لِقُدُوْمِ الْاُسْتَاذِ،

قُلْتُ[3] لِزَيْدٍ، هٰذَا[4] الْكِتَابُ لِخَالِدٍ۔ ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے، لَهٗ، لَكُمْ۔

(۵) وَ قسم کے لئے، وَاللّٰهِ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

کبھی واو رُبَّ کے معنے میں آتا ہے یعنی "بہتیرے" یا "بعض"۔ اس کو واوِ رُبَّ

کہتے ہیں۔ وَبَلْدَةٍ[5] لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ ؛ اِلَّا الْيَعَافِيْرُ وَاِلَّا الْعِيْسُ۔

تنبیہ: واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے

(۶) رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے۔

رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔

کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے۔ رُبَّ[6] اشارةٍ اَبْلَغُ من العبارة

(۷ و ۸) مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لئے آتے ہیں۔

مَا رَاَيْتُهٗ مُذْ يا مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)

(۹) مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب) سِرْتُ مِنْ بمبائی اِلٰی

کلکتہ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی) خُذْ مِنَ الصُّنْدُوْقِ مَا شِئْتَ (تو جو

چاہے صندوق میں سے لے لے) فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ، یعنی بعضکم

---

[1] میں نے پھیرا اپنا رخ اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ [2] استاد کے آنے کے وقت کھڑے ہو جایا کرو۔ [3] میں نے زید کو کہا۔ [4] یہ کتاب خالد کی ہے۔ [5] بہتیرے شہر ہیں جن میں کوئی انیس غمخوار نہیں ہے بجز ہرنوں اور بھورے اونٹوں کے۔ [6] بعض اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں۔ * لام قسم کے لئے کبھی آتا ہے لِلّٰہِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے۔ لَعَمْرُكَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے۔

کافر بعضکم مؤمن۔ مِنَّا[1] = مِنْ مَا) خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کر دیئے گئے۔)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: مَا لَنَا مِنْ شَفِيعٍ۔ هَلْ لَكُمْ مِنْ نَصِيرٍ؟

(۱۰) فِي (میں، بارے میں، بہ سبب) اَلْكِتَابُ فِي الدَّرْجِ[2]۔ تَكَلَّمَ زَيْدٌ فِي أَخِيهِ۔ (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی)۔ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی) ؛

(۱۱) عَنْ (سے۔ طرف) خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ۔ أَعْطَيْتُ الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ۔ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ أَنَسٍ ؛

(۱۲) عَلَى (پر۔ باوجود) اِجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ۔ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ۔ (بیشک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)

(۱۳) إِلَى (تک۔ طرف) سَافَرْتُ مِنَ الْبَاكِسْتَانِ إِلَى مَكَّةَ۔ تَوَجَّهْتُ إِلَى الْكَعْبَةِ ؛

(۱۴) حَتَّى (تک۔ یہاں تک کہ۔ تاکہ) حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، قَدِمَ الْحَاجُّ[3] حَتَّى الْمُشَاةُ[4]۔ (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی) ؛

---

[1] مِمَّا میں مَا زائدہ ہے ؛ [2] دَرْجٌ (ج أَدْرَاجٌ) میز کا خانہ ؛ [3] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے ؛ [4] مُشَاةٌ جمع ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا ؛ ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا نہیں

تنبیہ ۲۔ دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے اس وقت جارّہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ قِفْ هٰهُنَا حَتّٰی اُصَلِّيَ (یہاں ٹھہرتا کہ میں نماز پڑھ لوں)

(۱۵ و ۱۶، ۱۷) حَاشَا، خَلَا، عَدَا (ان تینوں کے معنے ہیں "سوا") یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳-۵) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلَا زَيْدٍ - حَاشَا زَيْدٍ - عَدَا زَيْدًا (زید کے سوا سب لوگ آگئے)

(ب) اَلْحُرُوفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف) اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ، اور لَعَلَّ - یہ چھ حروف اِنَّ اور اس کے اَخَوَات بھی کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور حروف مشبہ بالفعل بھی کہلاتے ہیں کیونکہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں فعل کی مانند یہ بھی ثُلَاثِیْ اور رباعی ہوتے ہیں۔ آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے۔ اِنَّ اور اَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں۔ لَيْتَ بالکل لَيْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق ۳۵ اور ۳۷ میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

(۱) اِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنَّ

رَبَّكَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ - مگر قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے، قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ۔ قَالَ کے بعد أَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً أَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے لیکن خاص مقامات میں إِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكٰذِبُونَ ۝

تنبیہ ۳۔ إِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے: إِنَّ زَيْدًا حَاضِرٌ کے معنے وہی ہیں جو زَيْدٌ حَاضِرٌ کے معنی ہیں۔

(۴) أَنَّ مفتوحہ صدر کلام میں نہیں آسکتا بلکہ جملے کے درمیان میں ہی آسکتا ہے: سَمِعْتُ أَنَّ زَيْدًا شُجَاعٌ (= سَمِعْتُ شَجَاعَةَ زَيْدٍ) لفظی معنی ہیں = "میں نے سنا کہ زید بہادر ہے" مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی بہادری سنی" اس سے معلوم ہوا کہ أَنَّ جملۂ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرِ مُتَأَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدر مأوّل سَمِعْتُ کا مفعول ہے بعض جملوں

---

[1] اس نے (موسیٰ نے) کہا کہ بے شک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہیے

[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمدؐ) اس کا پیغمبر ہے۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں

میں یہ مصدر، فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ اَنَّكَ شُجَاعٌ (= سَرَّنِيْ شُجَاعَتُكَ) اس میں شُجَاعَتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ۴۔ اس جگہ ایک نحوی معمّٰی بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

اَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ

اس جملے میں تین کئی مغالطے نظر آئیں گے۔ اوّل یہ کہ جملے کے شروع میں اَنَّ مفتوحہ آگیا ہے۔ دوم یہ کہ اَنَّ کے بعد اسم کو نصب ہونا چاہیے۔ مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریم کو رفع کی بجائے جر آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اَنَّ یہاں حرف نہیں ہے۔ بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضی ہے، در اصل اَنَنَ (آواز نکالنا) ہے۔ زَيْدٌ اس کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے کریم میں کَ حرف جر ہے اور رِيْمٍ (ہرن) مجرور ہے معنے ہوئے "زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی"۔

یاد رکھو کہ کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو مخفّفہ ساکن کر کے اِنْ اور اَنْ بولتے ہیں۔ اس وقت اِنْ شرطیہ اور اِنْ نافیہ سے اِنْ مخفّفہ کو ممتاز کرنے کے لئے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے۔ کبھی اسے بے عمل کر دیا جاتا ہے اِنْ زَيْدٌ یا زَيْدًا لَقَائِمٌ

لہ مجھے تیری بیا دری نے مسرور کر دیا۔ ۲ بے شک زید عالم ہے۔ ۳ عہ کراہنے کی آواز نکالنا۔

لیکن اَنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا عَلِمْتُ اَنْ زَیْدٌ عَالِمٌ[1] اَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں اِنْ مخففہ کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے اِنْ کَانَتْ لَكَبِيْرَةً[2] اور اِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ[3] دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے اَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قَدْ لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اَنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى[4]۔ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ[5]۔

وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهُ ✤ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَا قُدِرَا[6]

(۳) کَاَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لئے آتا ہے۔ کَاَنَّ هٰذَا الْكَلْبَ اَسَدٌ[7]

تنبیہ:۔ کَاَنَّ بھی کبھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل نفی پر داخل ہوتا ہے کَاَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ[8] ✤

---

[1] میں نے جانا کہ زید عالم ہے ✤ [2] بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی ✤ [3] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں ✤ [4] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے ✤ [5] تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے ہیں ✤ [6] اور جان لے (کیونکہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے) کہ عنقریب وہ سب سامنے آجائیگا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعہ" جملہ معترضہ ہے۔ اعلم کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ ان سوف سے آخر تک کا جملہ اعلم کا مفعول ہے قُدِّرَا میں الف زائد ہے شعر میں یہ بات جائز ہے ✤ [7] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے ✤ [8] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا ✤

(۴) لَعَلَّ (شاید۔ امید کہ) ترجّی یعنی امید کے لئے آتا ہے لَعَلَّ اِبْنَكَ يَتَّقِيْ (امید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)

(۵) لَيْتَ (کاش کہ) تمنّی یعنی آرزو کے لئے آتا ہے:

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ يَوْمًا ✤ فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ[1]

(۶) لٰكِنَّ (لیکن) استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو واہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کیلئے جَاءَ الْحَاجُّ لٰكِنَّ أَبَاكَ مَا جَاءَ۔ جَاءَ الْحَاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آگیا ہے لٰكِنَّ الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا ✤

تنبیہ ۔ لٰكِنَّ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (سنو! بیشک وہی فسادی ہیں لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے ✤

(ج) حروف النفی۔ مَا، لَا اور لَاتَ

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مَا هٰذَا بَشَرًا، لَا رَجُلٌ افضلَ منكَ۔ لیکن اکثر یہ دو حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں

[1] سنو کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ [سلوک] کیا ہے میں اسے اس کی خبر دیدیتا اس عبارت میں شباب لیت کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اس کی خبر ہے۔ فَاُخْبِرَ تمنّی کے جواب میں آیا ہے اس لئے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اس کی تفصیل آئیگی۔

کبھی لا پر ت بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔ اس میں اسم محذوف ہے اور حِیْنَ خبر ہے جس کو نصب دیا گیا ہے۔ اصل میں ہے لَاتَ الْحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷۔ تم نے سبق (۲۰ - ۳ - ۳۴) میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸۔ لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں: مَا استفہامیہ (کیا چیز؟ دیکھو درس ۱۳) مَا موصولہ (جو کچھ دیکھو درس ۳۲) مَا ظرفیہ (جب تک۔ دیکھو درس ۳۴) ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

(د) لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لئے) یہ لا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے)، لَا خَیْرَ فِیْ مَالِ الْبَخِیْلِ لِنَفْسِهٖ[1]، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ[2]۔

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لئے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔ [2] کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے

۵) حروف النداء (پکارنے کے حروف) یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ اور اَ

ان حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس پر ضمہ پڑھا جاتا ہے

یَا زَیْدُ، یَا رَجُلُ۔ اگر اسم مضاف واقع ہو تو اُسے نصب پڑھا جاتا ہے

یَا عَبْدَ اللّٰہِ۔ کبھی غیر معیّن شخص کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت بھی منادٰی کو

نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی آدمی میرا

ہاتھ پکڑ لے)

حروف نداء میں یَا کثیر الاستعمال ہے جو منادی قریب و بعید دونوں کے

لئے استعمال ہوتا ہے اَیَا اور ھَیَا بعید کے لئے اَیْ اور اَ قریب کے لئے

مخصوص ہیں۔ شعر

اَیَا جَبَلَیْ نُعْمَانَ بِاللّٰہِ خَلِّیَا ٭ نَسِیْمَ الصَّبَا یَخْلُصْ اِلَیَّ نَسِیْمُھَا

مصراع اَجَارَتَنَا اِنَّا مُقِیْمَانِ ھٰھُنَا۔

تنبیہ ۹۔ حروف نداء کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا

ذکر مناسب تھا۔ مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لئے ان کا بیان اگلے سبق میں

لہ اس شعر میں جَبَلَیْ تثنیہ ہے اصل میں جَبَلَیْنِ ہے مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا اور منادٰی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے نعمان غیر منصرف ہے اسلئے حالت جری میں مفتوح ہے باللہ قسم ہے خَلِّیَا امر حاضر تثنیہ۔ تَخْلِیَۃٌ (چھوڑ دینا۔ کوئی کام کرنے دینا) نَسِیْم ہلکی ہوا، صَبَا صبح کی مشرقی ہوا، خَلَصَ یَخْلُصُ (الیہ پہنچنا) یہاں یَخْلُصْ مجزوم ہے کیونکہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں:۔ اے نعمان کے دو پہاڑ اللہ کے لئے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوشگوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔ مصرع: اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں)۔ جَارَۃٌ مؤنث ہے جَارٌ (پڑوسی) منادی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔

حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

۹) الحروف النّاصبة المضارع

اَنْ، لَنْ کَیْ اور اِذَنْ (یا اِذًا) یہ چاروں حرف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں۔ اُحِبُّ اَنْ تَذْھَبَ الیوم الٰی کلا ھور، لَنْ نَصْبِرَ علٰی طَعَامٍ وَاحِدٍ، تَعَلَّمْتُ القُرآنَ کَیْ اَعْمَلَ بِہٖ، اِذًا تُفْلِحَ۔

ان حروف کا ذکر کچھ سبق ۴۰۔۴۰ میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰۔ اَنْ کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کو مصدر کے معنی میں بدل دیتا ہے۔ اُحِبُّ اَنْ تَقْرَءَ کے معنی ہونگے اُحِبُّ قِرَأَتَکَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

۱۰) الحروف الجازمة المضارع

لَمْ، لَمَّا، لامِ الامر، لاءِ النّھی اور اِنْ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں، لَمْ یَذْھَبْ (وہ نہیں گیا) لَمَّا یَذْھَبْ (وہ اب تک نہیں گیا) لِیَذْھَبْ (اسے جانا چاہئیے) لا تَذْھَبْ (تو مت جا) اِنْ تَذْھَبْ اَذْھَبْ۔ ان حروف کا بیان سبق ۴۰ میں مفصل ہو چکا ہے آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱۔ اِنْ (= اگر) حرف شرط ہے، دو جملوں پر داخل ہوتا ہے

[1] میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں۔ [2] تب تو تو فلاح پائیگا۔

پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ (اِنْ پر واؤ لگایا جائے تو اس کے معنے ہوتے ہیں "اگرچہ" اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے: سَاَذْهَبُ اِلَى المدرسة وَاِنْ لَا تَذْهَبْ۔ (میں تو مدرسہ جاؤں گا۔ اگرچہ تو نہ جائے) اس معنی کے لئے وَلَوْ بھی استعمال کرتے ہیں۔ مگر وہ ماضی کے لئے آتا ہے: ذَهَبْتُ اِلَى المَدْرَسَةِ وَلَوْ لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)

تنبیہ ۱۲۔ مذکورہ صدر تیس حروف عاملہ کی تھیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

اَلدَّرْسُ الْخَمْسُوْن

اَلْحُرُوْفُ غَيْرُ الْعَامِلَةِ

تنبیہ: حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائیں گے جو یک گونہ عمل کرتے ہیں یا دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حروف العطف: دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں۔

و، و فا و ثُمَّ، حَتّٰى، و بَلْ، اَوْ و اِمَّا، اَمْ و لٰكِنْ بے خلل۔

تنبیہ ۲- عطف کے معنی ہیں "مائل کرنا" جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لاتا ہے اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

(۱) واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں۔

(۲) فَ [پھر] جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لئے آتا ہے: جَاءَ حَمِيدٌ فَرَشِيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)

فَ [اس لئے کہ کیونکہ] سبب بتلانے کے لئے بھی آتا ہے اس کو فاءِ السببیہ کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَءِ الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لئے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)

(۳) ثُمَّ [پھر] جمع اور ترتیب مع التراخی (بتاخیر) کے لئے آتا ہے: ذَهَبَ قَاسِمٌ ثُمَّ هَاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جبکہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

(۴) اَوْ [یا] دو میں سے ایک چیز بتانے کے لئے: خُذْ هٰذَا اَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

(۵) اَمْ [یا] یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ

أَهٰذَا أَخُوْكَ أَمْ ذَالِكَ ایسے موقع پر اَوْ نہیں بولیں گے ۔

(۶) إِمَّا [= یا] یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے : اَلتَّمْرُ إِمَّا حُلْوٌ وَإِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے) ۔

(۷) لٰكِنْ ، استدراک کے لئے (دیکھو سبق ۴۹ میں لٰكِنَّ) حَضَرَ التَّلَامِذَةُ لٰكِنْ يُوْسُفُ لَمْ يَحْضُرْ ۔

تنبیہ ۳ ۔ لٰکِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰکِنَّ عاملہ ہے ۔

(۸) لَا (نہ) أَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ بد کی) ۔

(۹) بَلْ (بلکہ) اضراب کے لئے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا ۔ مَا ذَهَبَ حَامِدٌ بَلْ خَالِدٌ

(۱۰) حَتّٰى (تک) انتہا کے لئے آتا ہے : قَدِمَ الْقَافِلَةُ حَتَّى الْمُشَاةُ (قافلہ آگیا ، پیدل چلنے والوں تک آگئے) ۔

تنبیہ ۴ ۔ حَتّٰى کئی طور پر مستعمل ہے ۔ ایک جارّہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے ۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کے لئے آتا ہے نیز اگر جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے ۔ اس کا بیان درس ۳۰ میں کچھ لکھا گیا ہے اور آئندہ بھی (سبق ۵۵ ۔ ۳) میں لکھا جائے گا ۔

۲ ۔ حروف الاستفهام (استفہام = دریافت کرنا) أ اور هَلْ

یہ دو حروفِ استفہام ہیں أَ کثیر الاستعمال ہے۔ یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حروف پر نہیں داخل ہوتا : أَزَيْدًا رَأَيْتَ؟ أَرَأَيْتَ زَيْدًا؟ أَلَمْ تَرَ زَيْدًا؟ هَلْ زَيْدٌ حَاضِرٌ؟ هَلْ رَأَيْتَ زَيْدًا؟

(۳) حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں۔ نَعَمْ، بَلٰی، اِیْ، اَجَلْ، جَلَلْ، جَیْرِ، اِنَّ یا اِنَّهٗ، لَا۔

(۱) نَعَمْ (ہاں جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مُثْبَتْ ہو خواہ مَنْفِی : هَلْ جَاءَكَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا "ہاں زید آیا" اور أَمَا جَاءَكَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا "زید نہیں آیا"

(۲) بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفی کو اثبات بنانے کے لئے بولا جاتا ہے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا بَلٰی (ہاں کیوں نہیں بیشک تو ہمارا رب ہے۔)

(۳) اِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے : اِيْ وَرَبِّيْ (ہاں قسم ہے میرے رب کی) اِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے اس کو مختصر کر کے اِيْوَ (اِیْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

(۴، ۵، ۶، ۷) اَجَلْ، جَلَلْ، جَیْرِ، اِنَّ یا اِنَّهٗ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں :

[1] يَقُولُونَ لِيْ صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيْرٌ، أَجَلْ عِنْدِيْ بِأَوْصَافِهَا عِلْمُ

[2] قَالُوْا نَظَمْتَ عُقُوْدَ الدُّرِّ قُلْتُ أَجَلْ (مصراع) [3] أَتَقْتَحِمُ الْمَنُوْنَ؟ فَقُلْتُ جَيْرِ

[4] وَيَقُلْنَ شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وَقَدْ كَبِرْتَ، فَقُلْتُ إِنَّهْ

(۸) لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ جواب ہوگا "لَا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴- حروف النفي مَا نہیں، لَا (نہیں)، لَنْ (نہیں)

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں فعل پر بھی، اور حروف پر بھی

مَا زَيْدٌ قَائِمًا وَلَا عَمْرٌو جَالِسٌ، مَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ، مَا عَلَيْهِ شَيْءٌ [5].

---

[1] يَقُولُ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اوصاف۔ فَا اس جگہ فاء سببیہ ہے یعنی "کیونکہ" اَنْتَ مبتدا ہے اور خبیر جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بِوَصْفِهَا جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے اَجَلْ حرف جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے اس میں عِنْدِيْ ظرف ہے اس لیے وہ مبتدا نہیں ہو سکتا بلکہ خبر مقدم ہے عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے۔ بِأَوْصَافِهَا جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے شعر کا مطلب یہ ہوا = وہ کہتے ہیں اس عورت کے اوصاف بیان کر کیونکہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے" ہاں ٹھیک ہے میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے۔ [2] انہوں نے کہا تونے تو موتی کی لڑیاں پروئی ہیں میں نے کہا "بجا" (زملہ)۔ [3] اور سے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں۔ اِقْتَحَمَ (ء) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا۔ [4] وہ کہتی ہیں بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بڈھا) ہو گیا ہے۔ تو میں نے کہا "جی ہاں"۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لیے كَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا ہے عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں "اِنَّهْ" ہے جو حرف ایجاب ہے

[5] نہ اس پر کچھ الزام ہے نہ تجھ پر۔

وَلَا عَلَيْكَ لیکن إِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ[1]

إِنْ نافیہ کی خبر پر اِلَّا داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ إِنْ مخففہ (دیکھو سبق ۴۹-ب) اور إِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۳۰-۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے ؛

تنبیہ ۵۔ مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۹ ج) ؛

تنبیہ ۶۔ اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ مَافِیْش بولتے ہیں جو مَا فِيهِ شَيْءٌ کا مخفف ہے۔ اس سے صرف "نہیں" کے معنے لیتے ہیں: عِنْدِي مَافِيْش كِتَاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح مَا عَلَيْهِ شَيْءٌ کو مخفف کر کے مَا عَلَيْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں ؛

۵۔ حروف المصدریۃ۔ أَنْ، لَوْ، مَا اور أَنَّ پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور أَنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنے پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں یَسُرُّنِي[2] أَنْ تَصْدُقَ = يَسُرُّنِي صِدْقُكَ۔ أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ[3] = (أُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ تَيَقَّظْتُ[4] قَبْلَ مَا يَجِيءُ وَنِمْتُ

[1] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ ؛ [2] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے [3] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں ؛ [4] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا ؛

بَعْدَ مَا ذَهَبَ ١- قَبْلَ مَجِيْئِهِ وَبَعْدَ ذَهَابِهِ. بَلَغَنِي اَنَّكَ نَاجِحٌ[1] (= بَلَغَنِي نَجَاحُكَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مأوّل فاعل واقع ہوا ہے، دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملۂ اسمیّہ مصدر مأوّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے ❖

۲- حروف التحضیض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) اَلَا، هَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا- ان سب کے معنے ہیں "کیوں نہیں" یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں: اَلَا تَعْلَمُ هَلَّا تَعْلَمُ اَلَّا تُكْرِمُ ابْنَكَ. رَبِّ لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ[2]- لَوْمَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰئِكَةِ[3] ❖

تنبیہ ۷- حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے- اس جملہ پر ف داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَاَصَّدَّقَ پڑھا- یہ اَصَّدَّقَ دراصل اَتَصَدَّقُ باب تفعّل سے ہے- ت کو ص میں ادغام کر دیا گیا ہے- (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶) ❖

---

[1] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی ❖ [2] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ و خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگا دی ❖ [3] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا ❖

(۷) حروف الشرط۔ لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا)
ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔
جزا پر لام لگایا جاتا ہے لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا[1]۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ[2]۔
لَوْمَا الْاِصَاخَةُ[3] لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِي ❊ مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِي رِضَاكَ رَجَاءٌ
تنبیہ ۸۔ لَوْ پر واؤ بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنے ہونگے،
"اگرچہ": اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالصِّيْنِ[4]۔ وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ
نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آجاتا ہے:۔
تنبیہ ۹۔ اوپر تم نے پڑھا ہے لَوْلَا اور لَوْمَا حرف تحضیض
بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل
ہوتا ہے۔ دیکھو اسی سبق میں تنبیہ ۷) ❊
۸۔ حرف الرّدع۔ كَلَّا (ہرگز نہیں۔ بیشک)
ردع کے معنے ہیں "جھڑک دینا" یا "انکار کر دینا": كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ (ایسا ہرگز نہیں [بلکہ] عنقریب تم [حقیقت حال] جان لوگے) كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ

[1] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ [2] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ [3] اِصَاخَةٌ مصدر ہے اَصَاخَ يُصِيْخُ کا یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا، وُشَاةٌ جمع ہے وَاشٍ کی یعنی چغلخور۔ شعر کے معنے یہ ہوئے:۔ اگر نہ ہوتی چغلخوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی۔ [4] علم تلاش کرو اگرچہ وہ چین میں ہو۔

حَقًّا (بیشک) کے معنی میں آتا ہے۔ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (بے شک انسان سرکشی کرتا ہے۔):

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف)

سَ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَءُ (ابھی میں پڑھوں گا)، سَوْفَ اَقْرَءُ (عنقریب میں پڑھوں گا) سین زیادہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے:

۱۰۔ حروف التوکید۔ (تاکید کے حروف)

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدّد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق ۲۰ (ب) میں پڑھ لیا ہے لَاَكْتُبَنَّ۔ لَاَكْتُبَنْ۔

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِاجْتَهَدَ لَفَازَ۔ وَاللّٰهِ لَاَذْهَبُ غَدًا اِلَى الْاَهْوَازِ۔ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بے شک وہ (قرآن) ضرور ایک قول فیصل ہے)۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ:

۱۱۔ حروف التنبیہ۔ (خبردار کرنے کے حروف)

اَلَا۔ اَمَا اور هَا ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" "سنو" اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ، اَمَا! وَاللّٰهِ لَاُعَاقِبَنَّهٗ۔ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا)، هَا! اِنَّ عَدُوَّكَ بِالْبَابِ۔ (ہوشیار تیرا دشمن دروازہ پر ہے)

تنبیہ ۱۔ اَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ٦)۔

۲۔ حَرْفَا التَّفْسِیْر (تفسیر کے دو حروف)

اَیْ اور اَنْ تشریح اور تفسیر کے لئے مستعمل ہوتے ہیں، جَاءَ الْحَسَنُ اَیْ اَخُوْكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا)، وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَا اِبْرَاهِيْمُ (ہم نے اسے پکارا یعنی [کہا] اے ابراہیم)۔

۳۔ حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف)

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں۔ مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنے نہیں لئے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لئے بول دیئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، بَا اور لَام

اِنْ مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ ؎ لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٖ[1]

اَنْ، لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے۔ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ۔

مَا، اِذَا کے بعد اور مَتٰی، اَیْنَ، اَیٌّ اور اِنْ کے بعد، جبکہ یہ الفاظ شرط کے معنے میں ہوں بعض حروف جارّہ (ب، عَنْ، كَ اور مِنْ کے بعد بھی

[1] یہ شعر حضرت حسان شاعر رسول اللہ کا ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمدؐ کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کر لی ہے (اس میں مَا کے بعد اِن زائد ہے) یہ کہ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔ (اس جگہ اَنْ زائد ہے)۔

زائدہ ہوتا ہے: إِذَا مَا ابْتُلِيتَ فَاصْبِرْ[1]۔ مَتَى مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ[2]۔ أَيْنَمَا (= أَيْنَ مَا) تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ[3]۔ أَيُّمَا (= أَيُّ مَا) الرَّجُلُ جَاءَكَ فَأَكْرِمْهُ[5]۔ فَإِمَّا (= فَإِنْ مَا) يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى[6]۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ[7]۔ عَمَّا (= عَنْ مَا) قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ[8]۔

تنبیہ ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے۔ مگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں ما کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ما قبل کے معنی میں زور یا تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً اذا کے معنی ہیں "جب" اور اذا ما کے معنے ہیں "جب بھی یا جب کبھی" این کے معنی ہیں "کہاں یا جہاں" اور اینما کے معنی ہیں "جہاں کہیں"۔

لَا کبھی اَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ[9]۔ لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ[10]۔

تنبیہ ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لا کے معنی نہیں لئے گئے ہیں۔

---

[1] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ [2] جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔ [3] جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیر دو تو وہیں اللہ کا منہ ہے یعنی اللہ ہے۔ [4] ثَمَّ وہاں۔ اُدھر۔ [5] کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔ [6] پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ [7] پس اللہ کی رحمت سے تم ان کے لئے نرم واقع ہوئے ہو۔ لَانَ يَلِينُ نرم ہونا۔ [8] تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائیں گے۔ [9] اے ابلیس تجھ کو کس نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں اَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدر کے معنی میں تبدیل کر دیتا ہے اَنْ تَسْجُدَ کے معنے ہوں گے سجدہ کرنا۔ [10] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔

مِنْ - اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے : اِنْ[1] مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ - کَمْ[2] مِنْ فِئَۃٍ[3] قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ[4]

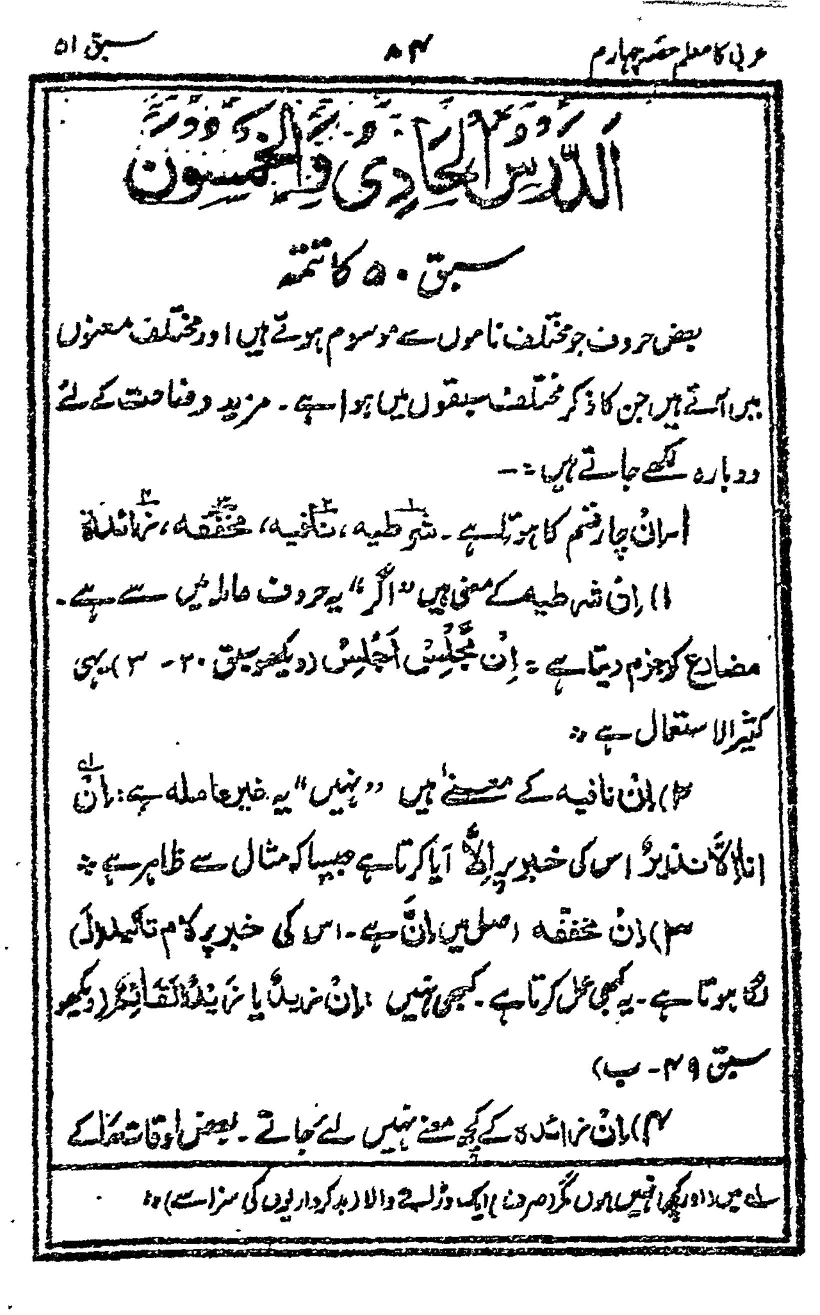
بِ - مَا اور لَیْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے : مَا زَیْدٌ یا لَیْسَ زَیْدٌ بِکَاذِبٍ -

لِ - رَدِفَ لَکُمْ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ رَدِفَ بذاتِ خود متعدی ہے - رَدِفَکُمْ بول سکتے ہیں ۔

تنبیہ ۱۳ - حروف زائدہ میں چند حروف جارہ بھی داخل ہیں - زائد ہوں تو بھی وہ عامل ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے ۔

تنبیہ ۱۴ - بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسب موقع لکھی جائیگی ۔

[1] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے ۔ خَلَا (ن - ی) گذرنا ۔ [2] خبریہ ہے ۔ [3] فِئَۃٌ ج فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت ۔ [4] یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ چکی ہیں ۔



اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:-

اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے۔ شرطیہ، نافیہ، مخففہ، زائدہ

۱) اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں "اگر" یہ حروف عاملہ میں سے ہے۔ مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (دیکھو سبق ۳۰-۳) بہت کثیر الاستعمال ہے۔

۲) اِنْ نافیہ کے معنے ہیں "نہیں" یہ غیر عاملہ ہے: اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ[1] اس کی خبر پر اِلَّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

۳) اِنْ مخففہ اصل میں اِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے۔ کبھی نہیں: اِنْ زَيْدًا یا زَيْدٌ لَقَائِمٌ (دیکھو سبق ۴۹-ب)

۴) اِنْ زائدہ کے کچھ معنے نہیں لیے جاتے۔ بعض اوقات مَا کے

[1] میں نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔

بعد زائدہ ہو جاتا ہے: مَاأَنْ قرأتُ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ ناصبۃ المضارع یا مصدریہ مُخَفَّفَة، مُفَسِّرَة، زائدہ۔

۱) أَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدر کے معنی میں مُبَدّل کر دیتا ہے: أَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌ لَكَ (صِيَامُكَ خَيْرٌ لَكَ) دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹ - ھ)

۲) أَنْ مخففہ اصل میں أَنَّ ہوتا ہے: عَلِمْتُ أَنْ سَتَنْجَحُ دیکھو اس کی تشریح سبق ۴۹ - ب)

۳) أَنْ مُفَسِّرَہ "یعنی" کے معنے میں آتا ہے - غیر عاملہ ہے نَادَيْتُهُ أَنْ يَا يُوْسُفُ (میں نے اُسے پکارا یعنی [کہا] اے یوسف) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۲

۴) أَنْ زائدہ کے کوئی معنے نہیں لئے جاتے اکثر لَمَّا کے بعد زائدہ ہوتا ہے: لَمَّا أَنْ جَاءَ أَخُوْكَ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

۳۔ مَا، پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے حرفیہ اور اسمیہ پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں نافیہ عاملہ نافیہ غیر عاملہ، مصدریہ، زائدہ اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں - استفہامیہ، موصولہ، ظرفیہ۔

۱) مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے۔ مَا هٰذَا بَشَرًا۔ (دیکھو سبق ۴۹ ج)

ملہ میں نے نہیں پڑھا۔

۲) ما نافیہ غیر عاملہ یہی کثیر الاستعمال ہے = مَا زَيْدٌ قَائِمٌ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۲)۔

۳) ما مصدریہ۔ اس سے فعل میں مصدر کے معنی پیدا ہوتے ہیں : أُصَلِّي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ (= قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۵)۔[1]

۴) ما زائدہ کے معنی نہیں لئے جاتے عَمَّا (عَنْ مَا) قَلِيلٍ نَكُونُ فَائِزِينَ (دیکھو سبق ۵۰-۱۳)۔[2]

۵) مَا اسمیہ استفہامیہ : مَا عِنْدَكَ ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

۶) مَا اسمیہ موصولہ : أَرِنِي مَا عِنْدَكَ

۷) مَا اسمیہ ظرفیہ : أَقُومُ مَا قَامَ الأُسْتَاذُ۔[3] یہاں مَا کے معنی ہیں "جب تک" چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ظرفیہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۶)۔

۴۔ لَا (= نہیں، نہ، مت،) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں۔

---

[1] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے یعنی طلوع آفتاب سے پہلے۔

[2] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے یہاں ما کے معنی کچھ نہیں ہیں۔ [3] مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے

جب تک استاذ کھڑے رہیں گے میں کھڑا رہونگا۔

۱) لا نافیہ غیر عاملہ ہے۔ عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

۲) لا ناهِیَہ۔ عاملہ ہے فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)۔

۳) لا بمعنیٰ لَیْسَ۔ عاملہ ہے۔ لَیْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (دیکھو سبق ۴۹۔ ج)

۴) لا لِنَفْیِ الْجِنْسِ۔ عاملہ ہے۔ اسم کو فتحہ دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ د)۔

۵) لا عاطفۃ غیر عاملہ: رَأَیْتُ زَیْدًا لَا عَمْرًا۔ یہاں لا حرفِ عطف ہے اس لئے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے

۶) لا حرف ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے غیر عاملہ ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰۔ ۳)۔

۷) لا زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ دیکھو سبق ۵۰۔ ۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے شرطیہ　مصدریہ

۱) شرطیہ: لَوْ أَنْصَفَ النَّاسُ لَاسْتَرَاحَ الْقَاضِیْ[1] (دیکھو سبق ۵۰ نمبر)

[1] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔

۲) لَوْ مصدریہ: اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ (۱) اُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر)

تنبیہ ۱۔ لَوْ پر واو لگنے سے معنے ہیں "اگرچہ": اَلنَّبِيُّ حَبِيبُ اللّٰهِ وَلَوْ كَانَ فَاسِقًا (۲)

۵۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں تحضیضیہ اور شرطیہ

۱) تحضیضیہ: لَوْلَا تَمْشِي مَعَنَا (۳) (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲) شرطیہ: لَوْلَا الْقُرْآنُ لَبَقِيَ الْعَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ (۴) (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۶۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے۔ لامِ جارّہ، لامِ الامر، لامِ کَیْ اور لامِ تاکید۔ پہلی تین قسم کے لام مکسورہ پڑھے جاتے ہیں۔ لامِ تاکید مفتوح ہوتا ہے:

۱) لامِ جارّہ اسم کو جر دیتا ہے۔ کثیر الاستعمال ہے (دیکھو سبق ۳۹ الخ)

۲) لامِ الامر، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَأْ وَلْيَكْتُبْ (۵) (دیکھو سبق ۴۹ نمبر ۱)

۳) لامِ کَیْ کے معنے ہیں "تاکہ" یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: اَسْلَمْتُ لِأُفْلِحَ (۶) (دیکھو سبق ۲۰ نمبر ۴)

---

(۱) میں چاہتا ہوں کاش کہ تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔ (۲) نبی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ (۳) آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے یعنی چلیں تو اچھا ہو۔ (۴) اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیروں میں پڑی رہتی۔ (۵) اسے چاہیے کہ پڑھے اور لکھے۔

عہ میں کہ لام الامر کے قبل واو یا فا آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۳)

۴) لامِ تاکید، اسم پر بھی داخل ہوتا ہے۔ فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے = اِنَّ زَیْداً لَقَائِمٌ ، لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ، لَاَکْتُبَنَّ مَکْتُوباً (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱)

۷۔ واو کی چھ قسمیں ہیں واوِ عاطفہ، واوِ قسمیہ، واوِ رُبَّ، واوِ حالیہ، واوِ معیۃ، واوِ استیناف۔

۱) عاطفہ "اور" کے معنے میں کثیر الاستعمال ہے۔ غیر عاملہ ہے۔

۲) واو القسم عاملہ ہے اسم کو جر دیتا ہے : وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ[1] دیکھو سبق ۴۹۔ (الف ۵)

۳) واوِ رُبَّ عاملہ ہے اسم کو جر دیتا ہے : وَبَلْدَةٍ سِرْتُ (بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی) دیکھو سبق ۴۹) الف

۴) واوِ حالیہ غیر عاملہ ہے : جَاءَ زَیْدٌ وَھُوَ رَاکِبٌ (دیکھو سبق ۴۴)

۵) واوِ معیۃ۔ مَعَ کے معنے میں آتا ہے عاملہ ہے۔ اسم کو نصب دیتا ہے = سِرْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) دیکھو سبق ۴۴

۶) واوِ استیناف (یعنی پہلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا) لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ[2] اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے۔ ورنہ

[1] قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ [2] تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتا دیں اور ہم جو چاہتے ہیں حاملہ کے بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ [3] اَرْحَام جمع ہے رَحِم یا رِحْم کی یعنی بچہ دان۔

للسَّاکِنِیْنَ کی مانند نَعْشٌ کو بھی نصب ہوتا۔ بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے۔ جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے (واؤ استیناف غیر عاملہ ہے)

۸۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں جارہ، ناصبۃ المضارع اور عاطفہ

۱) حتّٰی جارہ (تک): أَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَأْسِهَا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲) حتّٰی ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ)۔ مضارع کو نصب دیتا ہے: تَعَلَّمْتُ حَتّٰی أَفْهَمَ الْقُرْآنَ۔ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں) دیکھو سبق ۴۲۔

۳) حتّٰی عاطفہ (تک۔ یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے۔ أَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَأْسَهَا (میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی۔ یا یہاں تک کہ اس کا سر بھی) (اس مثال میں حتّٰی حرف عطف ہے۔ اسی لئے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آگیا ہے (دیکھو سبق ۵۰-۱) حتّٰی جارّہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کر لو۔

لے اُنہیں حکام تمنا ہے کہ سر حکم یا یہ حکم کی یعنی کچھ دانی۔ یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔ دیکھو سبق ۵۰ تنبیہ

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالْخَمْسُوْنَ

بقیہ چند حروف

(أَلْ) حَرْفُ التَّعْرِيفِ، هَمْزَةُ الْوَصْلِ وَالْقَطْعِ، التَّاءُ الْمَبْسُوْطَةُ وَالْمَرْبُوْطَةُ

۱- اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) حرف التعریف (۲) اسم موصول (۳) زائدہ۔

۲- اَلْ جو حرف تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ کلام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے۔

۳- معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:-

(۱) لَامُ الْعَهْدِ الْخَارِجِيِّ جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو۔ جاءَ الْأَمِيرُ جبکہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

(۲) لَامُ الْعَهْدِ الذِّهْنِيِّ۔ جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو: جاءَ الأمیرُ جبکہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو۔ صرف متکلم کو ہو۔

(۳) لَامُ الْجِنْسِ۔ جبکہ اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: اَلرَّجُلُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ۔ یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے۔ اس میں "افراد" کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

(۴) لام الاستغراق۔ جبکہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں ہو : اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے)

تنبیہ ۱- لام الجنس اور لام الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے - لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لئے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴- جو اَل اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے (دیکھو درس ۴۲ م ۲)۔

۵- جو اَل اسم عَلَم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسم عَلَم خود ہی معرفہ ہے۔

لیکن ہر ایک اسم علم پر اَل نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ اہل زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: الحسن، الخلیل، الفضل، العباس، النُّعمان الحارث کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اہل زبان سے ایسا سنا گیا ہے۔ مگر المُحمّد، المحمود، نہیں کہا جاتا۔

اکثر ملکوں کے نام پر اَل زائدہ لگایا جاتا ہے: الشَّام، الرُّوم، الھند، الپاکستان، المغرب، الیمن، الفرنسا، وغیرہ لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَل آتا ہے: مکّۃ، مِصر، بَغداد، لاھور، وغیرہ پر اَل نہیں داخل ہوتا البتہ المدینۃ پر اَل

لگایا جاتا ہے۔ کیونکہ مَدِیْنَۃٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے ؛

همزة الوصل وهمزة القطع

۵- یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ کیفیت میں باقی رہتا ہے اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے۔ (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں)

(۱) اَلْ کا ہمزہ

(۲) اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

(۳) ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں۔ یعنی اِنْفَعَلَ، اِفْتَعَلَ، اِفْعَلَّ، اِفْعَالَّ، اِسْتَفْعَلَ (دیکھو سبق ۲۵) اِفْعَوْعَلَ اور اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رباعی مزید کے دو بابوں اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی، امر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے وہ همزة الوصل ہے۔

(۴) ثلاثی مجرد کے امر حاضر میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو ہمزہ ہوگا وہ همزة القطع ہوگا: باب اَکْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، افعل التفضیل (دیکھو سبق ۲۴-) اور افعل الصفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلم کا ہمزہ همزة القطع ہے ؛

تنبیہ ۲: ہمزۃ الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہیے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے۔ اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ)، فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الِامْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھنا چاہیے۔

التاء المبسوطة والمربوطة

۱۔ تاء مبسوطة (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلم کے صیغوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ۔ مگر فَعَلَتْ کی تاء ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامت تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۴۱ تنبیہ ۴)

تاء مربوطة زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ۔ کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا۔ اس ۃ کو تاء وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغہ کے لئے آتی ہے: علّامة، فَهَّامَةٌ۔ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تاء مبالغہ کہیں گے۔ کبھی صیغۂ منتھی الجموع[1] میں لگتی ہے: أَسَاتِذَةٌ (جمع أُسْتَاذٌ کی)، زَنَادِقَةٌ (جمع زِنْدِيقٌ کی)۔ کبھی اسم منسوب کی جمع کے

---

[1] منتھی الجموع کے معنے ہیں "جمعوں کی انتہا" اس لئے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی (دیکھو سبق ۳۲)

ساتھ بھی یہ ۃ لگائی جاتی ہے، اَشَاعِرَۃٌ (جمع اَشْعَرِیٌّ کی)، حَنَابِلَۃٌ (جمع حَنْبَلِیٌّ کی)۔ کبھی کسی حرف کے عوض میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے، عِظَۃٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض ۃ آخر میں لگا دی گئی ہے، شَفَۃٌ (دراصل شَفْوٌ) آخر کی واو کے عوض ۃ لگا دی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ لفظ کے درمیان تائے مبسوطۃ اور تائے مربوطۃ کی شکل یکساں ہوجاتی ہے۔ فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، اِمْرَءَۃٌ، اِمْرَءَتَانِ وغیرہ۔

مشق نمبر ۹۷

تنبیہ ۴۔ ذیل کی عبارت میں ھمزۃ الوصل اور ھمزۃ القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المدرسۃ العالیۃ امْرُؤٌ ملاؤمۃ دمعہ ابنۃ ورجلان اثنان وامرءتان اثنتان وابنۃ صغیرۃ اسمھا عزیزۃ فاستقبلھم رئیس المدرسۃ استقبالاً فائقاً واکرمھم اکراماً بلیغاً، ثم دار معھم الرئیس وأراھم غرفۃً غرفۃً من المدرسۃ، فلما نظروا فی جمیع شؤون المدرسۃ بإمعان النظر ازداد قلوبھم وأشتدّوا ابتھاجاً، وأُعجبوا بحسن الانتظام إعجاباً۔ وقبیل الخروج من المدرسۃ

لہ اونچے درجے کا۔ ٢ انتہا درجے کا۔ ٣ کمرہ۔ ٤ شُؤُوْنٌ جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت۔ ٥ شد نظر غور سے۔ ٦ ازداد دراصل ازتاد باب افتعال سے یعنی زیادہ ہونا۔ ٧ خوش ہونا۔ ٨ اَعْجَبَ خوش کرنا اُعْجِبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔ ٩ مفعول مطلق ہے۔ (دیکھو سبق ۴۳)۔

* دیکھو الرئیس پر لام عہد خارجی ہے۔ کیونکہ اوپر اس کا ذکر ہو جانے سے مخاطب سمجھ لیگا کونسا رئیس ہے۔
ہ المدرسۃ پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسہ عالیہ۔

أَلْقَتْ سَيِّدَةٌ مِنْهُمْ خُطْبَةً أَمَامَ التَّلَامِذَةِ، قَائِلَةً:

أَيُّهَا التَّلَامِذَةُ الْأَعِزَّةُ اجْتَهِدُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجَحُ فِي الْاِمْتِحَانِ إِلَّا مَنِ اجْتَهَدَ قَبْلَ الْأَوَانِ۔ وَاعْلَمُوا (أَسْعَدَكُمُ اللّٰهُ) أَنَّهُ لَا سَعَادَةَ إِلَّا بِالْاِنْقِيَادِ لِلْأَسَاتِذَةِ وَالْاِرْتِقَاءِ فِي الْعُلُومِ الدِّينِيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ۔ وَعَلَيْكُمْ بِتَحْلِيَةِ أَنْفُسِكُمْ بِالْفَضَائِلِ۔ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الرَّذَائِلِ۔ وَأَكْرِمُوا أَبَوَيْكُمْ وَأَحِبُّوا إِخْوَانَكُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ، وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ ۔

لہ حال ہے یعنی کہتی ہوئی ۔ ۲ہ عین وقت ۔ ۳ہ آراستہ کرنا ۔ ۴ہ خصلتیں ۔ ۵ہ باہم بغض نہ رکھو ۔ ۶ہ باہم حسد نہ کرو ۔ ۷ہ برلقب نہ رکھو ۔ ۸ہ گالی گلوچ ۔

سوالات نمبر ۱۸

(۱) عربی زبان میں حروف تقریبًا کتنے ہیں۔؟

(۲) حروف عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

(۳) حروف جارہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

(۵) فَ۔ ثُمَّ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور ان کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۶) واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔؟

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟

(۸) اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے۔ ہر معنے کے لئے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

(۹) اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے۔؟

(۱۰) مَا کون کون سے معنے میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

(۱۱) ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

(۱۲) نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

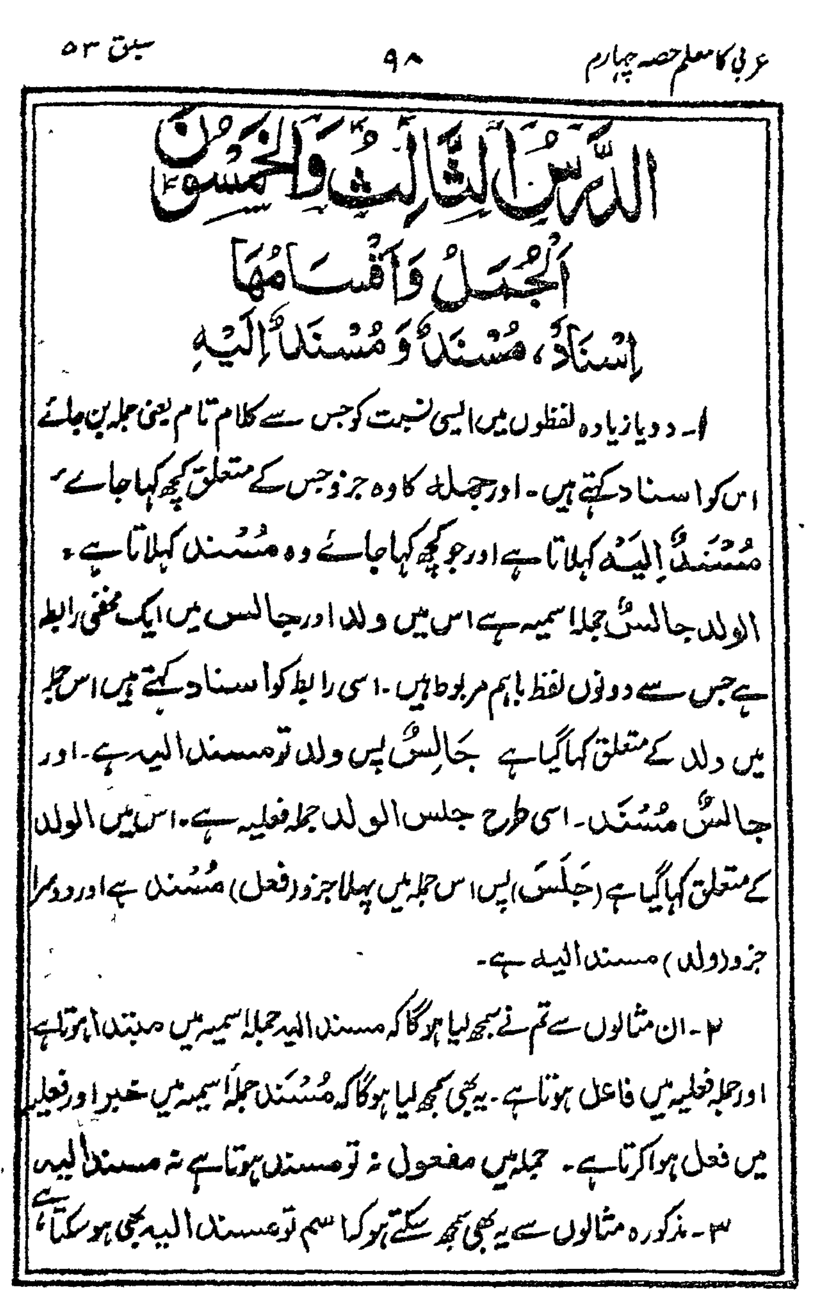
(۱۳) حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

(۱۴) حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہوجاتا ہے؟

(۱۵) اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۶) لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

(۱۷) تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔



الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَاَقْسَامُهَا

اِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ وَمُسْنَدٌ اِلَیْہِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلام تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مُسْنَدٌ اِلَیْہِ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مُسْنَد کہلاتا ہے۔ الولد جالسٌ جملہ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں۔ اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جَالِسٌ پس ولد تو مسند الیہ ہے۔ اور جالسٌ مُسْنَد۔ اسی طرح جلس الولد جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ) پس اس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مُسْنَد ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مُسْنَد جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہو سکتا ہے

اور مُسْنَدْ بھی دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مسند ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مُسْنَدْ ہونے کی ❖

اَقْسَامُ الجُمَلِ

۴۔ تم نے حصّہ اول سبق ۹ میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔

اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں۔ خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسۃ مفتوحۃٌ یا فُتِحَتِ المَدْرَسَۃُ۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ اور دوسرا فعلیہ دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا انشائیہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا ولدُ، لا تجلسی یا بنتُ۔ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب۔ کیونکہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے ❖

۵۔ جملہ انشائیہ (الجُملۃ الانشائیۃ) کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

(۱) اَمر: اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ

(۲) نہی: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ

(۳) استفہام: أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟

(۴) تمنّی (آرزو): لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُود

(۵) ترجّی (اُمید): لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔
(امید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے)

(۶) نِدا: يَا تَلَامِذَةُ! فُزْتُمْ إِنِ اجْتَهَدْتُمْ۔

(۷) عَرض۔ یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کیجائے۔
أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِيدَ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)*

(۸) قسم: تَاللّٰهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ (واللہ میں تمہارے بتوں پر داؤں چلاؤں گا۔)

(۹) تعجّب: مَا أَحْسَنَ فَاطِمَةَ (فاطمہ کتنی خوبصورت ہے!)

(۱۰) عقود[1] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں:
بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ، أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کر دیا)، قَبِلْتُ (میں نے قبول کر لیا)

(۱۱) شرط: إِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لیگا تو آگے بڑھ جائے گا)

[1] عقود جمع ہے عقد کی یعنی گرہ گانٹھ۔ * جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السلام علیك

مشق　　(ذیل میں چند جملے تحلیل کے لئے لکھے جاتے ہیں)　　نمبر ۵

(۱) لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)

(۲) أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ؟

(۳) قَالَ أَنَا يُوسُفُ۔

پہلا جملہ فعلیہ إنشائیہ ہے کیونکہ اس میں فعل نہی ہے تفصیل حسب ذیل ہے :-

(لَا تَنْسَوْا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متصل (أَنْتُمْ) کے معنے میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اس لئے محلاً مرفوع ہے۔

(الْفَضْلَ) مصدر ہے مفعول بہ ہے اسلئے منصوب ہے

(بَيْنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳ (۴)) ہے۔ مفعول فیہ ہے۔ اس لئے منصوب ہے متعلق فعل پھر مضاف بھی ہے۔

(كُمْ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف ملکر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

٠۱۱ ✲ ۱۱٠

دوسرا جملہ اسمیہ انشائیہ ہے۔ کیونکہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(إِنَّ) حرف مُشبّہ بالفعل۔

(كَ) ضمیر منصوب مُتّصل، مبنی، اِنَّ کا اسم ہے۔ اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔ كَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید مبنی ہے فتحہ پر۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے۔ پہلی ضمیر کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ اس لئے اسے بھی محلاً منصوب کہا جائیگا کیونکہ تاکید کا اعراب مُؤکّد کے تابع ہوتا ہے (تاکید کا بیان آئندہ سبق ۶۹ میں ہوگا)

(يُوسُفُ) اِنَّ کی خبر ہے اس لئے مَرفوع ہے غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔

اسم اِنَّ یعنی مبتدأ اور خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا ہے۔

٭٭٭

تیسرا جملہ فعلیہ خبریہ ہے

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے۔ محلاً مرفوع۔

(أَنَا) ضمیر واحد متکلم مرفوع منفصل مبنی ہے مُبتدأ ہے۔ اس لئے محلاً مرفوع۔

(يُوسُفُ) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قال کا۔ اس لئے محلاً منصوب ہے (یاد رکھو قول کا مفعول یہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)

فعل قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۸

ذیل کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو

مَكْتُوبٌ فِیْ تَهْنِئَةِ الْعِيْدِ

بسم اللہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الیٰ حضرۃ الوالدِ المُکرّم ٭ السَّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بِعِيْدِ الفطرِ ذِی البرکاتِ اُھْدِیْ ٭ لِحَضرَتِكَ الْهَنَاءَ مَعَ السَّلَامِ

وَاَرْجُو اَنْ یَعُوْدَ بِكُلِّ عِزٍّ ٭ وَاِقْبَالٍ علیكَ بِكُلِّ عَامٍ

وبعدُ فاِنِّی لَو استَعَرْتُ مِنْ حَسَّانَ فصاحتہ و من بدیعِ الزَّمانِ بلاغتہ لما قدرتُ علیٰ وَصفِ ما فی الفُؤادِ من عظیمِ الشوقِ و عواطفِ الاحترامِ۔ کیف لا؟ ولسانُ البلاغۃ یَعجِزُ عن شکر

له مبارکبادی۔ خوشگواری ۲؎ له اِسْتَعَارَ عاریت لینا ۳؎ حَسَّانُ بن ثابت المتوفی سنہ ۵۴ھ آنحضرت کے زمانہ کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرت کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔

۴؎ بدیع الزمان الہمدانی المتوفی سنہ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشاپرداز ہے جس کی کتاب مقامات ہمدانی مشہور ہے ۵؎ فُؤَادٌ (ج اَفْئِدَةٌ) دل ۶؎ جمع ہے عَاطِفَةٌ کی = جذبہ شفقت

أيا ذلك التي غمرتني سجالها واتسع في ميدان الكرم مجالها۔

يا مولاي! مع اعتراف العجز والتقصير أرفع لمعاليكم عريضة التهاني بإقبال العيد السعيد- أعاده الله عليكم بالمسرات والعيش الرغيد-

ياليت لوكنت اليوم أمام حضرتكم في البيت، وقبلت أيادي الوالدين المعظمين التي بظلها تربيت، وتلقيت ما تلقيت

فما أطيب عيدا تتضاعف فيه المسرات، برؤية الوالدين ولثم خدود الإخوان والأخوات- لعل الله يقرب أيام لقاءنا، ويحقق في القريب رجاءنا-

هذا وأهدي تحية السلام والتهنئة لأمي الشفوق وإخوتي وأخواتي والأعمام المحترمين- أطال الله بقاءكم وبقاءهم

خادمكم عبد الشكور

العبد المهجور

تنبیہ = جملہ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے

۱ احسانات ۲ غمر (ن) ڈبو دینا ۳ سجل (جمع سجال) بڑا ڈول ۴ اتسع (درجہ افتعال) وسع کشادہ ہونا ۵ جولانگاہ۔ جولانی ۶ رفع (ف) پیش کرنا ۷ معالی بلندیاں، ادب کے لئے بولا جاتا ہے ۸ تہنیت۔ مبارکبادی ۹ سامنے آنا ۱۰ بافراغت زندگی ۱۱ تربی پرورش پانا ۱۲ تلقی حاصل کرنا ۱۳ تضاعف دوچند ہونا ۱۴ بوسہ دینا ۱۵ قبل بوسہ دینا

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْاِعْرَاب

تنبیہ ۱- اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق ۱۰ اور ۱۱ میں اور فعل کا اعراب سبق ۲۰ میں لکھا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے ؛

۱- لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰- ۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انہیں اعراب کہتے ہیں ؛

تنبیہ ۲- اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے۔ لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کو جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انہیں اعراب نہیں کہنا چاہیئے مگر انہیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے ؛

۲- اعراب کی دو قسمیں ہیں (۱) اعراب بالحرکۃ (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رفع ـُ یا ـٌ، نصب ـَ یا ـً، جر ـِ یا ـٍ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع ـُ نصب ـَ اور جزم ـْ ہے ؛

تنبیہ ۳- یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے۔ نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آتی جب وہ معرّف باللام یا مضاف یا غیر منصرف ہو ؛

ضمّہ ـُ، فتحہ ـَ، کسرہ ـِ اور سکون ـْ بھی اعراب کے نام ہیں مگر یہ نام زیادہ تر مبنی الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حرکات کیلئے یہی نام استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے ؛

(٢) اعراب بالحروف یہ ہیں :- ـَا ، ـِی ، ـَانِ ، ـَيْنِ ، ـُوْنَ ، ـِيْنَ ، اتِ اور نَ ؛

تنبیہ ٣۔ ـُو ، ـَا ، ـِی وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کیساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُ وْ کو اُوْ ـَ ا کو آ اور ـِ ی کو اِیْ کہو۔ (دیکھو حصہ اول سبق ٥ تنبیہ ١)

الف) ـُو ، ـَا ، ـِی۔ یہ اَبٌ ، اَخٌ ، حَمٌ ، هَنٌ ، فَمٌ اور ذُو کا اعراب ہے جبکہ وہ یائے متکلم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں : ابوكَ (حالت رفعی) ، اباكَ (حالت نصبی) ، ابيكَ (حالت جرّی) لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُو کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا۔ بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائینگے جاءَ اَبِیْ ، رَأَیْتُ اَبِیْ ، قلتُ لِاَبِیْ (دیکھو سبق ١١-٢) ؛

تنبیہ ٥۔ لفظ ذُو عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ضمیر کی طرف شاذونادر ہی مضاف ہوجاتا ہے۔

تنبیہ ٦۔ فم کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْكَ ، فَاكَ ، فِيْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں۔ فَمُكَ ، فَمَكَ ، فَمِكَ ؛

تنبیہ ۶۔ مذکورہ اسماء ستّہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اسوقت ہوگا جب وہ مُکبّر (غیر مصغر) ہوں اسلئے یہ اسماءِ ستّہ مُکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں جب یہ مُصغّر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع ، نصب اور جر سے ہوگا اُخَیٌّ، اُخَیًّا اُخَیٍّ وغیرہ مکبّر اور مصغّر کا بیان دیکھو سبق ۴۷-۱ میں۔

(ب) ۔ اِنِ، ۔ یْنِ ۔ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ مُسْلِمَیْنِ

(ج) ۔ ونَ، ۔ ینَ جمع سالم مُذکّر کا اعراب ہے مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِیْنَ

(د) نِ ۔ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یفعلانِ تفعلانِ۔

(ہ) نَ ۔ مضارع جمع مذکر کا اور واحد مونث مخاطبہ کا اعراب ہے : یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ ۔

تنبیہ ۸ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالت رفعی میں لگائے جاتے ہیں۔ حالت نصبی وجزمی میں یہ نون حذف کر دئے جاتے ہیں: لن یفعلا، لن یفعلوا، لن تفعلی، اسی طرح لم تفعلا وغیرہ (دیکھو سبق ۴۰ کی گردانیں) ۔

تنبیہ ۹ ۔ تثنیہ و جمع کا نون اعراب کی علامت ہے۔ اسی لئے نونِ اعرابی کہلاتا ہے ۔

تنبیہ ۱۰ ۔ اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامت اعراب ہیں۔ اسی لئے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ و جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں۔

ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کا نون اعراب نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لئے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے ؛

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلی

۴۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انہیں اعراب لفظی کہتے ہیں۔ لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے مُوسیٰ اور عصاً اسم مقصور ہیں کیونکہ آخر میں الف مقصورہ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱) لگا ہوا ہے۔ ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جا سکتا : جاءَ مُوسیٰ، رَأَیتُ مُوسیٰ، جاءَ بِمُوسیٰ[1]۔

ایسے لفظوں پر حسب موقع اعراب فرض کر لیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلی اعراب کہتے ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِی، جارٍ یا الجارِی اسم منقوص یا ناقص (دیکھو سبق ۱۰۔۱۹) ہیں۔ ان پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب تقدیری ہوگا۔ صرف حالت نصبی میں اعراب لفظی ہوگا، جاءَ قاضٍ، رَأَیتُ قاضِیاً، مَرَرْتُ علیٰ قاضٍ اسی طرح جاءَ القاضِی، رَأَیتُ القاضِیَ، مَرَرْتُ[2] عَلَی القاضِی ؛

---

[1] موسیٰ کو لے آیا ؛ [2] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

سوالات نمبر ۱۹

(۱) اعراب کی تعریف کرو۔

(۲) اعراب کا مقام کہاں ہے۔؟

(۳) لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات و سکنات کو اعراب کہنا چاہیئے؟

(۴) علامات اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) مبنی کے حرکات و سکنات کے کیا نام ہیں؟

(۶) اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

(۷) اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب بیان کرو۔؟ اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا

(۸) نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

(۹) یفعلانِ اور یفعلونَ میں اور مسلمانِ اور مسلمونَ میں علامت اعراب کیا ہے؟

(۱۰) یفعلْنَ اور تفعلْنَ میں نون کیسا ہے؟

(۱۱) اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۲) عیسٰی اور صغرٰی جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں۔ اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۳) ماضٍ، رامٍ، الماضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں۔ اور ان کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

اِعْرَابُ الْفِعْلِ

تنبیہ! چونکہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے اسلئے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱- فعل ماضی اور اَمَر تو مبنی ہیں صرف فعل مُضارع (جب کہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) مُعْرَب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمہ ـُـ سے، نصب فتحہ ـَـ سے اور جزم سکون ـْـ سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں۔ بقیہ سات صیغوں کا رفع نونِ اعرابی سے آتا ہے۔ نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوجاتا ہے۔

مواضع نصب الفعل

۲- جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ، [یا لِکَیْ] اور اِذَنْ[له]) داخل ہوں تو وہ منصوب ہوجاتا ہے۔

له اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اکثر اسی شکل میں لکھا گیا ہے۔

تم نے درس ۹ میں پڑھا ہے اَنْ سے مضارع میں مصدری معنے پیدا ہوتے ہیں
اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی صِیَامُکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے)۔

تنبیہ ۲۔ اکثر اَنْ کا ترجمہ اردو میں "کہ" کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاکَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنے پیدا ہوتے ہیں لَنْ نَعْبُدَ غَیْرَ اللّٰہِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

کَیْ (یا لِکَیْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: اَسْلِمْ کَیْ تُفْلِحَ

اِذَنْ[1] (اِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے اِذًا تُفْلِحَ[2]

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مُقَدَّر[3] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:۔

۱) لام الجُحُود یعنی جو لام کَانَ مَنْفِیَّہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد مثلاً مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ (اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ تم ان میں موجود ہو) یہاں لِیُعَذِّبَ لِاَنْ یُّعَذِّبَ کے معنی میں ہے۔

۲) حَتّٰی کے بعد لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْ اَبِیْ[4]

---

[1] اِذَنْ کے معنے ہیں "تب" یا "تب تو"۔　[2] تب تو تو فلاح پائے گا۔
[3] مقدر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنے لئے جائیں۔

[4] میں تو اس سرزمین (مصر) سے ہرگز نہ ہٹوں گا۔ یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیدیں۔

(۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَاُلْزِمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ۔ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا۔ یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے۔)
یہاں اَوْ تُعْطِیَ کے معنی اِلٰی اَنْ تُعْطِیَ ہیں۔

(۴) لامِ کَیْ کے بعد وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِاُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِاُكَلِّمَ کے معنی ہیں کَیْ اَنْ اُكَلِّمَ۔

(۵) فَ[1] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے۔ جبکہ وہ
(۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔
(۲) نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ ۳۔ اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر ف داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائیگا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)
لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر شرمندہ ہو گا)۔

(۳) یا استفہام کے بعد آئے: اَيْنَ بَيْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (۴) یا تمنّی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاُنْفِقَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا (۵) یا عَرْض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[2] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔ (۶) یا نفی کے بعد: لَمْ يَاْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

[1] اس ف کو فاء السببیہ کہتے ہیں۔ [2] نَادِی: مجلس۔ جماعت۔

۶) واو معیت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے : اَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معاً فلاح پائیگا)۔ لَا تَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کرنا باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے۔) ؛

تنبیہ ۴ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ کا مخفف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دیگا :
عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰى (دیکھو سبق ۴۹) ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (يَرْتَاضُ) ریاضت کرنا ورزش کرنا	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا
أَسِيَ (ی یس) غمگین ہونا	جَادَ (و۔ن) سخاوت کرنا
أَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	خَابَ (ی۔ض) ناکام ہونا
اِصَّدَّقَ (= تَصَدَّقَ) صدقہ دینا۔	خَيْطٌ (ج خُيُوْطٌ) تاگا
اِسْتَسْهَلَ (۱۰) آسان جاننا	دَنَا (و۔ن) قریب ہونا
أَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	الرِّيَاضَةُ الْجِسْمَانِيَّةُ ورزش
أَنْقَضَ (۱) توڑنا	زَهِدَ (ن) بے رغبت ہونا
تَبَيَّنَ (۴)۔ ظاہر ہونا۔ پتہ چلانا۔	سَادَ (و۔ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَئِيْلٌ کمزور ناتوان
تَهَذَّبَ (۴) درست ہونا مہذب ہونا	عَصٰى (يَعْصِيْ) نافرمانی کرنا
	نَظَمَ (ض) پرونا

مشق نمبر ۲۰۶

تنبیہ ۵۔ ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامت نصب کیا ہے۔؟

(۱) اللّٰھُمَّ اِنِّی اعوذ بك من اَنْ اُشرِكَ بك شیئًا (۲) لا تکسل کی لا تخیب فی مرادك (۳) ھل تُضیع اوقاتك فاذًا تکونَ من الخاسرین (۴) صُم حتی تغیبَ الشمسُ (۵) ثابِرْ علی الاجتھاد حتی تحصلَ فی مستقبلك منزلةً واعتبارًا اِنّ الکسلَ ما کان لیُنجِحَ احدًا (۶) ما کنتُ لِاُخلِفَ الوعدَ ولم تکن لِتنقُضَ العھد (۷) کن زاھدًا فی الدنیا لتذوق حلاوة الجنة (۸) تَاجِرُ فتربحَ (۹) جودوا فتسودوا (۱۰) لا تتعرَّضوا لتغیُّرات الجوّ فتمرَضوا (۱۱) متی تسافر فاسافر معك (۱۲) ھلّا تتعلّمُ ایّھا الولد فیتھذّبَ عقلُك، ویتمھّد لك سبیلُ التقدُّم لِاَن نجاح المرء بقدر علمه (۱۳) قال صدیقی اِنّی اقرأ لیلًا فی نورٍ ضئیلٍ، فقلت اِذَنْ تؤذیَ عینیكَ فاجتنب المطالعة لیلًا ما استطعت لئلّا یضعُفَ بصرُك (۱۴) قال رسول الله (صلی الله علیه وسلم) والذی نفسُ محمدٍ بیدِه لا تؤمنون حتی تحابّوا

لہ واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ سہ یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔
※ تَاجَرَ (س) باہم لین دین تجارت کرنا۔ تَاجِرْ امر ہے۔

لَيْتَ الْكَوَاكِبَ تَدْنُوْلِي فَانْظِمَهَا (مصراع)

شعر
لَاَسْتَسْهِلَنَّ الصَّعْبَ اَوْاُدْرِكَ الْمُنٰى
فَمَا انْقَادَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا لِصَابِرٍ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۲) كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيرًا (۳) لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا اٰتٰكُمْ (۴) كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (۵) وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ (۶) مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ[1] اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ اَضْعَافًا كَثِيرَةً۔

مشق　　عربی میں ترجمہ کرو　　نمبر ۸۳

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں (۲) اپنے اوقات ضائع نہ کرو۔ تاکہ اپنی مراد میں ناکام نہ رہو (۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا (۴) کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کرلے (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ (۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ [اَوْ] مقصد کو پہنچ جائیں گے (۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا۔ نہ محنتی تاجر

[1] اَقْرَضَ (۱۰) قرض دینا۔

ٹوٹا پانے والا (۸)، متفق ہوجاؤ تاکہ مستقل [آزاد خود مختار] ہوجاؤ (۹) کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا (۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہیں پاؤگے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم وفنونِ جدید دیکھ لو اور اپنی قوم کے لئے ایثار کرنے لگو (۱۱) قرآن مجید میں غور [فکر] کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے (۱۲) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے ۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزمِ الفعل

۱۔ تم نے درس ۲۰ اور ۴۹ میں حروف جازمۃُ الفعلِ المضارعِ کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں اسماء الشرط یا کَلِمُ المُجَازَاۃ[1] کہا جاتا ہے وہ حسب ذیل ہیں :۔

مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز، جو کچھ) اَنّٰی (جس طرح۔ جہاں کہیں)، مَتٰی (جب کبھی) اَیَّانَ (جب کبھی)، اَیْنَمَا (جہاں کہیں)، کَیْفَمَا (جیسا بھی)، مَھْمَا (جو کچھ) حَیْثُمَا (جہاں کہیں، اَیٌّ (جو کوئی۔ مذکر)، اَیَّۃٌ (جو کوئی۔ مؤنث)۔

[1] یا بھی جزا دمعاوضہ دینے کے کلمے۔

تنبیہ ۱۔ مذکورہ الفاظ میں ۱ سے ۵ تک، نیز اَیْنَ، کَیْفَ
اَنّٰی اور اَیَّۃُ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور
مَنْ مَا، اَیّ اور اَیَّۃ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۱۴)
ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے، مَنْ یَقْرَءُ ؟
(کون پڑھتا ہے؟)، ھٰذَا مَنْ یُعَلِّمُنِیْ (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط اِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں
جبکہ دونوں مضارع ہوں :-

(۱) مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا۔
(۲) مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللہُ (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اسکو جانتا ہے)
(۳) مَھْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دیگا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائیگا)
(۴) مَتٰی تَسْعَیَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کروگے کامیاب ہوگے)
(۵) اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں رہوگے موت تمہارے پاس پہنچ جائیگی)
(۶) کَیْفَمَا تَکُوْنُوْا یَکُنْ قُرَنَاءُکُمْ (جیسے تم رہوگے [ویسے ہی] تمہارے ساتھی ہونگے)
(۷) اَیَّۃَ سُوْرَۃٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْھَا (تو کوئی سی سورۃ پڑھیگا اس سے فائدہ حاصل کریگا)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو
جزا کہتے ہیں۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذوی العقول[۱] کے لئے ہے ۔ اور یہی

[۱] یعنی عقل والے انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے۔

کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَہْمَا غیر ذوی العقول کے لئے، مَتٰی اور اَیَّانَ زمان کے لئے، اَیْنَمَا اور حَیْثُمَا مکان کے لئے، اَنّٰی مکان اور زمان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں:

تنبیہ ۳۔ اَنّٰی کبھی کیف اور مَتٰی کے معنے میں آتا ہے: قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اس نے کہا اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کریگا!)

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْكُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا)، یہ جزم اس وقت ہو گا جبکہ جملے کے شروع میں اِنْ اگر کے معنے پیدا کئے جا سکتے ہوں، چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں اِنْ تَسْكُتْ تَسْلَمْ (اگر تو خاموش رہے گا تو سلامت رہیگا)

۵۔ جبکہ شرط کے جواب میں (یعنی دوسرے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا امر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَدْ یا سین یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَیْسَ، عَسٰی وغیرہ تو اس جواب پر فَ[1] داخل کرنا ضروری ہے:۔

(۱) اِنْ یَّمْسَسْكُمُ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ　　جواب میں جملہ اسمیہ ہے

(۲) اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔　　〃　فعل امر ہے

(۳) فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ　　〃　مانافیہ داخل ہے

[1] اس فَ کو حرف تعقیب کہتے ہیں۔

(۴) وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ[1]　　　جواب میں لَنْ داخل ہے

(۵) اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ[2]　　　〃　قد　〃

(۶) اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً[3] فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ　　　〃　سَوْفَ　〃

(۷) اِنْ تَرَنِ[4] اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰى　　　〃　فعل جامد　〃

رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ[5] خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے :۔

اِسْمِيَّةٌ طَلَبِيَّةٌ وَبِجَامِدٍ ٭ وَبِمَا وَلَنْ وَبِقَدْ وَبِالتَّسْوِيْفِ

یعنی جملہ اسمیہ ہو طلبیہ یعنی امر ونھی ہو اور فعل جامد کے ساتھ اور مَا. لَنْ، قد اور سین و سَوْفَ کے ساتھ ہو [تو جواب پر فَ داخل ہوگا] ٭

۶۔ جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر فَ لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے :۔

اِنْ يَّكُنْ[6] مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ ۔　　　وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ[7] مِنْهُ ۔

تنبیہ ۴۔ تم نے درس ۳۳ میں پڑھا ہے کہ حالت جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں : تَخْشٰی

---

[1] تم جو کچھ بھلائی کروگے تو ہرگز ناشکری نہ کئے جاؤ گے یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائیگا [2] اگر اس نے چوری کی تو اس کا ایک بھائی بھی چوری کر چکا ہے [3] افلاس ٭ [4] تَرَنِ در اصل تَرَانِیْ ہے ۔ تَرٰی کا الف حالت جزمی کی وجہ سے گر گیا ۔ اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا کثیر الاستعمال ہے ۔ اسی طرح يُؤْتِيَنِ = يُؤْتِيَنِيْ سے یائے متکلم حذف ہے معنی ہیں ۔ اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دیگا ٭ [5] کسی فعل پر ؟ [6] اگر تم میں سے ایک ہزار بھی ہوں تو وہ دو ہزار (کافروں پر) غالب آجائیں گے ٭ [7] اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹیگا تو اللہ اس سے انتقام لیگا ٭

سے لَمْ تَرَّ، اُدْعُوْ سے لمْ اُدْعُ، تَرْمِیْ سے لَمْ تَرْمِ ؂

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔ نمبر ۳۴

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ

(۲) اِنْ لَمْ تَغْلِبْ عدوّك فَدَارِہٖ[1]

(۳) مَا[2] تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ تُکْفَرُوْہُ

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیونکہ مبتدا ہے

(یَعْمَلْ) فعل مضارع جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلاً مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔

فعل وفاعل ومفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(یُجْزَ) [= یُجْزٰی = یُجْزَیُ] فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ جس کی علامت آخر سے حرف علت کا اسقاط ہے اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے۔ محلاً مرفوع۔

(بِ) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔ جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملہ فعلیہ

[1] دارِ، امر ہے مُدَارَاۃٌ سے یعنی خاطر مدارات کر۔ [2] ما اسم الشرط ہے جازم فعل ہے محلاً منصوب کیونکہ تفعلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے۔

ہو کر جزا ہے۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔
اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۷

اَصَابَ (ا۔ و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا۔ تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا پہنچنا	سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط۔ دُرست
خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَفِیَ (س) چھپنا (۱) چھپانا۔	ضَرَّسَ (۲) چبانا
خَلِیْقَةٌ خصلت	قُدْوَةٌ۔ پیشوا۔ رہنما۔
دَارٰی (ی۔ ۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن۔ ب) مہربانی کرنا (ك) پاکیزہ ہونا
ذِکْرٰی۔ یاد۔ نصیحت۔ نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا گھر۔ ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا۔	نَابٌ (ج اَنْیَابٌ) سُوله دانت
سَیِّئَةٌ (ج سَیِّئَاتٌ) بُرائی	وَطِئَ (س) روندنا
	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا۔

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵۔ ذیل کے جملوں میں مضارع کی جزم کی وجہ اور علامت پہچانو۔
اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ ف لگا ہوا ہے۔ اس کا سبب معلوم کرو۔

(۱) من لا یَرْحَمْ لا یُرْحَمْ [الحدیث] (۲) من لا یَرْحَمْ صغیرنا و لا یُوَقِّرْ کبیرنا فلیس مِنَّا [الحدیث] (۳) من لا یُکْرِمْ ضَیْفَہ فلیس

مثال [الحدیث] (۴) متٰی تحسن اخلاقک یکثر احبابک (۵) حیثما یدخل نور الشمس یصعب دخول الطبیب (۶) اجتھدوا ایھا الاٰباء فی ان تکونوا قدوۃً حسنۃً لاولادکم لانکم کیف ما تکونوا یکن اولادکم (۷) ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء (الحدیث)

(۸) قفا نبک من ذکرٰی حبیبٍ و منزلٖ (مصراع)

اشعار

(۹) ومن لم یصانع فی امور کثیرۃٍ　　یضرس بانیاب ویوطأ بمنسم

(۱۰) ومن یغترب یحسب عدوا صدیقہٗ　　ومن لم یکرم نفسہ لم یکرم

(۱۱) ومھما یکن عند امرئٍ من خلیقۃٍ　　[وان خالھا تخفٰی علی الناس] تعلم

(۱۲) ولا تخترس تندم ولا تأت حاسدا　　تذل، ولا تحقر سواک تحقر

(۱۳) واکثر من الشورٰی فانک ان تصب　　تجد مادحا، او تخطئ الرأی تعذر

تنبیہ ۶ - چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں۔ مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لئے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ منسِم کو دو زیر ہیں اسے بھی منسمِ پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق　　من القرآن　　نمبر ۸۶

(۱) فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً (۲) قالت الاعراب اٰمنّا، قل

لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا، ولما یدخل الایمان فی قلوبکم (۳) قل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ (۴) ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز (۵) وقالوا مھما تاتنا بہ من اٰیۃ لتسحرنا بھا فما نحن لک بمؤمنین (۶) اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم (۷) ان تصبکم حسنۃ تسؤھم وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا۔

الدرس السابع والخمسون

اعراب الاسم (الف)

۱۔ اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے۔

(۱) مَبْنی۔ جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو:۔ جاء ھٰؤلاء۔ رأیت ھٰؤلاء۔ قلت لِھٰؤلاء

(۲) مُعْرَب مُنْصرِف۔ جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا ہے اور اس پر رفع، نصب اور جرّ، تنوین کے ساتھ داخل کیے جاتے ہوں جاء رجلٌ۔ رأیت رجلاً۔ قلت لِرَجُلٍ۔

(۳) معرب غیر منصرف۔ جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصبی وجرّی میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عمرُ۔ رأیتُ عمرَ۔ قلت لِعُمَرَ۔

۲- اسماء مَبْنِیَّہ بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسب ذیل ہیں :-

(۱) ضمائر (دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷، اور ۴۱)

(۲) اسماء الاشارۃ (دیکھو سبق ۱۲)

(۳) اسماء الاستفہام (دیکھو سبق ۱۱)

(۴) الاسماء الموصولۃ (دیکھو سبق ۴۲)

(۵) اسماء الشرط (دیکھو سبق ۵۶)

(۶) اعداد مرکبہ یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (سبق ۴۴)

(۷) اسماء کنایہ : کَمْ، کَاَیِّنْ، کَذَا، کَیْتَ وَذَیْتَ (سبق ۶۴)

(۸) اسماءُ الصّوت آوازوں کے نام : غَاقْ، عَاقْ۔ بَخْ وغیرہ

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں = هَیْهَاتَ (سبق ۵۷)

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفت ہو یا فعل امر کے معنی بتائے :

: حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)

: شعر - اِذَا قَالَتْ حَذَامِ فَصَدِّقُوهَا ؛ فَاِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حَذَامِ

تنبیہ ا- اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے

ا: هٰذَانِ۔ هٰذَیْنِ۔ ذَانِکَ۔ ذَیْنِکَ۔ اَللَّذَانِ۔ اَللَّذَیْنِ

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفُ

۳- غیر مُنْصَرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت :-

ٹ کئی۔ بہترے ؛ ٹ اتنا، ایسا ؛ ٹ ایسا ایسا ؛ ٹ کوّے کی آواز ؛ ٹ اونٹ کو بٹھانے کی آواز ؛ ٹ د
ٹ خدام جیسا کوئی بات کہے ہوا اسکی تصدیق کردیا کرو۔ کیونکہ بات وہی ٹھیک ہے جو خدام کہدے۔

(۱) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ

الف) مؤنث ہو، مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّکُ الْوَسَطِ ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)

ب) یا تو عَجَمِیّ (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرط یہ ہے کہ تین سے زائد ہو: اِدْرِيْسُ، اِبْرَاهِيْمُ اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے ؞

ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكُّ[1] (نام شہر) ایسے مرکب کو مُرَكَّبْ مَزْجِيّ یا امتزاجی کہتے ہیں۔

د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف ونون زائد ہوں: عُثْمَانُ۔

ھ) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، يَزِيْدُ (بر وزن يَبِيعُ)

و) یا وہ اسم علم فُعَلُ کے وزن پر ہو: عُمَرُ۔ زُفَرُ۔ اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں ؞

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفۃ کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰى[2] کی جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[3] کی لیکن اسم التفضیل کی جمع مؤنث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ وہ منصرف ہوا کرتی ہے: كُبْرٰى کی جمع كُبَرٌ، صُغْرٰى کی جمع صُغَرٌ

(دیکھو سبق ۱۴-۱۳) ؞

[1] بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَكّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ [2] دوسری۔ [3] سب اکٹھا ؞

(۲) اسم الصفۃ اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے۔ جبکہ وہ

الف) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مونث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ[۱]، عَطْشَانُ[۲]، ان کا مونث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[۳] منصرف ہے کیونکہ اس کا مونث نَدْمَانَۃٌ آتا ہے۔

ب) یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ۔ اَحْسَنُ وغیرہ۔

ج) یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنے دہرائے جاتے ہوں: اُحَادُ (ایک ایک)۔ مَوْحَدُ (ایک ایک) ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰی (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک (دیکھو سبق ۴۶-۵)۔

(۳) جب کسی اسم یا صفۃ کے آخر میں الف ممدودہ (=اءُ) زائدہ آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے۔ خواہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام) حَسْنَاءُ (بڑی خوبصورت) حَمْرَاءُ وغیرہ۔ خواہ وہ لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، اَنْبِیَاءُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳۔ اَسْمَاءٌ (جمع اسمٌ کی) منصرف ہے۔ کیونکہ اس کا ہمزہ اصلی نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے۔ اس لئے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔ مگر لفظ اَشْیَاءُ (جمع شَیْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلیہ ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْیَاءَ

[۱] نشہ میں مست۔ [۲] پیاسا۔ [۳] ہمنشین۔ نادم۔

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِیلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِیلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِیلُ، تَفَاعِیلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِیرُ، اَکَابِرُ، اَکَاذِیبُ[1]، مساجد، مصابیح، تماثِیلُ (جمع تِمثَالٌ کی)۔ دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ کی)[2]

اگر ان اوزان میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: اَسَاتِذَةٌ۔ حَنَابِلَةٌ (جمع حَنبَلِيٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۂ منتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی اور جمع مکسّر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اَکَابِرُوْنَ۔ لیکن یہ بھی شاذ و نادر ہے۔

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جری میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جرّی میں اسے کسرہ دیا جائے گا: فِی مَدَارِسِ مِصْرَ وَمَسَاجِدِهَا مُقَامٌ لِلْاَغْنِیَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَالْاَبْیَضِ وَالْاَسْوَدِ۔ دیکھو نشان کردہ اسماء غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

اسی طرح کسی اسم عَلَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھیں تو اس پر تنوین اور جرّ پڑھ سکتے ہیں: رَأَیْتُ عُثْمَانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف

[1] اکاذیب جمع ہے اُکْذُوبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔ [2] دائرۃ یعنی گول لکیر۔ آفت جس میں کوئی گھر جائے۔

کی مانند ہوگا: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، اَحْمَرَیْنِ، اَحْمَرُوْنَ، اَحْمَرِیْنَ۔

تنبیہ ۴- ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو۔ وہ یہ ہے:-

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے۔ عَلَمِیَّۃ (عَلَم ہونا)، صِفَۃ، تانیث، وزن فعل، عدل، الف نون زائدہ، عُجْمَۃ (غیر عربی ہونا)، ترکیب مزجی، الف ممدودہ زائدہ اور جمع مُنْتَہَی الْجُمُوْع

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد "کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے" اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی) جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلٰثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو صفۃ ہے۔ دوسرا سبب عدل ہے چونکہ اس کے معنے سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلٰثَۃٌ ثَلٰثَۃٌ ہوگا۔ اور اب معدول ہو کر ثُلٰثُ بنگیا ہے اس لئے اس میں عدل حقیقی کہا جائیگا۔ جن اسموں میں معدول ہونیکا کوئی قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل

تقدیری کہا جائے گا: عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں لیکن ان میں علمیۃ کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ دراصل عامرٌ اور زافرٌ ہوں گے اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہئے کہ عَلَمِیَّۃ کے ساتھ وَصْفِیَّۃ جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی اسم صفۃ کو عَلَم بنا دیا جائے تو وصفیۃ باقی نہیں رہیگی: حَامِدٌ دراصل اسم صفۃ ہے کیونکہ اسم فاعل ہے جب وہ کسی کا نام رکھدیا جائے تو وہ صرف اسم عَلَم رہجائے گا۔ اس لئے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔

تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفۃ نہ عجمی ہو سکتا ہے۔ نہ مرکب امتزاجی۔ چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغۂ مُنْتَهَى الْجُمُوع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لئے کافی ہے: صحراءُ (بڑا میدان) عُلَمَاءُ۔ مَسَاجِدُ۔ قَنَادِيلُ۔ اچھا تو عَلَمِیَّۃ کے ساتھ نمبر ۲ سے نمبر ۸ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائیگا: فاطمۃُ (علمیۃ اور تانیث) أَحْمَدُ (علمیۃ اور وزن الفعل) عُمَرُ (علمیۃ اور عدل) عثمانُ (علمیۃ اور الف نون زائدہ) ابراهيمُ (علمیۃ اور عجمیۃ) بَعْلَبَكُّ (علمیۃ اور ترکیب مزجی) صفۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ

غیر منصرف ہو جائیگا۔ لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث (ۃ) کا اعتبار نہیں ہوگا۔ بلکہ صرف الف مقصورہ و ممدودہ کا اعتبار ہوگا۔ حُسْنٰی حَسْنَاءُ میں صفۃ اور تانیث ہے۔ اَحْمَرُ (صفۃ اور وزن افعل) ثُلٰثُ یا مَثْلَثُ (صفۃ اور عدل) عَطْشَانُ (صفۃ اور الف نون زائدہ)۔

۲۔ امثلۃ للاسماء الغیر المنصرفۃ

(للعلم المؤنث) سُعَادُ (نام عورت)، مَکَّۃُ، حَمْزَۃُ (نام مرد)، طَلْحَۃُ، مُجَّۃُ

(للعلم العجمی) اٰدَمُ، اِسْمٰعِیْلُ، یَعْقُوْبُ، یُوْنُسُ،

(للعلم المرکب) قاضی خان، شمس خان، مَعْدِیکَرَبُ، اَبُو دَشِیرُ

(للعلم المُوَازِن للفعل) شَمَّرُ، اَشْجَبُ، یَغْلِی، یَشْکُرُ (سب خاص نام ہیں)

(للعلم ملی (وزن فُعَلُ) مُضَرُ (قبیلہ کا نام ہے) هُبَلُ (ایک بت کا نام) زُفَرُ

(للعلم مع الالف والنون) عَفَّانُ، حَسَّانُ، شَعبانُ، رَمَضَانُ۔

(للصفۃ مع الالف والنون) شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَیَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)

(للصفۃ المُوَازِن لِاَفْعَلَ) اَعْظَمُ، اَکْثَرُ، اَکْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کشادہ)

(للعدد المکرر فی المعنیٰ) رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ، (پانچ پانچ)

(لما فیہ الالف الممدودۃ الزائدۃ) حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)

(لصیغۃ المنتھی الجموع) مَسَائِلُ (جمع مَسْئَلَۃٌ کی) مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی)، تَوَارِیْخُ، قَنَادِیْلُ، مَسَاکِیْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَۃٌ کی)۔

ا؎ تم نے معلم حصہ اول میں پڑھا ہو کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں تائے تانیث (ۃ)، الف مقصورہ (ی) اور الف ممدودہ

سلسلة الألفاظ نمبر ۴

أَبَدٌ (ج آبَادٌ) زمانہ۔ عرصہ۔ ہمیشہ

أَبْدَى (ا۔ ی) ظاہر کرنا۔

إِبْرِيقٌ ج أَبَارِيقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قبضہ ہو۔ بدھنا۔

اِرْتَاحَ (ا۔ و) آرام پانا۔ رحمت

بُرْتُقَالِيٌّ نارنجی رنگ۔

تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا۔ بن جانا

تَحَلَّى (۴۔ ی) آراستہ ہونا۔ زیور پہننا

جِدٌّ۔ کوشش جستی

جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا۔

(أَجَلُّ) بڑا عظیم الشان

جَمِيلٌ۔ احسان۔ خوبصورت

حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) لباس

خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا

رُكْنٌ (ج أَرْكَانٌ) ستون۔ خاندان یا جماعت کا ایک فرد۔ ممبر

سَاءَ (يَسُوءُ) برا لگنا۔ بدنما بنا دینا۔

شَدِيدٌ (ج شِدَادٌ) مضبوط۔ سخت

شَمِيلَةٌ (ج شَمَائِلُ) فطرت۔ خصلت

طَابَ لَهُ (ض) پسند آنا۔

طَافَ (ن۔ و) پھیرے لگانا۔

عَكَفَ (ض) کسی مقام میں عبادت کیلئے ٹھہرے رہنا۔

عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ۔ متوجہ ہونا۔

قَوْسٌ (ج أَقْوَاسٌ وقِسِيٌّ) کمان

قَوْسُ قُزَحَ[1] ۔ رنگ برنگ کی کمان جو آسمان کے افق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے

كَأْسٌ (ج كُؤُوسٌ) گلاس

كُوبٌ (ج أَكْوَابٌ) پیالہ

لَا غَرْوَ۔ کوئی تعجب نہیں۔

مَجْدٌ۔ عزت۔ بزرگی

مَدًى) انتہا۔ درازی

مَعِينٌ آب رواں چشمے سے بہتی ہوئی شراب

وَافَى (يُوَافِي) اچانک آپہنچنا۔ حق ادا کرنا۔

[1] قزح جمع ہے قُزْحَةٌ کی یعنی رنگ برنگ لکیریں۔ غیر منصرف ہے ؛

مشق نمبر ۵۸

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

(۱) الخلفاءُ الراشدونَ اربعةٌ - ابوبکرٍ وعمرُ وعثمانُ وعليٌّ [رضی اللہ عنہم اجمعین] (۲) خُلفاءُ بنی اُمیّةَ اربعةَ عشرَ - اوّلُهم مُعاویةُ بنُ ابی سُفیانَ وآخرُهم مروانُ بنُ محمّدٍ[۱] و مدّةُ خلافتِهم اثنتان وتسعونَ سنةً (۳) هراةُ مدینةٌ عظیمةٌ بخُراسانَ فُتحتْ فی زمنِ عثمانَ ابنِ عفّانَ (۴) قوسُ قزحَ قوسٌ عظیمٌ یظهرُ فی السّماءِ فی ایّامِ المطرِ وهو یتکوّنُ من سبعةِ الوانٍ احمرَ وبرتقالیٍّ واصفرَ وازرقَ ونیلیٍّ و بنفسجیٍّ واخضرَ۔

من القرآن

(۵) فَانْکِحُوا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (۶) وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ کُلًّا هَدَیْنَا وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ (۷) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ (۸) اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ (۹) مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْ اَنْتُمْ لَهَا عٰکِفُوْنَ (۱۰) یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ[۲] بِاَکْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَکَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ۔

[۱] خلّد (۲) ہمیشہ قائم رکھنا۔ مخلّد، جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

مكتوب من الوالد الى ولده النجيب

بسم الله الرحمن الرحيم

ولدي المكرم

وعليك السلام ورحمة الله وبركاته وبعد تقبيل خديك والدعاء بدوام العافية عليك، أنبئك أنه وصلتنا رسالتك في التهنئة بالعيد (متعك الله بكثير من أمثال هذا العيد)۔

لقد سررنا سرورا عظيما بحسن تخيلك في ابتداء معرفة جميلنا عليك فما كان أشد ابتهاجنا بقراءتها وما أعظم ارتياح إخوتك عمر وعثمان وعلي بسماعها وأختيك زاهدة وطاهرة لرؤيتها۔

وافتنا رسالتك تقرّ بما تحليت من حلل الفضائل ومحاسن الشمائل وتبشر بحسن مستقبلك وبلوغ آمالك فحمدنا الله على عنايته بك بنيّ! إني أكرمك، فقال نبينا صلى الله عليه وسلم "أكرموا أولادكم" وأمثالك أحق بالإكرام۔

أرجو من الله أنك ستصير رجلا ماهرا في الإنشاء والمراسلة لأسرتك، وتزيدها مجدا على مجدها وتبقي مع الأيام ذكرها والأمجاد

نِعَمُ الإله على العباد كثيرةٌ ... وأجلّهنّ نجابةُ الأولاد

فلرُبّ مولودٍ أقام لوالدٍ ... شرفا يدوم على مدى الآباد

فداوم يا بنيّ على جدّك ... ترى يسرا في يومك وغدك والسلام

طالب الخير لولده عبد الغفور

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم (المرفوعات)

۱- حصہ اول سبق ۱ میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے۔ اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔

اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲- پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے۔ کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور:-

مَوَاضِعُ رَفْعِ الاسم

اسم جبکہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب الفاعل ہو (۳) یا مبتدا ہو، (۴) یا خبر ہو- ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

جبکہ اسم (۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول لہٗ ہو (۴) یا مفعول فیہ ہو (۵) یا مفعول معہ ہو (۶) یا حال ہو (۷) یا تمییز ہو (۸) یا مُستثنٰی ہو (۹) یا مُنادٰی ہو (۱۰) یا لائے نفی الجنس کا اسم ہو (۱۱) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم (۱۲) یا کانَ اور اس کے اخوات

کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

جبکہ اسم (۱) کسی حرف جر کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف کے بعد۔ یعنی مضاف الیہ ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا۔ غور سے پڑھو۔ اور یاد رکھو۔

المرفوعات

(۱) الفاعل و (۲) نائب الفاعل

(۳) عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے:

أَكْرَمَ زَيْدٌ خَالِدًا اور أُكْرِمَ خَالِدٌ

(۴) اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کردیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہیں گے اور جملہ اس کی خبر ہوگا۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہوجائیں گے۔ ایک ضمنی چھوٹا (صغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کبریٰ) چنانچہ زید اکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا۔ اس طرح :-

زَيْدٌ			مبتدا	مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا
أَكْرَمَ	فعل	جملہ فعلیہ ہو کر	خبر	
اس میں ضمیر هُوَ	فاعل			
خالدا	مفعول			

۵- فاعل ظاہر ہو یعنی فعل کے بعد واقع ہو، تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائیگا۔ فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع ، حضرَ الولدانِ ، الاولادُ ، حضرت المرءتانِ ، المرءتانِ ، النساءُ (دیکھو سبق ۱۸-۱)۔

۶- تم نے سبق ۱۰ میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکر بھی لاسکتے ہیں اور مؤنث بھی ۔ حضرَ الرجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرتِ الرجالُ بھی حضرَ النساءُ بھی کہہ سکتے ہیں ۔ اور حضرتِ النساءُ بھی جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اسلئے حضرَ المسلمون ہی کہا جائے گا حضرت نہیں کہیں گے لیکن ابنٌ کی جمع سالم بنونَ (یا بنینَ) کا شمار ابناءٌ (جمع مکسر) میں کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لاسکتے ہیں اٰمنتْ بہٖ بَنُوْا اسرائیل[1] ؛

تنبیہ = تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنَوٌ ہے، اس لئے اس کی جمع سالم بَنَوُوْنَ ہوئی جسے مخفف کرکے بَنُوْنَ بنالیا ؛

۷- فاعل مُضمر (ضمیر) ہو تو تذکیر و تانیث میں فعل و فاعل کی مطابقت ضروری ہے : حضرَ الاولادُ وجلسوا۔ حضرتِ البنتانِ وجلستا۔ مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے : اشتریتُ الکلابَ فحرستْ

[1] بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرادیا گیا ہے ۔ (دیکھو سبق ۱۱)

یا حَرَسُ بَیْتِیْ۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: اِسْتَأْجَرْتُ[1] الْغِلْمَانَ[2] فَحَرَسُوا بَیْتِیْ کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے۔ اس کے بعد مفعول کا مقام ہے۔ اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں کبھی فعل وفاعل کے درمیان کوئی فاصل بھی آسکتا ہے: قرءَ الیوم علیٌّ کتابا۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کردیتے ہیں: قرء کتابا علیٌّ۔ کتابا قرء علیٌّ۔ لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کرسکتے۔ مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدّم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخّر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:۔

(۱) جبکہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّیٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اکرم یحییٰ عیسیٰ (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی)۔ اگر عیسیٰ کو مقدّم کردیں تو اسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلم کا مقصد فوت ہوجائیگا۔ البتہ اَکَلَ یَحْییٰ کُمَّثْرٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے۔ کیونکہ کُمَّثرٰی کوئی ایسی چیز نہیں جو یحییٰ کو کھا جائے۔

(۲) جبکہ مفعول اِلَّا یا اس کے ہم معنیٰ لفظ کے بعد واقع ہو: ما اکرم

[1] اِسْتَأْجَرَ (۱۰) نوکر رکھنا۔ مزدوری پر لگانا۔ کرایہ سے لینا۔ [2] جمع ہے غلام کی۔ یعنی نوجوان لڑکا۔

زَیۡدٌ اِلَّا عَلِیًّا (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کر دیں اور کہیں مَا اَکۡرَمَ عَلِیًّا اِلَّا زَیۡدٌ - (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ اِنَّمَا بھی حصر کے معنے دیتا ہے : اِنَّمَا اَکۡرَمَ زَیۡدٌ عَلِیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی) یہی معنی پہلے جملے کے ہیں اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

(۱۰) ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے :-

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو :

اَکۡرَمَ خَالِدًا قَوۡمُهٗ[۱] - اس مثال میں قوم فاعل ہے۔ اس کے ساتھ ہٗ کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے - اگر قَوۡمُهٗ خَالِدًا کہیں تو اِضۡمَارٌ قَبۡلَ الذِّکۡرِ (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئیگا۔ اور یہ بات عربی زبان میں عمومًا معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ:- تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی کہا جائیگا۔ پس مذکورہ مثال میں قَوۡمُهٗ کو مقدم کریں تو ہٗ کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹیگی جو لفظًا ورُتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے۔ اور یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا۔ اَکۡرَمَ قَوۡمَهٗ خَالِدٌ[۲] کہہ سکتے

---

[۱] خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔ [۲] خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔

ہیں کیونکہ خالد اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رُتبۃً مقدّم ہے ؀

(۲) جبکہ فاعل اِلَّا کے بعد واقع ہو مثلاً اکرم عَلِیًّا اِلَّا زَیدٌ یا غیرُ زَیدٍ اس موقع پر فاعل کو مقدّم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا ؀

(۳) یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑیگا: ضَرَبَکَ زَیدٌ۔ اس مثال میں (کَ) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے ؀

۱۱ تم نے درس ۱۷ میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو دو اور تین بھی آتے ہیں۔ مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا۔ بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زَیدٌ حامدًا غنیًّا (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول بنائیں تو کہیں گے عُلِمَ حامدٌ غنیًّا۔

تنبیہ ۲۔ تم نے سبق ۱۴، ۱۵ اور ۲۵ میں فعل معروف کو مجہول بنانیکا طریقہ پڑھ لیا ہے۔ بوقت ضرورت اس کے مطابق مجہول بنالیا کرو۔

۱۲ مصدر اور بعض اسماء مُشتقّہ (دیکھو سبق ۲۲) کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے۔ اور وہ بھی فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاءَ السَّابِقُ فَرَسُہٗ فَرَسَ زَیدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا فرسُ السّابق کا فاعل ہے۔ اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے پس السّابق کا مطلب اَلَّذِیْ سَبَقَ

ہے (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسماء مشتقہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئیگا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (۸-و) مبتلا ہونا۔ آزمانا	بَيْضَةٌ (ج بَيْضٌ) انڈا
اِسْتَرَقَ (۱۰) نکال لینا۔ اچک لینا	بِيْعَةٌ (ج بِيَعٌ) گرجا۔ عیسائیوں کا معبد
اَلْهٰی (۱-و) غفلت میں ڈالنا۔	بَغْتَةً اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا۔ کسی اسم کو زیر دینا۔	جِلْدٌ (جُلُوْدٌ) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا۔ بچہ سنبھالنا	حِيْنٌ (ج اَحْيَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمْرَةٌ (ج زُمَرٌ) ٹولی۔ گروہ
رَاوَدَ عَنْ نَفْسِهٖ کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحِرٌ (ج سَحَرَةٌ) جادوگر
قَطَعَ (عَنْ ن) تعلق کاٹ دینا	سَاحَةٌ میدان۔ صحن
لَامَ (ن و) ملامت کرنا	شَحْمٌ (ج شُحُوْمٌ) چربی۔
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا۔	شَمْعٌ (ج شَمَعَاتٌ) موم بتی۔ چراغ
وَثَبَ (يَثِبُ) حملہ کرنا چھلانگ مارنا	صَحِيْحٌ (ج اَصِحَّاءُ) تندرست
هَدَمَ (ض) ڈھا دینا	صَوْمَعَةٌ (ج صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
اَعْرَابِيٌّ (ج اَعْرَابٌ) دیہاتی	طَائِرٌ (ج طَيْرٌ اور طُيُوْرٌ) پرندہ
بَعْرٌ مینگنی	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا۔ چالاک آدمی

فَأْرَةٌ (ج فِئْرَانٌ) چوہا۔ چوہیا	لُصُوْصٌ لباس
فَرْخٌ (ج أَفْرَاخٌ) اور فُرُوْخٌ۔ چوزہ۔ پرندے کا بچہ	مُبَاغَتَةٌ (۳۔ مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا
فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (ج فَرَائِسُ) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (ج نِعَالٌ) جوتا
فَتًى (ج فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَبَرٌ (ج أَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
	وَقُوْدٌ ایندھن

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ۔ ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو۔ نیز دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

(۱) جاء یا جاءت أحبّتي وجلسوا عندي ليسئلوا عن أحوال السّفر (۲) ولوا نقع المتكبّرون حينًا يسقطون أخيرًا (۳) لا يعرف یا لا تعرف الأصحّاءُ قيمةَ الصّحّة حتّى يبتلوا بالمرض (۴) جاء یا جاءت نسوة القرية يشتكين غفلة الحكومة عن تعليم أولادهنّ وصحّتهم (۵) تحضن الطّير بيضها وتحفظ یا يحفظن فروخها (۶) أحسن إلى أقاربك ولو قطعوا عنك (۷) الأمراء يسافرون في الطّيّارات بتمام الرّاحة وهي تطير بهم وتوصلهم إلى منازلهم سريعًا مع السّلامة۔ وتقطع المسافة الفقراء يمشون بأرجلهم حينًا ويسافرون بالقطار أو السّفينة

حيننا و يبلغون منازلهم بتمام المشقة - مع هذا ترى المساكين يمشون
المشقة اذا بلغوا منازلهم ويحمدون الله بخلاف الامراء فانهم ماداموا
فى الطيارة يذكرون الله خوفا من الموت ولما نزلوا منها ينسون ما اعطاهم
ربهم من نعمائه لا يشكرون الله بل يشتكون التعب ثم يشتغلون
فى اللهو واللعب فلا تكن منهم ايها المسافر الساقل بل كن شاكرا
على ما اعطاك ربك من نعمة الحياة والصحة والايمان ؎

مشق من القرآن نمبر ۸۹

(۱) قال نسوة فى المدينة امرأة العزيز تراود فتٰها عن نفسه (۲) قالت
فذٰلكن الذى لمتنني فيه (۳) قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا
ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان فى قلوبكم (۴) اذا جاءك
المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله ـ والله يعلم انك لرسوله
والله يشهد ان المنافقين لكاذبون (۵) اذا جاءك المؤمنٰت يبايعنك
علىٰ ان لا يشركن بالله (۶) يٰايها الذين اٰمنوا لا تلهكم اموالكم
ولا اولادكم عن ذكر الله (۷) اُلقى السحرة ساجدين۔
(۸) وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة زمرا (۹) ولولا دفع الله
الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع وصلوات ومسٰجد يذكر فيها
اسم الله كثيرا (۱۰) واذ ابتلىٰ ابراهيم ربه بكلمٰت فاتمهن

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۹

کہا جاتا ہے کہ (انَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربۃ) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کما انَّ) بلّی چوہیا پہ جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بانَّہٗ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے۔ جیسا کہ وہ (کما انَّہٗ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لئے اسے جانوروں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

(۱) فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں ہے

(۲) اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائیگا۔؟

(۳) اکرم زیدٌ عمرًا اور زیدٌ اکرم عمرًا کی تحلیل کرو۔

(۴) فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر ہوگا اور مُضمَر ہو تو کیا تغیر ہوگا ؟

(۵) جمع مذکر سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا۔؟

(۶) فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

(۷) جن فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائیگا۔؟

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:-

یَخْدَعُ العرّافون الجهلاءَ ویَبْتَزُّون اموالَهم۔

یَسْتَخْدِمُ[۱] الانسانُ الخيلَ لِجَرِّ العَرَباتِ ومباغتةِ العدوِّ فی ساحةِ القتال

یأکلُ العربُ لحمَ الجملِ ویصنعون من وبرہ اللبوسَ ومن جلدہ النِّعالَ ومن شحمہ الشمعَ ومن بعرہ الوَقودَ

أعطينا السائلَ درهمين

أعطيتُ اخاك كتابًا

رزقكم اللّٰہ علمًا نافعًا

---

[۱] اِسْتَخْدَمَ (۱۰) خدمت لینا۔ کام میں لگانا۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات (۲) اَلْمُبْتَدَأُ (۲) اَلْخَبَرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ :۔ لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملۂ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا : اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ۔ کان خالدٌ شُجَاعًا۔

۲۔ مبتدا مفرد[۱] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے۔ مگر جملہ یا شِبہِ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہوسکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے، مرکّب ناقص، مرکب تامّ یعنی جملہ بھی اور شِبہِ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں :۔

اَلْوَلَدُ طَيِّبٌ مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں	زَيْنَبُ ذَاتُ مَالٍ خبر مرکب اضافی ہے
اَلْوَلَدُ الْمُطِيعُ طَيِّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے	اَلْمُجْتَهِدُ سَيَفُوزُ خبر فعل ہو جو جملہ فعلیہ ہے۔
كِتَابُ الْوَلَدِ طَيِّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔	حَامِدٌ أَبُوهُ[۲] عَالِمٌ خبر جملہ اسمیہ ہے
زَيْدٌ رَجُلٌ صَالِحٌ خبر مرکب توصیفی ہے	اَلْكِتَابُ فَوْقَ الْمِنْضَدَةِ[۳] خبر ظرف ہے۔

[۱] یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے۔ خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ و جمع۔ [۲] لفظی معنی ہوں گے۔ حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔ [۳] مِنْضَدَةٌ : میز

الدنانیرُ فی الصندوقِ - خبر جار مجرور ہے۔

۴ - خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھیے چھٹی مثال میں یفوزُ کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے۔ اس لئے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے - پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے۔ مبتدا (المجتهد) کی۔

۵ - اسی طرح ساتویں مثال میں ابوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوْهُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عالمٌ خبر یہ جملۂ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶ - ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ھُوَ الغفورُ الودودُ - ذُو العرشِ المجیدُ۔ اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔ کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامدٌ وخالدٌ وصالحٌ جالسٌ وقائمٌ وراکبٌ (حامد بیٹھا ہے خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے)۔ اس ترکیب کو لفّ و نشر مرتّب کہا جاتا ہے

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷ - در اصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا کو مؤخر کرنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ خبر اسم استفہام ہو: اینَ زیدٌ؟ کیفَ ابوكَ؟ اِن

مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیونکہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ مبتدا نہیں بن سکتے۔ ان کو مؤخر اس لئے نہیں کر سکتے کہ اسماء استفہام ہمیشہ صدر کلام میں (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں۔ چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲۔ اَیْنَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیَّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنے ہیں اس لئے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَنْ، ما وغیرہ بقیہ اسماء استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

(۲) یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فِی الدَّارِ صَاحِبُهَا (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں "صاحبها" مبتدا مؤخر ہے اور "فی الدار" خبر مقدم ہے۔ کیونکہ مبتدا کے ساتھ خبر "دار" کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی۔ اگر مقدم کریں تو اِضمار قبل الذّکر لازم آئیگا۔

(۳) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو: عِندِی ثَوْبٌ، فِی الدَّارِ رَجُلٌ۔ ان دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

(۴) جبکہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلَّا کے بعد واقع ہو: مَا خَاسِرٌ اِلَّا الْکَسْلَانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتدا الکسلان ہے۔ مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائیگا۔

تنبیہ ۳۔ مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے

وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے. فعل و ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے :

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔ نمبر ۱۹

اللّٰہ یعلمُ الغیبَ - اِنَّ من البیان لَسِحرًا - کیف حالُکَ ؟

(اللّٰہ) مبتدا، مرفوع (یَعلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مُستَتِر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے، (الغیبَ) مفعول بہ منصوب ہے فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا :

(اِنَّ) حرف مُشَبَّہ بالفعل ناصبِ اسم ہے۔ (مِنْ) حرف جرّ (البیانِ) مجرور۔ جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے محلاً مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحرًا) مبتدا مؤخر ہے۔ کیونکہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا :

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدّم ہے۔ اس لئے محلاً مرفوع سمجھا جائیگا۔ (حالُکَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اس لئے مرفوع ہے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا :

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۰

أَغْضَبَ (۱) غصہ میں لانا	خَيِّرٌ سخی
آنِيَةٌ (ج اَوَانٍ) برتن	زُجَاجَةٌ (ج زُجَاجٌ) بُر
اِطْمِئْنَانٌ (۱۔ مصدر) کھنکھنانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا۔ چھپا دینا۔ پردہ پوشی کرنا
بَدْرٌ (ج بُدُوْرٌ) ماہ کامل۔ پورا چاند	سَنَا چمک۔ دمک
بَطَالَةٌ سستی۔ بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوْحِيدَةُ الْحُسْنِ یکتائے حسن مصری شاعرہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے۔	كَدٌّ مشقت۔ تکلیف
تَحْرِيكٌ (۲ مصدر) ہلانا۔ حرکت	لَهْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا۔ چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا۔ منہ چھپا لینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْكِينَةٌ (۲۔ مصدر) سکون۔ ٹھہرنا	مِسْكٌ مُشک
جَفْنٌ (ج اَجْفَانٌ) پلک	وَرَى مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۴ ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

(۱) المسلم لایخاف الموت (۲) خیرالناس من ینفع الناس (۳) اَلْاٰنِيَةُ

تمتحن بالاطان والانسان بالمنطق (۴) اما فی الکسلان تقتله فان بدایه تأبیان العمل (۵) لکل فرعون موسٰی (۶) عند التلمیذ کتاب (۷) لی حاجة (۸) اِنّ لی حاجة (۹) متٰی نصر اللهِ (۱۰) اَفِی اللهِ شکٌّ؟ (۱۱) لنا علم وللجہال مالٌ (۱۲) فی البستان ازھارھا (۱۳) کلام الملوکِ ملوکُ الکلام (۱۴) امّ العیوب البطالة (۱۵) البطالة امّ الاختراع (۱۶) حاصل المسك لا تخفٰی روائحُهٗ (۱۷) الجملة المرکبة من الفعل والفاعل تسمّٰی جملةً فعلیّةً (۱۸) اِنّ مع العسرِ یُسرًا۔

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو

(۱) ولله فی کلِّ تحریکةٍ — وفی کل تسکینة شاھدٌ
وفی کل شیٔ له اٰیةٌ — تدلّ علٰی اَنّه واحدٌ

(۲) سُتِرَ السّنا وتحجّبتْ شمس الضحٰی — وتغیّبتْ بعد الشروق بدورُ

(۳) لہفی علٰی توحیدۃ الحُسنِ التی — قد غاب عنّی بدرُھا المستورُ

(۴) قلبی وجفنی واللسان وخالقی — راضٍ وباکٍ، شاکرٌ وغفورٌ

(۵) اِنّ الاکابرَ یحکمون علی الورٰی — وعلی الاکابر تحکمُ العلماءُ

(۶) یجود علینا الخیّرون بمالِهم — ونحن بمال الخیّرین نجودُ

(۷) بقدرِ الکدّ تکتسبُ المعالی — ومَنْ طلبَ العُلٰی سهرَ اللیالی

لہ یہ تین اشعار اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرہ عظمیٰ سیدہ عائشہ تیموریہ (متولدہ ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدہ کی وفات پر کہا تھا
ﷺ پہلے مصرعہ میں چار مبتدا ہیں دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔ منہ

سوالات نمبر ۲۰

(۱) مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

(۲) فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

(۳) جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

(۴) کون کون سے مواقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہوں گے؟

(۶) ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو۔

یُعرَفُ الانسان بالمنطِقِ[3]

لاینفع العلم بغیرِ العملِ

لایُکرَمُ البُخلاءُ ولایُهانُ الاسخیاءُ

حضرتِ الشهودُ وشهدوا بالحقّ

الحدید یوجد فی المعادِنِ مخلوطاً بالتراب

أُعطِیَ السائلانِ دینارَینِ

الاحمق لایجد لذّةَ الحکمة

(۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ۔ اور حسبِ قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ۔

اَینَ المنزلُ؟

ما اسمُ ولدِه؟

المرءةُ الصالحةُ تُسَرُّ زوجَها

الولد الذی یُحسِنُ القراءةَ فله الجزاء

فی الدّارِ احدُ دُورٌ صاحبُها وعلی الشجرةِ ثمرُها

الابنُ الفاقدُ[1] الادبِ عارٌ[2] لابیه

(۸) پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ۔ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

[1] بے ادب۔ [2] عار کی جمع مکسر اعیار ہے۔ یعنی عیب۔ [3] گفتگو

الدرس الستون

المنصوبات

(۱) المفعول به

۱۔ مفعول به (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے۔ جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔ اکثر مُتعدّی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے۔ بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول به آتے ہیں۔ عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ علیاً عالماً۔ اَعْلَمَ حامدٌ محمودًا علیاً عالِمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)

۳۔ مفعول به کے لئے فعل میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا: یُکْرِمُ زیدٌ اُمَّهٗ واباہ وأَخَوَيْهِ وعمّاتِهٖ والاقربِینَ۔

۴۔ مفعول به اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: اَرْشَدَنِیَ العلمُ وایاکَ وایاھُم۔ اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔ تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (اشتباہ) ہو اور شناخت کا

کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہئے۔ (دیکھو سبق ۵۸ - ۱۰)

۶- ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے :-

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو:
اَکْرَمَ الْاُستاذَ تِلمِیذُہٗ :-

(۲) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اَکْرَمَنِیَ الْاَمِیْرُ :-

(۳) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ
(اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ اِلَّا الْعُلَمَاءُ۔

(۴) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہو۔
اور وہ اسماء استفہام، اسماء شرط اور کم خبریہ ہیں: مَنْ رَأَیْتَ؟
مَا تُرِیْدُ؟ مَا تَفْعَلْ مِنْ خَیْرٍ تُجْزَ بِہٖ (دیکھو سبق ۵۶ - ۲) کَمْ کِتَابًا قَرَأْتَ
کَمْ کِتَابٍ قَرَأْتُ (اس میں کم خبریہ ہے)=
اس صورت میں مفعول کو صدارت کلام کیلئے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے:

۷- ذیل کے تین مقاموں میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں :-

تَحْذِیْرٌ

(۱) تحذیر (ڈرانا بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ اَلْکَسَلَ (سستی سے

سستی سے یعنی سستی سے پرہیز کر) گویا در اصل اِحْذَرِ الْكَسَلَ۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدّر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرّر لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اِيَّاكَ وَالْكَسَلَ (اپنے آپ کو اور سستی کو یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں احذر نفسك من الكسل وَالْكَسَلَ مِنْكَ۔ اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا ابْعِدْ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں ؛

اِغْرَاءٌ

(۲) اِغْراء (اکسانا) کے موقع پر: اَلْاِجْتِهَادَ اَلْاِجْتِهَادَ (کوشش کر کوشش کو یعنی کوشش کو لازم بنالو) گویا در اصل اَلْزِمِ الْاِجْتِهَادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروّت اور شرافت کو لازم پکڑو، یعنی یہاں بھی اَلْزَمْ جو فعل یا فاعل ہے مقدّر ہے ؛

اِخْتِصَاصٌ

(۳) اختصاص (مخصوص کرنا، مراد لینا) نَحْنُ مَعَاشِرَ[1] الْاَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ [کسی کے] وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال و متاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ اَخُصُّ[2] یا اَعْنِيْ[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے۔ اور لفظ "مَعَاشِرَ" کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نَحْنُ الْعَرَبَ نَحْنُ الْمُسْلِمِيْنَ وغیرہ کہا جائے گا ؛

---

[1] مَعْشَرٌ (ج مَعَاشِرُ) گروہ جماعت ؛ [2] میں مخصوص کرتا ہوں ؛ [3] میں مراد لیتا ہوں ؛

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہتیری مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحب خانہ کہتا ہے اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا = اَتَیْتَ اَھْلًا[۱] وَ وَطِئْتَ سَھْلًا وَصَادَفْتَ مرحبًا، اِمْرَءً[۲] ونفسہ (= اُتْرُكِ امْرَءً وَنفسَهٗ)، غُفْرَانَكَ رَبَّنَا[۳] = نَطْلُب غُفْرانك) ۔

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: اَلْکِتَابَ قَرَأْتُهٗ۔ ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مَشْغُوْلٌ عَنْهُ (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: یہ مسئلہ مفعول مقدم کا نہیں ہے بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں۔

---

[۱] آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا یعنی بلا تکلف بآرام تشریف رکھئے۔ [۲] مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو۔ یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ [۳] غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش۔ یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں :-

(۱) جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ جیسے کَلِماتُ الشرط اور حروف التحضیض (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے : إِنِ الْعِلْمَ حَصَّلْتَهُ نَفَعَكَ، (اگر تو علم حاصل کرے تو وہ تجھے نفع دے گا)، هَلَّا وَلَدَكَ تُعَلِّمُهُ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)

(۲) اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے۔ لازم نہیں : ما زیدًا لَقِیتُهُ ولا عمرًا رأیتُهُ۔ هَلِ الرجلَینِ تَعرِفُهما؟[1] مذکورہ مثالوں میں اسم مشغولٌ عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

(۳) جب وہ اسم "إذا" الفُجَائِیَّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو۔ اس کو رفع دینا لازم ہے : دخلتُ البیتَ فإذا الغُلامُ یُوبِّخُهُ أبي۔[2]

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لام الابتداء، ما نافیہ یا حروف مُشبّہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے : العلمُ إنْ خدمتَه رفعَكَ،[3] الولدُ الذی رأیتَهُ ذکِیٌّ۔

(۴) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں

---

[1] کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟ [2] میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں دکیا دیکھتا ہوں) کہ غلام کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔ [3] اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کر دے گا۔

جائز ہیں، الکتبُ النافعۃُ اقرأھا دائمًا

۱۱۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدر کا مفسِّر (تفسیر کرنیوالا) کہتے ہیں۔ اور جب اس اسم کو رافع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں۔ اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے :۔

مشق نمبر ۹۳

(۱) اِنِ العِلمَ حصَّلتَہٗ نَفَعَکَ (۲) اَلعِلمُ اِنْ حصّلتہ نفعکَ

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع

(اِنْ) حرف شرط (العلم) مفعول بہ ہے فعل مقدّر (حصّلتَ) کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل، فاعل و مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسَّر ہے۔

(حصّلتَ) فعل با فاعل (ہٗ) مفعول بہٖ، محلاً منصوب۔ جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مُفسِّر ہے پہلے جملے کا۔ مُفسَّر اور مُفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب اس میں ضمیر مُستَتِر ہے جو علم کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے۔

(ک) مفعول بہ، محلاً منصوب۔ فعل وفاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔

شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوگیا۔

اَلْعِلْمُ		مبتدا مرفوع	مبتدا اور
اِنْ حَصَّلْتَهُ) جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہے۔	شرط اور جزا مل کر	خبر مل کر جملہ	
(نَفَعَكَ) فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا	خبر محلاً مرفوع		اسمیہ ہوا

سلسلة الالفاظ نمبر ۵

اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا۔ متوجہ ہونا	زَبُوْنٌ (ج زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں۔
اَنَارَ (۱۰د) روشن کرنا	شَاهِقٌ بہت اونچا
اِفْرَاطٌ (۱ مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا	عُرْيَانٌ (ج عُرَاةٌ) ننگا
تَفْرِيْطٌ (۲۔ مصدر) کوتاہی کرنا	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا۔ غصہ کرنا
بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ) مال تجارت۔ پونجی	كَسَا (ن۔ و) پہنانا
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا۔ حاصل کرنا	لُقْطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ (ج جِيَاعٌ) بھوکا	اَلْمُتَنَبِّیْ مدعی نبوت۔ عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے۔
جَلِيْسٌ (ج جُلَسَاءُ) ہمنشین	
دِيْوَانٌ (ج دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ۔ کچہری۔	

مَحَا (ت۔ و) مٹانا	نَہَرَ (ف) جھڑکنا
مَخْزَنٌ (ج مَخَازِنُ) گودام دکان	

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کونسی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں۔ کس جگہ کونسا فعل محذوف ہے۔

(۱) کَافَأَ اَخَانَا الصغیرُ (۲) کَافَأْنَا اخونا الکبیرُ (۳) مادعی موسٰی عیسٰی (۴) بَنَی المحرابَ زَکَرِیَّا (۵) اَلْقَی العصا موسٰی (۶) اکرمَ اخی ابی (۷) قرء کتابی صدیقی (۸) ایّ رجلٍ لقیتَ؟ (۹) کم رُمَّانَۃً اَکَلْتَ؟ (۱۰) کم تُفَّاحۃٍ اَکَلْتُ (۱۱) مَنْ عَلَّمْتَ وَمِمَّنْ تعلّمتَ؟ (۱۲) اَصَاحِبًا لا عیبَ فیہ تریدُ؟[مصراع] (۱۳) فَاَمَّا الیَتِیْمَ فلا تقہر ۔ واَمَّا السَّائلَ فلا تَنْہَرْ (۱۴) مَا تُقَدِّمُوا لانفسکم من خیرٍ تَجِدُوہُ عند اللہ (۱۵) اِیَّاکُمْ والشِّقَاقَ (۱۶) اِیَّاکَ وجلیسَ السُّوْءِ (۱۷) اَلْاِتِّحَادَ الْاِتِّحَادَ (۱۸) الطَّرِیْقَ الطَّرِیْقَ (۱۹) اللہَ اللہَ عِبَادَ اللہِ [یا عبادَ اللہ]

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں۔ ان میں غور کرو کس جگہ نصب

ل ہمزۂ استفہام ہے۔

واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے۔ اور کہاں دونوں جائز ہیں؟

(۲۰) هل ديوان المتنبّي قرأته؟ (۲۱) حيثما الحق وجد تموه فعظّموه (۲۲) لا الافراط اريده ولا التفريط ابتغيه والاعتدال هو مذهبي (۲۳) الناس تغرّهم الدّنيا فيهلكون (۲۴) ابوك يا اباك اعرفه فقد كان رجلاً صالحًا (۲۵) الجائع أطعموه والعريان اكسوه (۲۶) اللقطة حيثما وجد تموه وجب عليكم ردّها الى صاحبها (۲۷) الكتاب الذى نقرؤه نافع جدًّا (۲۸) البضائع الجيدة هل استجلبتها المحزنك حتى تشتهر بين التجار ويكثر عليك اقبال الزبائن؟ (۲۹) [شعر]

واين الوعدُ قلت لها فقالت کلام اللیل یمحوه النهار

مشق نمبر ۹۶

(۱) کونسی کتاب تم نے خریدی؟ (۲) کتنے روپے تم نے مزدور کو دیئے (۳) تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟ (۴) میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا (۵) تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے [اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائیگا] (۶) صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔ (۷) حامد جہاں کہیں مل جائے اسے میرے پاس بھیج دو۔ میں اسے ایک عمدہ گھڑی دونگا (۸) لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو۔ اور جانوروں کو بے سبب ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

خرج صباح الجمعة آخوان للتفرج الى الضّاحية واخذا معهما اختهما مرقيّة۔ فدخلوا فى بستان فرأوا هنالك اشجارا شاهقة وازهارا طيّبة الرائحة واثمارا مختلفة الالوان والاشكال۔ فطمعت البنت فى تفّاحة ناضجة وارادت ان تقطفها۔ فصاح اخوها ايّاكِ والتمر يامرقية۔ لا تمسّى شيئا من الازهار والاثمار دونَ[2] اجازة البستانىّ۔ انّما يسرق الاثمار الاولاد الشّرار۔ فلا نكن منهم ولنكن من الكرام۔ فان طابت لك ثمرة فاشتريها ولا تسرقى۔ فثلثة من التفاح اشترتها مرقيّة بستّ آنات وباقةً[1] من الورد بآنة امّا اخواها فاشتريا ثمانى رمّانات بروبية واحدة۔ ثمّ خرجوا على شاطئ النّهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا فى الماء وسُرّوا بسرّة عظيمة۔ ثم رجعوا الى بيتهم وقصّوا على امّهم فتبسّمت وفرحت على قصّة الاثمار۔

---

[1] باقة = گلدستہ ۔ [2] دُونَ سِوا ۔

الدَّرْسُ الحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ

(۲) المفعول المطلق (۳) والمفعول له

۱۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا[1]۔ ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا[2]۔ سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيْدِ[3]۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ[4]۔

۲۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہو گے تَكْلِيْمًا، ضربا شديدًا اور دَقَّتَيْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے۔ کیونکہ تم نے حصۂ سوم سبق ۳۴ میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ نوعیت صفة سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافة سے بھی دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لئے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قام الخطيبُ وقوفًا[5]، جلست قعودًا

---

[1] اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ [2] چور کو سخت مار ماری گئی۔ [3] میں چلا قاصد کی چال۔ [4] گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔ [5] قیام اور وقوف مترادف ہیں اسی طرح جلوس اور

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفۃ کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے: خَاطَبَ أَفْصَحَ خِطَابٍ (خطاب مصدر ہے۔ خَاطَبَ کا)۔

۷۔ لفظ کُلٌّ اور بَعْضٌ، نیز صفۃ اور اسم عدد، مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں: مَالَ کُلَّ المَیْلِ[1]، تَأَثَّرَ بَعْضَ التَّأَثُّرِ[2] أُذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا (= ذِکْرًا کَثِیْرًا) جُلِدَ السَّارِقُ عَشْرًا (= جَلْدَةً عَشْرًا یا عَشْرَ جَلَدَاتٍ)

دیکھو مَیْل مصدر ہے مَالَ کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلُّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہو۔

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: ٭هَنِیْئًا لَکَ (هَنَأَ هَنِیْئًا) عَجَبًا لَکَ (= عَجِبْتُ عَجَبًا لَکَ) شُکْرًا لَکَ (= أَشْکُرُ لَکَ شُکْرًا لَکَ) رَعْیًا[3] (= رَعَاکَ اللّٰہُ رَعْیًا)، سَمْعًا وَطَاعَةً (= اِسْمَعُوْا سَمْعًا وَأَطِیْعُوْا طَاعَةً) أَیْضًا (= آضَ[4] أَیْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے۔ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ۔ لَبَّیْکَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں اِلْبُ لَکَ

[1] مائل ہوا پورا مائل ہونا یعنی پوری طرح مائل ہوگیا۔ [2] کسی قدر متاثر ہوا یعنی کچھ اثر قبول کرلیا۔ [3] رَعَی یَرْعَی رَعْیًا حفاظت کرنا۔ چرنا۔ [4] آضَ یَئِیْضُ أَیْضًا لوٹنا۔ دوبارہ وہی کام کرنا۔ اسی مناسبت سے "بھی" "پھر وہی" کے معنی میں استعمال

٭تجھے خوشگوار ہو۔ مبارک ہو۔

اَلْبَابَیْنِ ہے۔ فعل حذف کردیا گیا اور اِلْبَابَیْنِ کو ضمیر مخاطب کَ کی طرف مضاف کردیا گیا۔ اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہوگیا۔ اِلْبَابَیْکَ ہوگیا۔ پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّیْکَ کہہ دیا گیا۔ معنی ہیں، میں آپ کی خدمت کے لئے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔ اسی طرح سَعْدَیْکَ دراصل اُسْعِدُ کَ اِسْعَادَیْنِ ہے یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اس کو بھی اِسْعَادَیْکَ سے مخفف کر کے سَعْدَیْکَ بنالیا گیا۔

تنبیہ ا۔ اردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

المفعول له یا لِاَجْلِہٖ

۹۔ المفعول له یا المفعول لاجله (یعنی جس کیلئے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصۂ سوم سبق ۴۳ میں ہو چکا ہے

مفعول له بھی ایک مصدر ہوتا ہے۔ مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لئے ہوتا ہے: قُمْتُ اِکْرَامًا لِلْاُستاذ، ضَرَبْتُ الولد تَأْدِیبًا ان جملوں میں اکرام اور تادیب مفعول له کہلاتے ہیں۔ مگر مصدر پر لام جارہ لگا دیں تو اسے مفعول له نہیں بلکہ جار مجرور

کہینگے: ضربتُ الولد للتّادیب۔ ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:۔

أَدَّبْتُ وَلَدِي تَأْدِيبًا ضَربتُ ولدي تأديبًا

فعل بافاعل مفعول بہٖ مفعول مطلق فعل بافاعل مفعول بہٖ مفعول لہٗ

أَدَّبْتُ ولدي للتّأديب

فعل بافاعل مفعول بہٖ جارمجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تأدیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہٗ اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملۂ فعلیہ ہیں ۃ

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۲

أَبٌّ چارہ۔ گھاس وغیرہ	ثِقَةٌ (وَثِقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا۔ بھروسہ کرنا۔
اِبْتِغَاءٌ (۷۔ ی۔ مصدر) چاہنا	جَائِزَةٌ انعام
أَخْذٌ (مصدر ن) پکڑنا۔ گرفت	جَزُوعٌ بے صبر۔ آزردہ
اِكْتِشَافٌ (۷) کھوج لگانا۔ معلوم کرلینا	خَشْيَةٌ (ض۔ ی۔ مصدر) خوف، ڈرنا
إِمْلَاقٌ (۱) مفلسی	شُعَاعٌ (اَشِعَّةٌ) شعاع۔ کرن
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا	شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی۔ ساجھا
تَدْخِينٌ (۲) تمباکو پینا دھونی دینا۔	شَهْمٌ ہوشیار۔ تیزفہم۔ سردار
تَشْجِيعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا۔	شِيمَةٌ (ج شِيَمٌ) خصلت۔ فطرت۔
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا	

صَاحِبٌ مصاحب۔ دوست۔ آقا	کَادَ (یَکِیْدُ) تدبیر وحیلہ کرنا۔ داؤں چلنا
صَبٌّ (ن۔ مصدر) گرانا۔ اُنڈیلنا	مَتَاعٌ (ج اَمْتِعَةٌ) فائدہ۔ اسباب
صِلَةٌ (ج صِلَاتٌ) انعام میں جل	مُتَمَرِّدٌ سرکش
طَبْعٌ (ج طِبَاعٌ) طبیعت	مَرْضَاةٌ مرضی۔ رضامندی
عَاقَبَ سزا دینا۔ پیچھا کرنا	مُقْتَدِرٌ صاحب اقتدار۔ قدرت والا
عَصْرٌ (ج عُصُورٌ۔ اَعْصَارٌ) زمانہ	مُقَاسَاةٌ (۳۔ مصدر) تکلیف اٹھانا
عُنْوَانٌ۔ پتہ۔ نشان	نَعَمٌ (ج اَنْعَامٌ) چوپائے۔ پالتو جانور
غُلْبٌ (جمع ہے غَلْبَاءُ کی) گھنے	نَعْمَةٌ آسودگی
قَضْبٌ اونچا شاخدار درخت۔ بانس	نَكَالٌ عذاب۔ سزا
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ۔ حساب کا دفتر	هَجَرَ (ن) جُدا ہونا۔ چھوڑ دینا

مشق نمبر ۹۰

تنبیہ۔ ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو:

(۱) لقد سَرَّنی سرورًا عظیما کمالُ صِحّةِ ابنك بعدَ مقاساةِ مرضٍ شدیدٍ (۲) اشکرك شکرا قلبیا من اجل ارسالك لي عنوانَ صاحبك (۳) یَضُرُّ التدخین مُسْتَعْمِلِیْهِ اِضرارًا بلیغا فاذا شئت السلامةَ من مَضَارّه فاترکه ترکا ابدیا (۴) اکتشف العلماء فی هذا العصر اکتشافاتٍ کثیرةً (۵) نَأْکُلُ فی النها

أَكْلَتَيْنِ مَا عَدَا أَكْلَةَ الصَّبَاحِ (٦) إِذَا أَكْرَمْتَ اللَّئِيمَ بَعْضَ الْإِكْرَامِ ظَنَّ أَنَّكَ فِي احْتِيَاجٍ إِلَيْهِ (٧) وَقَفَ أَعْرَابِيٌّ بَيْنَ يَدَيِ الْمَلِكِ فَخَاطَبَهُ أَفْصَحَ خِطَابٍ فَأَعْجَبَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصِلَةٍ

(٨) يَنْبَغِي أَنْ نَصْبِرَ كُلَّ الصَّبْرِ عَلَى حَوَادِثِ الْأَيَّامِ (٩) يُعْطَى الْأَوْلَادُ النَّاجِحُونَ فِي الْعِلْمِ جَائِزَةً تَشْجِيعًا لَهُمْ عَلَى تَحْصِيلِ الْعِلْمِ (١٠) عَيَّنَتْ شَرِكَةُ السِّكَّةِ الْحَدِيدِيَّةِ أَحَدَ شُرَكَائِهَا رَئِيسًا عَلَى قَلَمِ الْحِسَابَاتِ اعْتِمَادًا عَلَى خِبْرَتِهِ وَثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَنَشَاطِهِ (١١) يُعَاقَبُ الْقَاتِلُ الْمُتَعَمِّدُ بِالْقَتْلِ مُجَازَاةً عَلَى إِثْمِهِ وَعِبْرَةً لِأَمْثَالِهِ (١٢) تُشْعَلُ الْقَنَادِيلُ لَيْلًا فِي الْمُدُنِ إِنَارَةً لِلشَّوَارِعِ وَهِدَايَةً لِلْمَارِّينَ (١٣) كُلَّمَا[1] يَدْعُونِي أَبِي "يَا سَعِيدُ" أَقُولُ "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا سَيِّدِي" وَأَقُومُ لِامْتِثَالِ أَمْرِهِ قِيَامَ الْخَادِمِ الْوَفِيِّ[2]

(١٤) نَصْبِرًا جَمِيلًا يَا بُنَيَّ وَلَا تَكُنْ ⁂ جَزُوعًا فَإِنَّ الصَّبْرَ مِنْ شِيَمِهِ الشَّهْمِ

(١٥) هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا ⁂ وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

مشق 		مِنَ الْقُرْآنِ 		نمبر ٩٩

(١) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (٢) إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا (٣) وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا وَذَرْنِي

---

[1] کُلَّمَا = جب کبھی ⁂ [2] وفیؒ. وفادار ⁂ [3] ماعدا = سوا۔ اس کے بعد اسم منصوب

والمكذبين أولي النعمة ومهلهم قليلا (۴) فلينظر الانسان
الى طعامه انا صببنا الماء صبا ثم شققنا الارض شقا فانبتنا
فيها حبا وعنبا وقضبا وزيتونا ونخلا وحدائق غلبا وفاكهة وابا
متاعا لكم ولانعامكم (۵) ولاتقتلوا ولادكم خشية املاق نحن
نرزقهم واياكم (۶) ومن يفعل ذلك ابتغاء مرضات الله
فسوف نؤتيه اجرا عظيما (۷) والسارق والسارقة فاقطعوا
ايديهما جزاء بما كسبا نكالا من الله (۸) فاخذنهم اخذ
عزيز مقتدر (۹)

مكتوبٌ من تلميذٍ الى اختهِ الكبيرة ذاتِ[1] الثروة يطلب منها بعض ما يلزمه[2]

اختي المحترمة زينة السيدات

السلام عليكِ ورحمة الله وبركاته - جميلُ صُنعكِ[3] معي قد عوّدني[*] ان ألجأ[4] اليكِ في جميع اموري. واني اراني اليوم في حاجةٍ الى شراء[5] بعضِ اشياء تلزمني في المدرسة فقصدتكِ راجيًا من مكارم مِلكِ أن ترسلي اِليّ لدى[6] اوّلِ فرصةٍ ما تسمّح[7] به نفسكِ من النقود لاقضي بها حاجتي واحفظ الباقي تحت يد اللزوم[8]، وبذلك يزداد شكري لفضلكِ وتتضاعف محبتي لك دُمتِ لاخيكِ

اخوكِ المطيع

حامد

تنبیہ - اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو ؛

---

[1] صاحب ثروت - مالدار ؛ [2] لَزِمَ (س) لازم ہونا - ضروری ہونا - کسی کے ساتھ لگے رہنا ؛ [3] جَمِيلُ صُنْعِكِ تیرا اچھا سلوک ؛ [4] لَجَأَ (ف) التجا کرنا ؛ [5] شِراءٌ خریدنا خرید و فروخت ؛ [6] لَدَى پاس - بوقت ؛ [7] سَمَّحَ بِهٖ اجازت دینا - مناسب جاننا ؛ [8] تَحْتَ يَدِ اللُّزُوْمِ ضرورت کے ہاتھ کے نیچے یعنی ضروری کاموں کے لئے ؛ [*] مجھے عادی بنا دیا ہے

سوالات نمبر ۲۱

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) مفعول بِہٖ کی تعریف کرو۔

(۳) مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں۔؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بِہٖ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بِہٖ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

(۷) اسم مشغولٌ عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

(۱۰) بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لئے ہو۔ اور چار میں عدد بتانے کے لئے ہو۔

(۱۱) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

سَجَدَ المُصَلِّی سَجْدَتَیْنِ، یَمِیْلُ الصَّالِحُ اِلَی الفَضِیْلَۃِ کُلَّ المَیْلِ

(۱۲) مفعول لہ کی تعریف کرو۔

(۱۳) دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کئے گئے ہوں

رَغْبَۃً فِی العِلْمِ، طَلَبًا لِلْغِنٰی، ثِقَۃً، تَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہِ، مُکَافَاۃً، تَعْلِیْمًا، احترامًا، اِعَانَۃً، اِفَادَۃً

(۱۴) ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:۔

یَتَصَدَّقُوْنَ اَبْتِغَاءَ مَرْضَاۃِ اللّٰہِ

نُتَاجِرُ اَمَلًا بِالرِّبْحِ ؎

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالسِّتُّوْنَ

(۴) المفعول فیہ (۵) المفعول مَعَہ

۱۔ قرأتُ الدَّرس صباحًا اَمَامَ المعلّم

تم نے سبق ۳۴ میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لئے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحًا اور اَمَامَ یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیونکہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان :-

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہتیرے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریق سے تم نے پڑھ لئے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسماء ظرف اکٹھا لکھ دیئے جاتے ہیں :-

ظرف زمان ۔ ثانیہ (سکنڈ)، دقیقہ (منٹ)، ساعۃ (گھنٹہ)، یوم، اُسبوع، سَنَۃ، عام (سال)، قَرْن (صدی)، دَھْر (زمانہ ہمیشہ)، حِین[۱]، بُکرَۃ (صبح سویرے)، اَصِیْل (شام)، صباح، مَسَاء لیل، نھار، اَبَدًا (ہمیشہ) وغیرہ :-

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب

[۱] حِین (ج اَحْیَان) وقت

ہوگا۔ اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے = أُذْكُرُوا اللّٰهَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا
مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مُبْهَم (غیر معین) ہوں :- فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے، سامنے)، خَلْفَ (پیچھے) وَرَاءَ* (پیچھے) قَبْلَ (پہلے)، قُبَيْلَ (ذرا پہلے)، بَعْدَ، بُعَيْدَ (ذرا پیچھے)، اِزَاءَ (مقابل) حِذَاءَ (مقابل) تِلْقَاءَ (طرف) تُجَاهَ (طرف، مقابل)، مَعَ (ساتھ)، عِنْدَ، لَدُنْ (پاس) لَدٰى (پاس)، بَيْنَ (درمیان)، بَيْنَ يَدَيْ (سامنے۔ آگے)، يَمِيْنًا (دائیں طرف) شِمَالًا (بائیں طرف) يَسَارًا (بائیں طرف)، شَرْقًا، غَرْبًا، جَنُوْبًا، شَمَالًا[1]، مِيْلًا، فَرْسَخًا (تین میل)، بَرِيْدًا (تقریباً بارہ میل کا ٹپہ، ڈاک، قاصد) :-

تنبیہ ۱۔ عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عند اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیا کے لئے کہا جاتا ہے۔ مثلاً هٰذَا القول عندی صواب کہہ سکتے ہیں۔ لَدُنِّیْ صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندی کتاب اسوقت بھی کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو۔ بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّیْ کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰى اور عِنْدَ میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲۔ لَدُنْ اور لَدٰى کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور عَلٰی کی طرح

---

[1] شَمال فتحہ شین سے = اتر کی جہت اور شِمال کسرہ شین سے = بایاں ہاتھ یا بائیں طرف۔
لَدُنْ اور لَدٰى پر کوئی اعراب نہیں آئیگا۔ * وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے

ملائی جائینگی ؛ لَدُنْهُ سے لَدُنِّیْ اور لَدُنَّا تک - اور لَدَیْهِ سے لَدَیَّ اور لَدَیْنَا تک - (دیکھو سبق ۱۱-۴) ؛

۳ - مذکورہ اسماءِ ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں ۔

کبھی یمین، یسار، شِمال اور جہات اربعہ بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں : فَوْقَ الْجَبَلِ ، تَحْتَ الشَّجَرَةِ، جَلَسْتُ یَسَارَهُ ۔ اَلْبَاکِسْتَانُ مُتَّصِلٌ شَرْقَ الْهِنْدِ وَغَرْبَهَا (پاکستان ہند کے شرق و مغرب سے متصل ہے)

۴ - ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حروف جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں یمین اور شِمال کے ساتھ اکثر عن لگایا جاتا ہے - باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِیْ لگاتے ہیں : عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ[1] ، تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، البحر فی غَرْبِ الهند ؛

۵ - وہ ظروف مکان جو معیّن اور محدود جگہ بتاتے ہوں : دار، بَیْت، مسجد، مدرسة، مكّة وغیرہ عموماً فِیْ کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں : صلّیتُ فی المسجد، سکنتُ فی مكّةَ[2] ۔

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد مذکورہ اسماء ظروف اکثر بغیر فِیْ کے بولے جاتے اور منصوب ہوتے ہیں : دخلتُ المسجدَ ، نزلتُ قریةً ، سکنتُ مَكَّةَ ؛

[1] بیٹھا ہوا [2] مکۃ غیر منصرف ہے۔ اسلئے حالت جری میں فتحہ دیا گیا ہے ؛

۶ - بعض اسماءِ ظرف "مبنی" ہیں :-

الف) قَطُّ (کبھی) زمانہ ماضی کے لئے۔ عَوْضُ (ہرگز کبھی) زمانہ مستقبل کے لئے یہ دونوں ظرف زمان ہیں، اور ضمہ پر مبنی ہیں : ما شَرِبْتُ الْخَمْرَ قَطُّ وَلَا اَشْرَبُهَا عَوْضُ ؛

ب) حَيْثُ (جہاں، جبکہ، اس لئے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے : ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ؛ (نیچے حاشیہ بھی دیکھو)

ج) قبل، بعد دراصل مُعْرب ہیں لیکن جب ان کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمہ پر مبنی ہوجاتے ہیں : لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ یعنی قَبْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَبَعْدَ كُلِّ شَیْءٍ ؛ لاغیرُ بھی جب مقطوع الاضافۃ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے : انا آكُلُ الفواكِهَ لاغیرُ = لا آكلُ غیرَها ؛

تنبیہ ۳ - بعض اوقات بَعْدُ کے معنیٰ "اب تک" ہوتے ہیں :

لَمْ يُقْضَ الْاَمْرُ بَعْدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا) ؛

د) هٰهُنَا (یہاں)، هُنَاكَ اور هُنَالِكَ (وہاں۔ اُس وقت) ثَمَّ یا ثَمَّةَ (وہاں۔ اُس طرف)۔ یہ الفاظ اسماء اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی

لہ اَفَاضَ مِنَ المکان چل پڑنا۔ یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حیث اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے ؛

ٹہ حیث مبنی چونکہ اکثر مستعمل ہے اس وقت اسکے بعد اَنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے : حیث اَنَّہٗ جاهلٌ لم اُخاطِبْہُ۔

لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماءِ ظرف بھی ہیں اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ مَنْ جَالِسٌ هُنَاكَ ؟ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

تنبیہ ۴۔ مِنْ ثَمَّ "اُسی لئے یا اسی وجہ سے" کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: اَلْخَمْرُ تُزِيْلُ الْعَقْلَ وَمِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِى الْاِسْلَامِ ؛

۵) اَيْنَ[1]، اَنّٰى[2]، اَيَّانَ[3] اور مَتٰى[4] یہ الفاظ استفہام کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنے بھی لئے ہوتے ہیں اس لئے اسماءِ ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَيْنَ ظرف مکان ہے۔ اَنّٰى زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَيَّانَ اور مَتٰى زمان کے لئے آتے ہیں، کبھی این اور متٰی کے ساتھ مَا بڑھا کر اَيْنَمَا اور مَتٰى مَا کہا جاتا ہے ؛

تنبیہ ۵۔ اَيَّانَ اور مَتٰى کے معنی ایک ہیں لیکن اَيَّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؟ جزا سزا کا دن کب ہے ؟) اَيَّانَ ذَاهِبٌ اَنْتَ نہیں کہیں گے ؛

۶) كُلَّمَا (جب کبھی)، رَيْثَمَا (ذرا دیر۔ جب تک)، طَالَمَا (عرصہ دراز سے۔ اکثر اوقات)، قَلَّمَا (بہت کم۔ بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ (جب کبھی وہ [کافر]

---

[1] کہاں۔ جہاں ؛ [2] کہاں سے۔ جہاں۔ جب ؛ [3] کب جب ؛ [4] کب جب ؛

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وقفَ الغلامُ رَیثَما صلّینا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا کُنّا نَنتَظِرُکَ (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّما رأَینَاہُ (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے) ۔

ز) إذا شرطیہ (جب) إذْ (جب)، ظرفِ زمان ہیں۔ إذا عموماً زمانۂ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: اذا السّماءُ انشقّت (جب آسمان پھٹ جائیگا)، اور إذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو: وَاِذْ یَرفَعُ ابراھیمُ القواعدَ من البیت واسمٰعیلُ۔ (اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵۔ اذا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: إذْ ھُمَا فِی الغَارِ[1] مگر إذا فجائیہ کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئیگا: طلعتُ الجبلَ واذا اسدٌ نائمٌ فی الغار[2] کبھی إذْ بھی مفاجاۃ کے لئے آتا ہے[3]۔

تنبیہ ۶۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إذْ آیا ہے۔ وہاں اُذْکُرْ یا اُذکُرُوا کو مقدّر مان لیا جاتا ہے: واذ یرفع کے معنی کئے جاتے ہیں "یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ الخ"۔

تنبیہ ۷۔ إذْ کے معنے "اس لئے" بھی ہوسکتے ہیں: اُکرِمْتَہُ

[1] جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ [2] إذا بمعنی اوقات مفاجاۃ (ناگہاں) کے معنے میں آتا ہے۔ میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔ [3] میں نے اسکی تعظیم اسلئے کی کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔ [4] إذْ فجائیہ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بینما انا جالسٌ اذ جاء زیدٌ۔

اذھو رَجُلٌ صالِحٌ یعنی لِاَنَّہٗ۔ ایسے اِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ یَوْمَ اور حِیْنَ جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے یَوْمَئِذٍ یَوْمَ اِذٍ (اس روز جس روز)، حِیْنَئِذٍ (اس وقت جس وقت) اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں اِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کرکے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

تنبیہ ۸۔ یَوْمَ اِذٍ کو یَوْمَئِذٍ، حِیْنَ اِذٍ کو حِیْنَئِذٍ اور وَقْتَ اِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہوکر منصوب ہوتے ہیں:۔

مصدر[۱]، کم[۲]، اسم عدد[۳]، اسم اشارہ[۴]، اور وہ الفاظ جو کُل[۵] اور جزو[۶] پر دلالت کریں: جِئْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا)، کَمْ لَبِثْتَ؟ (= کم یومًا یا کم سَنَةً لَبِثْتَ؟) لَبِثْتُ اَرْبَعَةَ اَیَّامٍ، وَقَفْتُ هٰذِهِ النَّاحِیَةَ[۱]، مَشَیْتُ کُلَّ النَّهَارِ یا طُوْلَ النَّهَارِ و رُبْعَ اللَّیْلِ۔

تنبیہ ۹۔ دوسری مثال میں کَمْ اور چوتھی میں اسم اشارہ محلًّا منصوب ہوں گے کیونکہ مبنی ہیں۔ ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

[۱] نَاحِیَةٌ (ج نَوَاحٍ) جانب۔

المفعول معہٗ

۹۔ جو اسم واوِ معیّت (دیکھو سبق ۵۱۔۷) کے بعد واقع ہوا سے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سرتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)، سافرتُ واخاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سلّمنا علیهِ واباهُ (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰۔ واو کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جبکہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔ پہلی مثال میں اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے "میں نے اور سڑک نے سیر کی" یہ ایک مہمل بات ہو جائیگی۔ دوسری مثال میں اس لئے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں البتہ اگر کہیں سافرت انا واخوك تو یہاں واو عطف ہوگا۔ واو معیت نہ ہوگا۔ تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہیں گے سلّمنا علیه وعلیٰ ابیه تو واو عطف ہوگا نہ واو معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق ۶۷ میں پڑھو گے)۔

بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیت دونوں جائز ہو سکتے ہیں:

قدِمَ الامیرُ وجُندُهُ یا وجُندَهُ۔

۱۱۔ اس جملے کی تحلیل کرو: دخلتُ المدرسةَ وَاَخاكَ یومَ الاربعاءِ[1]

(دَخلتُ) فعل با فاعل (المدرسة) ظرف مکان، مفعول فیہ ہے اسلئے منصوب ہے۔ (وَ) واو معیّت مبنی بر فتحہ۔ (اخا) مفعول معہ ہے اس لئے منصوب ہے (ك) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ (یوم الاربعاء) ظرف زمان۔ مفعول فیہ۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۰

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا۔ دین سے پھر جانا	خَرِیْطَۃٌ مُخَارِطَۃٌ نقشہ (ج خرائط)
اَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا	دُبُرٌ (ج اَدْبَارٌ) پیٹھ۔ چوتڑ۔ پیچھے
اَسْرٰی (اِي) رات کے وقت سیر کرنا	رَضَاعَۃٌ دودھ پلانا
بِ کے ساتھ) سیر کروانا	شَبَکَۃٌ (ج شَبَاكٌ) جال
اٰلٰی (یُؤْلِی) قسم کھانا۔ عہد کر لینا۔	عَامِلٌ (ج عَمَلَۃٌ) کام کرنیوالا۔ مزدور حاکم
بَارَكَ (۳) برکت دینا	قَضٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا
بَأْسٌ خوف۔ مضائقہ	لَعِبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل
تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا	المسجد الحرام محترم والی مسجد یعنی خانہ کعبہ
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا۔ پسندیدہ بنا دینا	المسجدُ الاَقْصٰی بیت المقدس کی مسجد
حَیَّۃٌ (ج حَیَّاتٌ) سانپ	مَأْرَبٌ (ج مَآرِبُ) مقصد غرض

مشق نمبر ۱۵۶

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان و ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں:

(۱) اذا اردت ان تعرف الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشمس، فما كان اَمامكَ فهو الشرق وما كان خَلْفَكَ فهو الغربُ والى يمينكَ الجنوبُ والى يسارك الشمالُ (۲) ترى خليجَ البنغالِ

فی المخارطة شرقَ الهند وبحر العرب فی غربها (۳) تُرٰی لِسّکّکُ الحدیدیّه فی الخریطة کالشّبکة منفرّعة شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالًا (۴) یشتغل العَمَلةُ طولَ النّهار ویعودون الی غِیَاب الشمس وینهضون قُبیلَ طلوع الشمس ثم یذهبون ثانیًا الی اعمالهم (۵) قُرْبَ الحیّة تَمْرٌ وقربَ العقرب لا [المثل] (۶) کلُّ بیتَ الیهودیّ وتَمْر بیتَ النصرانیّ [مثل] (۷) اللّٰهم احفظنی بین یَدَیَّ ومن خلفی وعن یمینی وعن شِمالی ومن فوقی ومن تحتی (۸) کن وجارَک مُتَوافِقَیْنِ (۹) مالَکَ ایّها التّاجر والمباحثَ الفلسفیة؟ (۱۰) کیف حالُکَ والحوادثَ؟ (۱۱) مالکَ وایّاه؟ (۱۲) اَمَا تقیمین واخالکِ؟

اشعارٌ

وَلِیْ وَطَنٌ اٰلَیْتُ اَنْ لَا اَبِیْعَهٗ ۔۔۔ وَاَنْ لَّا اَرٰی غَیْرِیْ لَهُ الدَّهْرَ[۱] مَالِکًا
وَحَبَّبَ اَوْطَانَ الرِّجَالِ اِلَیْهِمْ ۔۔۔ مَآرِبُ* قَضّٰهَا الشَّبَابُ[۲] هُنَالِکَا[۳]
فعل ۔ مفعول ۔ فاعل ۔ یہ جملہ صفت ہے فاعل کی
اَحْسِنْ اِلَی النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوْبَهُمْ ۔۔۔ فَطَالَمَا اسْتَعْبَدَ الْاِنْسَانَ اِحْسَانٌ

[۱] الدهر مفعول فیہ ہے اسلئے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔ [۲] مالکا وقف کی وجہ سے کی آواز نکالی جاتی ہے۔ [۳] جوانی۔ [۴] هنالکا = هنالک الف زائد ہے۔ پہلے دو شعر الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں۔ اور تیسرا ابو الفتح البُستی ۴۰۰ھ کا ہے۔

* مآرب جمع مَ رَبٌ کی یعنی مقصد۔ آرزو۔ خواہش۔

مشق　　　نمبر ۹۶

مِنَ القرآن

(۱) یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم (۲) سُبْحٰنَ الذی اَسرٰی بِعَبْدِہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بٰرکنا حولَہٗ (۳) قال کم لَبِثْتَ؟ قال لبثتُ یومًا او بعضَ یومٍ (۴) والوالدٰتُ یُرْضِعْنَ اولادھن حولین کاملین (۵) یا قوم ادخلوا الارضَ المقدَّسةَ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدّوا علی اَدبارکم (۶) قالوا یا موسیٰ اِنّا لن ندخلھا ابدًا ما داموا فیھا فاذھبْ انت وربُّک فقاتِلا اِنّا ھٰھُنا قاعدون (۷) واذا لَقُوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمَنّا واذا خَلَوْا الی شَیٰطِیْنِھِمْ قالوا اِنّا معکم اِنّما نحن مُسْتَھْزِءُوْنَ

مشق　　　عربی میں ترجمہ کرو　　　نمبر ۹۷

(۱) جب تم نقشہ میں چاروں طرفین پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو [جہت] اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے (۲) ہندوستان کے نقشہ میں، کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون[1] جنوب میں ہے۔ (۳) میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے۔ اور مشرق میں سڑک ہے۔ اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے

[1] - زیلان ۔

(۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نمازِ عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں (۶) اس تصویر میں دیکھو میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے (۷) صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے (۸) میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ۔ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من اختٍ الی اخیہا

اخی الحبیب

وعلیك السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بینما[۱] انا فی شوقٍ الی اخبارك ونواضر[۲] ازہارك اذ وفدت[۳] علیّ رسالتك المورخۃ بکذا التی ابدت ما فی قلبك المخلص من حسن الظن الی اختك۔ یا اُخیّ[۴] لقد سُرِرتُ علی طلبك منی ما انت محتاج الیہ۔ وحیث اِنّك نشیطٌ فی درسك حریصٌ علی واجباتك، قد بعثت الیك بکذا وکذا من النقود۔ واذا[۵] بلغنی عنك ما یسرّنی اَجزتُك باکثرِ مما ترید۔

ہذا وارجو ألّا تؤخّر عنّی رسالتك، حتّی اکون دائما علی بیّنۃٍ[۶] من امرك، ارشدك اللہ الی ما فیہ کمالك والسّلام اختك راشدۃ

[۱] بینما درمیان اس حالت کے کہ [۲] ناضر تر و تازہ زہر پھول یعنی تیری تر و تازہ صحت و عافیت کی خبریں ہیں [۳] اذ اس جگہ مفاجاۃ کے لئے ہے [۳] وفد آنا ÷ [۴] اُخیّ اخی کا مصغر ہے یہاں حرفِ ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی [۵] اذا ادا... شرط ہے جاتے ہیں کے بعد ماضی ہے مضارع کے معنی میں ہو جاتے ہیں ÷ [۶] بیّنۃ ... اطلاعات

سوالات نمبر ۲۲

(۱) مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔

(۲) کون سی قسم کے اسماء ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

(۳) ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

(۴) دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں۔

ذِرَاعَيْنِ، مِيلَيْنِ، جُنُوبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حَوْلًا كَامِلًا، نِصْفَ النَّهَارِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ

(۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

۱ قُمْتُ نِصْفَ اللَّيْلِ، ۲ نِمْتُ بَعْدَ الْعِشَاءِ، ۳ اِزَاءَ الشُّبَّاكَةِ (کھڑکی)، ۴ فَوْقَ السَّرِيرِ۔

(۶) مفعول معہ کی تعریف کرو۔

(۷) واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے۔؟

(۸) ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

۱ كُلْ مِنْ هٰذَا الطَّعَامِ وَأَخَاكَ

۲ سَافَرْتُ إِلَى الشَّامِ أَنَا وَأَخُوكَ

۳ مَا لَكُمْ وَإِيَّاهُ؟

۴ سَافَرَ إِبْرَاهِيمُ وَخَالِدٌ

۵ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَأَقَارِبَهُ

۶ سَلَّمْنَا عَلَيْكَ وَعَلَى عَمِّكَ۔

(۹) مذکورہ جملوں میں سے ۲ دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی ۱ اور ۵ کی۔

الدرس الثالث والستون

(٦) الحال

١- اُذکُروا اللّٰہ قیامًا[1] وقعودًا[2] - شربنا الماءَ صافیًا - کلّم زیدٌ عمرًا راکبَین - دخلتُ المسجدَ مُمتلِئًا من الناس اغتسلتُ فی الحوض مملوءً من الماءِ۔

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیا، راکبَین وغیرہ کس لئے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ کیونکہ تم نے (سبق ۱۰-۲-اور سبق ۴۳-۹ میں) پڑھا ہے کہ جو اسم" فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ ممتلئًا ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے۔ اور مملوءً مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

٢- صاحب حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اُذکُروا میں، فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (انتم) ذوالحال ہے۔ دوسری میں "الماء

[1] کھڑے ۔ [2] بیٹھے بیٹھے۔

تیسری میں "نزیلا اذ" عمرو" چوتھی میں "مسجد" اور پانچویں میں "ش..." ذوالحال ہیں ؛

۳- جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ "کس حالت میں" یا "کس طرح" کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو ؛

۴- حال، عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: آمنت باللّٰہ وحدہٗ[1] اس مثال میں وحدہٗ لفظ جلالہ [= اللّٰہ] کا حال ہے۔ اسی لئے منصوب ہے یہاں لفظ وحد اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے ؛

۵- اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے جبکہ وہ تشبیہ[2] پر دلالت کرے: کرّ علیّ اسدًا[3] یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدخلوا رجلًا رجلًا[4] یا اسم عدد ہو: جاءوا مثنٰی وثلاث ورباع[5]: یا نرخ بتلائے: بیع الزیتُ رطلًا بدرھم[6] یا وہ موصوف ہو: اِنّا انزلناہ قرآنًا عربیًّا[7] یا جانبین کے معاملہ پر دلالت کرے: بعت القمح یدًا بید[8]:

---

[1] میں ایمان لایا اللہ پر کہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے ؛ [2] علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) ٹوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کر دیا ؛ [3] اندر آؤ ایک ایک آدمی ؛ [4] وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر ؛ [5] تیل فی رطل ایک درم میں بیچا گیا ؛ [6] ہم نے اس (کتاب) کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا ؛ [7] میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ نقد بیچے ؛

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابط واو حالیہ ہوتا ہے: اُطْلُبِ العِلْمَ وَانت فَتیً یا ضمیر غائب: جاء رشید یضحکُ[1] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وهو یَضْحَكُ (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

تنبیہ ا۔ اگر جاءَ رجلٌ یَضحكُ کہیں تو ترکیب میں یَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہوکر) رجل کی صفۃ ہوگا اسے حال نہیں کہا جائیگا۔ کیونکہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے. مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: رجع موسیٰ الیٰ قومہ غضبانَ[1] اَسِفًا۔

۸۔ قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْهَبْ سَالِمًا وَارْجِعْ غانِمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

---

[1] یضحك صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (هُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے۔

مشق نمبر ۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) اٰتَیْنٰهُ الحُکمَ صَبِیًّا[1] (۲) جَآءُوا اَبَاهُمْ عِشَاءً یَّبْکُوْنَ[2]

(اٰتَیْنَا) فعل بافاعل (ہٗ) مفعول بہ، ذوالحال، (الحکم) دوسرا مفعول (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

(جَآءُوْا) فعل بافاعل۔ اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے۔
(اَبَاهُمْ) مضاف و مضاف الیہ مل کر مفعول بہ
(عِشَاءً) مفعول فیہ
(یَبْکُوْنَ) فعل و فاعل مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے۔
پہلا فعل اپنے فاعل و مفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا ۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۴

اَذٰی (یُؤْذِیْ) ایذا دینا	حَلَّقَ (۲) سر منڈانا
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا	فِجَّةٌ کچا
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگواریات کا	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا۔ سر کے بال کتروانا
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو۔	قَلَّبَ (۲) الٹ پلٹ کرنا۔ مُسْرَجٌ زین کسا ہوا

---

[1] ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی ۔ [2] وہ لائے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے ۔

مشق نمبر ۹۹

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کے اقسام پہچانو:

(۱) اذا اجتهد الطالبُ صغیرًا ساد کبیرًا (۲) عِشْ عزیزًا او مُتْ کریمًا (۳) ولّی العدوُّ مُدْبِرًا (۴) لا تأکل الفواکه فجّةً ولا الطعام حارًّا (۵) رکبنا الفرس مُسْرَجًا (۶) قلّبنا الکتاب صفحةً صفحةً وقرأناه بابًا بابًا (۷) السُّعَداء یشاهدون الله فی الجنة وجهًا الی وجهٍ (۸) اِصطفّ التلامذة اربعةً اربعةً (۹) یموت التقیُّ وقلبُه مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره ویموت الشقی وضمیره یُعَذِّبُه والشقاوة تترصّده (۱۰) لا تخرج لَیْلًا وَحْدَكَ (۱۱) رضیتُ بالله ربًّا وبالاسلام دِیْنًا وبمحمّدٍ رسولًا (صلی الله علیه وسلم)

اشعار

انت الذی وَلَدَتْكَ اُمُّكَ باکیًا ✣ والنّاس حولك یضحکون سرورًا

فاحرِصْ علی عملٍ تکون اذا بَکَوْا ✣ فی یومِ موتِكَ ضاحکًا مسرورًا

مشق نمبر ۱۰۰

من القرآن

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی حَتّٰی

تعلموا ما تقولون ولا جُنُبًا (۲) تراهم رُكّعًا سُجّدًا يبتغون فضلًا من الله ورضوانًا (۳) لَتَدخُلُنَّ المسجدَ الحرام إن شاء الله آمنين مُحلِّقين رُءوسكم ومُقصِّرين لا تخافون (۴) فتبسّم ضاحكًا من قولها (۵) وإذا قاموا إلى الصلوة قاموا كُسالى يُراءُونَ النّاس (۶) اِهبِطوا[1] بعضكم لبعضٍ عدوٌّ (۷) ما كان الله لِيُعذِّبَهم وأنت فيهم وما كان الله معذِّبَهم وهم يستغفرون (۸) وإذ قال لقمٰنُ لابنه وهو يعظُه يا بُنيَّ لا تُشرِك بالله إنّ الشِّركَ لظلمٌ عظيم (۹) فما لهم عن التذكرة مُعرِضين؟ (۱۰) وإذ قال موسٰى لقومه يٰقوم لِمَ تُؤذونني وقد تعلمون أنّي رسول الله إليكم (۱۱) ولا تموتنّ إلّا وأنتم مسلمون (۱۲) وإذ قال عيسى ابن مريم يا بني إسرائيل إنّي رسول الله إليكم مصدّقًا لما بين يديّ من التوراة ومبشّرًا برسول يأتي من بعدي اسمه أحمد[2]

مشق عربی میں ترجمہ کرو نمبر ۱۰۱

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں (۲) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کے لئے مضر ہے (۳) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ (جبکہ) میری کلاس میں سب لڑکے حاضر

[1] هَبَطَ (ض) اترجانا۔ [2] حضرت محمد کا دوسرا نام احمد بھی ہے۔

ہو چکے تھے (۴) میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جبکہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا (۵) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔ (۶) میرے بھائی تو تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علوم دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ (۷) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق الٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۸) اے شریف عورت تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں (۹) اللہ تعالےٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۷) التَّمْيِيْز

(۱) اشتريتُ رِطْلًا سَمْنًا　　(۴) عندي عشرون فَرَسًا

(۲) زكوة الفِطْرِ صَاعٌ[1] شَعِيرًا[2]　　(۵) على التمرة مثلُها زُبْدًا[3]

(۳) بِعْتُ عشرة ذراعٍ حريرًا　　(۶) ما في السماء قَدْرُ رَاحةٍ[4] سحابًا

۰۱۱ ۰ ۱۱۰

(۱) اِمْتَلَأَ الإِنَاءُ لَبَنًا　　(۳) خَيْرُ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

(۲) طَابَ المكانُ هواءً　　(۴) أنا أَكْثَرُ مِنْكَ مالًا

---

[1] صَاعٌ پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے۔ [2] شَعِير = جو۔ [3] زُبْدٌ مکھن۔ [4] رَاحَة = ہتھیلی، آرام۔

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمییز یا مُمَیِّز کہا جائے گا۔

کیونکہ تم نے حصہ سوم (سبق ۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مُبْہَم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے اِبْہام کو دور کرکے مطلب کو صاف کر دے اُسے تمییز یا مُمَیِّز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اُسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں مُمَیَّز مختلف مقداروں کے نام ہیں چنانچہ (رِطْلٌ) وزن کی ایک مقدار ہے۔ (صاعٌ) کَیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے (ذِراعٌ) مساحت (= پیمائش) کی ایک مقدار ہے (عِشرون) ایک عدد ہے (مثل) اور (قدر) کسی قسم کی مخصوص مقدار کے نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمییز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے = (مثلاً الاناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا۔ مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا پانی سے؟ دودھ سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا اَلَبَنًا تو مطلب

کی تعیین ہو گئی ۔

۳۔ کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمییز آتی ہے جبکہ اس میں ابہام پایا جائے*: خَاتَمُ فِضَّةً (ایک انگوٹھی چاندی کی)۔

۴۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مُمَیَّز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اس کے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا ہو یا مضاف ہو، مگر معرّف باللّام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں ۔

۵۔ مُمَیِّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے ۔ مگر جب اس پر مِن داخل ہو تو معرّف باللّام ہو سکتا ہے: رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ ۔

۶۔ وزن، کَیْل اور مِساحة[2] کی تمییز اکثر منصوب ہوتی ہے ۔ کبھی اضافۃ سے یا مِن لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبْتُ رِطْلاً لَبَنًا ۔ رِطْلَ لَبَنٍ ۔ رِطْلًا من اللَّبَنِ یا من لَبَنٍ

اِشْتَرَیْتُ کَیْسًا قَمْحًا ۔ کَیْسَ قَمْحٍ ۔ کَیْسًا من القمحِ یا من قمحٍ[1]

عِندِی فَدَّانٌ اَرْضًا ۔ فَدَّانُ اَرْضٍ ۔ فَدَّانٌ من الارضِ یا من اَرْضٍ[2]

۷۔ عدد کی تمییز کا مفصل بیان سبق ۴۴ اور ۴۵ میں لکھا جا چکا ہے ۔

۸۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو ۔

[1] کَیْسٌ (ج اَکْیَاسٌ) تھیلا۔ بوری ۔ [2] پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بالشت کے برابر ہے ۔

* خَاتَمٌ انگوٹھی۔ مُہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے یعنی معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی ۔

كِنَايَاتُ الْعَدَدِ

۹ - كَمْ (کئی، بہتیرے)، كَاَيِّنْ (بہتیرے)، كَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا)،
ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اسماء کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے جس کو دور کرنے کے لئے تمییز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کَمْ استفہامیہ کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: کَمْ کِتَابًا قَرَأْتَ؟ اور کَمْ خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: کَمْ کِتَابٍ قَرَأْتُ کبھی جمع: کَمْ کُتُبٍ قَرَأْتُ (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)۔

جبکہ کَمْ استفہامیہ خود ہی حالت جرّی میں ہو۔ اس وقت اس کی تمییز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِكَمْ دِرْهَمٍ اشْتَرَيْتَ؟[1] اگرچہ بِكَمْ دِرْهَمًا بھی کہہ سکتے ہیں۔

كَاَيِّنْ کی تمییز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لئے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: وَكَاَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔[2]

كَذَا کی تمییز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: اَنْفَقْتُ كَذَا دِرْهَمًا عِنْدِيْ كَذَا دِيْنَارًا، اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ بِكَذَا رُبِّيَّةً

كَذَا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: اَنْفَقْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا۔[3] کم اور کاین

---

[1] کتنے درم میں تونے خریدا۔ اس جملہ میں (ب) کی وجہ سے کَمْ حالت جری میں ہے۔ [2] بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ [3] میں نے اتنے اتنے درم خرچ کئے۔

ہمیشہ صدرِ کلام میں واقع ہوتے ہیں، کذا کے لئے یہ ضروری نہیں ∴

تنبیہ ۱- کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے = فَعَلَ یا قَالَ زَیدٌ کذا وکذا زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا، مگر اس مطلب کے لئے اکثر کَیتَ و ذَیتَ بھی بولتے ہیں = فَعَلَ یا قالَ زیدٌ کیت و ذَیتَ ∴

تنبیہ ۲- کمْ خبریہ اور کَاَیِّنْ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے۔ اور کذا سے قلیل کا ∴

مشق نمبر ۱۰۲

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیزیں پہچانو ∴

(۱) مثقالٌ ذھبًا ارفعُ قیمةً من ثلٰثةَ ارطالٍ نحاسًا (۲) زکٰوة الفطرِ صاعٌ شعیرًا او نصف صاعٍ قمحًا (۳) زرعتُ فدّانًا ارزًّا (۴) خمسةُ اَمدادٍ قمحًا جیّدًا یبلغ ثمنُھا ثنتَی عشرةَ قرشًا (۵) شربتُ فنجانَ قھوةٍ ورِطلَي لبنٍ (۶) اللّیمونُ البرتقالُ من اَلذِّ الفواکه طُعمًا واَحسنِھا منظرًا واطولھا بقاءً (۷) اِشربْ فنجانًا قھوةً بعد الطعام ولا تشربنّ خمرًا ابدًا فانّھا اقلُّ نفعًا واکثرُ ضَررًا واکبرُ اِثمًا (۸) جَرّةٌ[1] ماءً تکفی یومًا للشُّربِ عَیلةً[2]

[1] جَرَّةٌ مٹکا بد [2] عَیلَةٌ کنبہ ∴

صغیرۃٍ (۹) الانسان اعدل الحیوانِ مزاجاً واکملہ اَفعالاً والطفُہٗ حِسًّا (۱۰) صَحَا الجوُّ فما ترٰی فیہ قدرَ راحۃٍ سحاباً (۱۱) عندی ذِراعان حریراً وثلٰثۃُ اَذْرُعٍ ثوباً من الصّوف (۱۲) فاضَ قلب الوالد سروراً لمّا بلغہ اَنَّ اولادہٗ ناجحون (۱۳) طاب رئیس المدرسۃ نفساً اذ رأی التلامذۃَ ناجحین (۱۴) خیر الاعمال اَعجلُھا عائدۃً واکثرھا فائدۃً۔

(۱۵) بُنَیَّ اقتدٰی بالکتاب العزیز فزِدْتُ سروراً وزاد ابتہاجاً

فما قال لی اُفٍّ فی عمرہ لِکَونی اباً و لِکَونی سِراجاً

مشق من القرآن نمبر ۱۰۳

(۱) فاللہ خیرٌ حافظاً وھو ارحم الرّاحمین (۲) فجّرنا الارض عیوناً (۳) لاتدرون اَیُّھم اَقربُ لکم نفعاً (۴) اِنَّ الّذین یأکلون اموال الیتامیٰ ظلماً اِنّما یأکلون فی بُطونھم ناراً وسَیَصلَون سعیراً (۵) قل ھل نُنَبِّئُکُم بالاَخسرِیْنَ اَعمالاً۔ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ

۱؎ صَحَا یَصحُو فضا کا صاف ہوجانا۔ نشہ اُتر جانا۔ ۲؎ راحۃ ہتھیلی۔ ۳؎ فاض یفیض پُر ہوکر اُبل پڑنا۔ ۴؎ انجام۔ نتیجہ۔ ۵؎ ابتہاج خوشی۔ ۶؎ سراج چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلص بھی جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا قرآن میں منع آیا ہے۔ چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائیگا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لئے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ ۷؎ فجّر (ت) شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ ۸؎ دَریٰ یدری جاننا۔ ۹؎ صَلِیَ یَصلیٰ۔ جھلستا جلنا۔ ۱۰؎ سعیر دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ۔ ۱۱؎ بھٹک جانا۔ کھو جانا۔

سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا[1]
(۶) فسيعلمون من هو شرٌّ مكانًا واضعف جُندًا (۷) وَالْاٰخِرَةُ
اَكْبَرُ دَرَجَاتٍ واكبر تفضيلًا[6] (۸) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَالَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا[2] عند الله ان تقولوا ما لا تَفْعَلُوْنَ ۝
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا[3] كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ
مَّرْصُوْصٌ (۹) قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (۱۰) وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
عَتَتْ[4] عن امر ربها ورسله فحاسبناها حسابًا شديدًا*
وعذبناها عذابًا نكرًا[5]

مشق نمبر ۱۰۴ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا (۲) آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں (۳) ابھی میں نے دو پیالی کافی پی ہے (۴) دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے (۵) محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے (۶) اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے (۷) ہندوستان اور پاکستان میں مزہ اور خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم [اَنْبَہ] بہت ہی مشہور میوہ ہے (۸) میں نے جب

---

[1] صُنْعٌ کام۔ کاریگری ؛ [2] مَقْتٌ سخت ناراضی ؛ [3] صَفًّا اس جگہ حال ہے۔ تمییز نہیں ؛ [4] عَتَا يَعْتُوْ (عُتُوٌّ) سرکشی کرنا ؛ [5] نکرا بہت ناگوار ؛ [6] فیض ان

* یہ الفاظ تمییز نہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں ؛

تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سُنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا (۹) بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو (۱۰) یہ گھر طول میں [طولاً] بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے؛

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۱۰۵

(۱) بِعْتُ مَنَّيْنِ سُكَّرًا (۲) خيرُ النّاس اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا [الحدیث]

(بِعْتُ) فعل با فاعل (مَنَّيْنِ) مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ تثنیہ ہے اس لئے اس کا نصب ـَيْنِ سے آیا ہے مُمَیَّز ہے (سُكَّرًا) تمییز ہے اس لئے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا؛

(خَيْرٌ) اسم صفة ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مضاف ہے (النّاس) مضاف الیہ مجرور۔ (اَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے خبر ہے۔ اس لئے مرفوع ہے۔ (هُمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اسلئے (خُلُقًا) تمییز ہے اور منصوب ہے۔ اب مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا؛

مشق نمبر ۱۰۶

تنبیہ اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائیگا؛

اَكْمِلِ الْجُمَلَ الْاٰتِيَةَ بِوَضْعِ اَلْفَاظِ التَّمْيِيْزِ الْمُنَاسِبَةِ فِى الْاَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ [1]

[1] خالی مقامات میں تمیز کے لئے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کردو؛

(۱) الفِضَّۃ اَرْفعُ ..... من النُّحاسِ

(۲) اَلْکُمَّثْرٰی اَلَذُّ مِن التُّفّاحِ ......

(۳) الانبیاءُ اَصدَقُ الناسِ ....

(۴) الشمس اکبر ..... من القمرِ واَسْطَعُ

(۵) دخلت حدیقۃ الحَیَوانات وشاهدت ما فیها من صنوف الحَیَوانِ فوجدت الزَّرَافۃَ اَطولَها ... والطَّاؤُوسَ اَجملَها ...... والفِیلَ اَضخَمَها ...... والاسدَ اَشدَّها .....

مشق نمبر ۱۰۷

اِجْعَلْ کُلَّ اسمٍ من الاسماء الآتیۃ تمییزًا فی جملۃٍ مناسبۃٍ

سُکَّرًا　بَأْسًا　طُولًا　اَخْلَاقًا　رِطْلًا　هَوَاءً

مِنْ بُنٍّ　لَاعِبًا　ثَمَنًا　من الکُتُب　مِنْ عَسَلٍ　تِلْمِیْذٍ

مشق نمبر ۱۰۸

غَیِّرِ التمییزَ فی الجُمَلِ الآتِیَۃِ مِنْ صُوْرَتِہِ التی جاء علیها الی کُلِّ صورۃٍ اُخْرٰی مُمْکِنَۃٍ لَہ، وَرَاعِ ما یَسْتَدْعِیْہِ ذلک من التغییرِ فی المُمَیَّزِ

لہ آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمییز بناؤ۔ ؎ آئندہ جملوں میں ہر ایک تمییز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اس تبدیلی کی وجہ سے ممیّز میں جس تغییر کی صورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔ ؎ رَاعِ امر ہے رَاعیٰ سے مُرَاعِیْ (۳) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ ؎ اِسْتَدْعیٰ (۱۰) تقاضا کرنا چاہنا۔

* صِنْفٌ (ج صنوف اور اَصْنَافٌ) قِسم۔ عہ طاؤُوسٌ (ج طَوَاوِیْسُ) مور

(۱) رأیتُ البنتَ تحملُ جَرَّةَ ماءٍ (۴) هل اشتریتَ سلّتَي عِنَبٍ ؟

(۲) مثقالٌ ذهبًا خیرٌ من رِطلٍ[1] نحاسًا (۵) باع التاجرُ قنطارًا صابونًا۔

(۳) اشتریتُ مِائتَي ذِراعٍ کتّانًا[4] (۶) زکاةُ الفطرِ نصفُ صاعٍ بُرًّا

مشق نمبر ۱۰۹

مَیِّزُوا[2] الأعدادَ المذکورةَ فی الجُمَلِ الآتیةِ بمعدوداتٍ تُناسِبُها

(۱) فی السنةِ اثنا عشرَ ..... وفی الشهرِ ثلاثون ..... وفی الیومِ اربعٌ وعشرون ....

(۲) طولُ الطریقِ مِائةٌ ..... وعرضُهُ عشرون ......

(۳) فی المدرسةِ خمسةٌ وستون ومِائتا ..... وتسعةَ عشرَ .....

(۴) یقطعُ القطارُ فی الساعةِ خمسین ......

(۵) یشتملُ المنزلُ علی بَهْوَیْنِ[3] وتسعِ ......

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) کوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ یکونُ التمییزُ فیها منصوبًا والممیَّزُ اسمًا من اسماءِ الکیلِ

(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرورًا 〃 〃 〃 الوزنِ

(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 منصوبًا 〃 〃 المساحة

(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 جمعًا مجرورًا 〃 〃 〃 الحدد

---

[1] سو رطل کا ایک وزن ہے۔ بہت سا مال۔ [2] یعنی تمیز بیان کرو۔ [3] بَهْوٌ (ج أبْهَاءٌ۔ بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لئے جو جگہ بنائی جائے۔ [4] کتّان: پٹ سن سے بنا ہوا کپڑا۔

(۱) کون ثلاث جمل یکون التمییز فیها مفرداً منصوباً والممیز اسماً من اسماء العدد

(۲) " " " " " " " " مجروراً " " " " "

(۳) " " " " " الممیز ملحوظاً فی الجملہ

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ

(۸) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِسْتِثْنَا کیا ہوا)

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳۔۸ میں مستثنیٰ بہ اِلَّا کا بیان پڑھ لیا ہے یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:۔

۲۔ استثنا کے لغوی معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا یعنی یہ تبلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: اکلت الفواکہ الا عنبا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی انگور نہیں کھائے)۔ ما اکلت الفواکہ الّا عنبا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور یعنی انگور کھائے)؛

۳۔ مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنیٰ مُتَّصِل جو مستثنیٰ مِنْہُ کی جنس سے ہو: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (۲) مستثنیٰ مُنْقَطِع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو: جاءت الافراس الّا حمارًا:

تنبیہ ا۔ مستثنیٰ منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہو۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنیٰ بِالّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے۔ مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین[2] قسمیں ہیں۔

(۱) مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلّا سے پیشتر کلام موجب تامّ[1] ہو، یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو۔ یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائیگا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

(۲) مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلّا سے پیشتر کلام غیر مُوجَب (غیر مُثبَت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَمْ تَتَفَتَّحِ[3] الازھارُ اِلّا وَرْدًا۔ بھی کہہ سکتے ہیں اور وردٌ بھی مَاسَلَّمتُ علی القادمین[4] اِلّا الاوّلَ یا اِلّا الاوّلِ۔

(۳) مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلّا سے پیشتر کلام ناقص ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ماجاءَ اِلّا زیدٌ، مارأیتُ اِلّا زیدًا، لم اُسافِرْ اِلّا مَعَ زیدٍ۔ ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مُفرَّغ کہتے ہیں۔

۵۔ اِلّا کے علاوہ الفاظ استثنا یہ بھی ہیں: غیر، سِوٰی، خلا، عدا، ماخلا، ماعدا اور حاشا ان سب کے معنی ہیں "مگر" یا "سوا"

۶۔ غیرا اور سِوٰی اسم ہیں، ان کے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ

[1] کلام مُوجَب یعنی کلام مثبت۔ اور تامّ یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔
[2] تفتّح (ہ) کھلنا۔ کھل جانا۔ [3] قادم۔ سفر سے آنے والا۔

ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

خود لفظ غیرُ کا اعراب مستثنیٰ بہ الّا کی مانند تین طور سے ہوگا۔

(۱) اِتَّقَدَتِ المصابیحُ غیرَ واحدٍ

(۲) سَلَّمتُ علی القادمین غیرَ سعیدٍ

---

(۳) ماعادَ المریضَ عائدٌ[۱] غیرَ الطبیب یا غیرُ الطبیب

(۴) لاتعتمِدْ علیٰ احدٍ غیرَ اللہ یا غیرِ اللہِ

---

(۵) لاینالُ المجدَ غیرُ العاملینَ

(۶) لم یفترِسِ الذّئبُ غیرَ شاذّةٍ[۲]

(۷) لاتعتمِدْ علیٰ غیرِ اللہِ

۷۔ خلا اور عدا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلام عرب میں اِن کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لئے نحویوں نے ان کو حروف جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرف جرّ بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جرّ بھی مگر ماخلا اور ماعدا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں، اس لئے ان کے

---

[۱] عَادَ (ن) عیادت کرنا۔ بیمار پرسی کو جانا۔ لوٹنا۔ [۲] گلہ یا ریوڑ سے الگ ہوجانے والی (بھیڑ بکری)۔

بعد مستثنیٰ ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

(۱) قَطَفْتُ الازھارَ خلا الورْدَ یا الوَرْدِ

(۲) زُرْتُ مساجدَ المدینۃ عَدَا واحدًا یا وَاحِدٍ۔

(۳) قطعت الاشجار حاشا النخیلَ یا النخیلِ

(۴) قرأت الکتاب ماخلا (یا ماعدا) صفحۃً

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَیِّءٌ برا
اَعْیٰی (یُعْیِیْ) تھکا دینا۔ عاجز کر دینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارَكَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَالٌ (مصدر ض) گمراہی
جَرِیْحٌ (ج جَرْحٰی) زخمی	عَمِهَ (ف) بے راہ بھٹکنا۔ متحیر ہونا
حَاقَ (یَحِیْقُ) گھیر لینا۔ لپیٹ میں لے لینا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (یَخْلُوْ) خالی ہونا۔ تنہائی میں ملنا	لَا مُحَالَۃَ ضرور
دَاوٰی (۳) علاج کرنا	نَیِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (ج اَدْوَاءٌ) مرض بیماری	نَیِّرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

(۱) قَدِمَ الجنودُ اِلَّا القائدَ فَاِنَّہٗ مشغول فی تَدَارُكِ المَرْضٰی

والجُرحی وسَیُقَدَّمُ غَدًا او بعدَ الغَدِ (۲) یعیش الناس براحة الّا الکسلانَ وسیّئَ الاخلاق (۳) اِنتَبَهَ المسلمونَ الّا المنافِقِینَ منهم الذین یتّخذون الکفّارَ اولیاء بعد ما ظهر ما فی قلوبهم من العداوة والبغضاء وقتلوا کثیرا من المسلمین ویأبَونَ الّا استعباد المسلمین وتذلیلهم (۴) صادقتُ کلَّ الجیران الّا المتکبّرین (۵) لم یَصحبْكَ عند موتك اِلّا عملُكَ (۶) لایقع الحال الّا نکرةً مشتقّةً الّا فی بعض الامثلة یکون الحال معرفة وا سما جامدًا (۷) لم تَخلُ منظوماتُ الشعرا من الغزل سوی دیوان ابن العتاهیة والخنساء (۸) مالی انیسٌ سوی الکتاب (۹) ما ساد اِلّا ذو العزم المجدُّ المخیرُ المؤثِرُ وصاحبُ العلم والعقل وما ذلّ الّا الجاهلُ الکسلانُ البخیلُ ابنُ الغرض (۱۰) لا یأکُلُ مالكَ الّا تقیٌّ ولا تأکُلُ اِلّا مالَ تقیٍّ (۱۱) لن اَتّبعَ غیرَ الحقِّ ولن اَخشی غیرَ اللّٰهِ

اشعار

لِکُلِّ داءٍ دواءٌ یُستَطَبُّ بهٖ ... الّا الحماقةَ اَعیَت مَن یُداویها

الا کلُّ شیءٍ ما خلا اللّٰهَ باطلُ ... وکلُّ نعیمٍ لا محالةَ زائلُ

لہ اَبیٰ یأبیٰ انکار کرنا۔ (تمام باتوں سے انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے غلام بنانے اور انھیں ذلیل کرنے کے یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے) لہ جمع ہے جارٌ کی یعنی پڑوسی

مشق من القرآن نمبر ۱۱۲

(۱) وَاِذْ قلنا لِلْمَلٰئِکَةِ اسجدوا لِاٰدم فسجدُوا اِلَّا اِبْلِیْس (۲) ما هٰذِهِ الحیٰوة الدُّنْیا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ (۳) لَا یَحِیْقُ المکرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (۴) فما وجدنا فیها غیرَ بیتٍ مِّنَ المُسْلِمِیْنَ (۵) فماذا بعدَ الحقِّ اِلَّا الضَّلَالُ (۶) لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللهُ (۷) هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؂

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۱۱۳

(۱) سب لڑکے کامیاب ہو گئے مگر سست لڑکا (۲) مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ (۳) میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے (۵) میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے (۷) آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود (۸) سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دیئے تھے (۹) اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور سمجھ گئے ہیں کہ ایمانِ محکم، عملِ صالح اور باہمی اتحاد کے سوا نہ دنیا میں فلاح ہے نہ آخرت میں مگر بعض اشرار اب تک موجود ہیں جو[1] ملک میں فتنہ و فساد کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور دشمنانِ اسلام کی مدد کر رہے ہیں ؂

[1] اَلَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ فِی الْاَرْضِ الْفِتْنَةَ وَالْفَسَادَ ؂

مشق نمبر ۱۱۴

أَكْمِلِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ بِوَضْعِ الْمُسْتَثْنَى بِإِلَّا فِي الْأَمَاكِنِ الْخَالِيَةِ[1] وَأَشْكُلْهُ[2] وَبَيِّنْ مَا يَجُوزُ وَجْهَانِ فِي إِعْرَابِهِ

(۱) قَدِمَ الْحَاجُّ ..... (۵) صَامَ الْغُلَامُ رَمَضَانَ ....

(۲) قَرَأْتُ الْكِتَابَ .... (۶) لَمْ يُسَلِّمْ أَخُوكَ عَلَى أَحَدٍ ....

(۳) لَمْ يَنْجَحْ أَحَدٌ .... (۷) لَا يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ ....

(۴) لَا تَنْمُو[3] الثَّرْوَةُ .... (۸) أَكَلْتُ الْفَوَاكِهَ .....

اِسْتَثْنِ[4] بِغَيْرِ "مِنَ الْجُمَلِ الْآتِيَةِ وَاشْكُلِ الْمُسْتَثْنَى وَأَدَاةَ[5] الْاِسْتِثْنَاءِ

(۹) مَا قَطَعْتُ الْأَزْهَارَ .... (۱۲) لَمْ يَصِدِ الصَّيَّادُ .....

(۱۰) لَا يَبْقَى لِلْإِنْسَانِ بَعْدَ الْمَوْتِ .... (۱۳) حَضَرَ الْوَلِيمَةَ[6] جَمِيعُ الْأَصْدِقَاءِ ....

(۱۱) تَصْدَأُ[7] الْمَعَادِنُ ...... (۱۴) عَادَ الْجُنُودُ ......

---

[1] خالی جگہوں میں مستثنیٰ بہ اِلَّا رکھ کر آئندہ آنے والے جملوں کو کامل کر دو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔ [2] شَكَلَ (ن) اور أَشْكَلَ اعراب لگانا۔ [3] نَمَا يَنْمُو بڑھنا، ترقی کرنا۔ [4] ذیل کے جملوں میں لفظ غیر کے ذریعہ استثنا کر دینی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ استثنا یعنی غیر کا اعراب لگاؤ۔ [5] أَدَاةٌ (ج أَدَوَاتٌ) حرف، لفظ، آلہ۔ [6] ولیمہ خوشی کا کھانا۔ [7] صَدَأَ (ف) زنگ کھانا۔

أَتِمِّ الجُمَلَ الآتِيَةَ بِوَضْعِ المحذوف منها فی الاماکن الخالیة

(۱۵) ... علی غیر نفسك . (۱۸) .... غیرا للّبَن

(۱۶) .... الّا قَلَماً (۱۹) .... ما عدا قائدهم

(۱۷) .... اِلّا العاملون (۲۰) .... خلا اثنین

مشق ۱۱۵

اجعل[1] کلّ اسم من الاسماء الآتیة مستثنًی منہ فی جملۃٍ مفیدۃٍ

الابواب التُّجَّار المُدُن الاشجار البقول[2]

الانہار التلامیذ الطیور اللیل المُسافرون

مشق نمبر ۱۱۶

(۱) کَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِاِلّا فی کلٍّ منها واجبًا نصبُهُ ؛ (تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بہ الا واجب النصب ہو)

(۲) کَوِّنْ ثلاث جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِاِلّا فی کُلٍّ مِنْهَا یجوز صورتین فی الاعراب ؛

(۳) کَوِّنْ[3] ثلاث جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِاِلّا فی کلّ منها مُعْرَبًا علی حسب ما یقتضیه مَوْقِعُهٗ فی الجملة ؛

---

[1] آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنٰی منہ بناؤ ؛ [2] بُقُولٌ جمع بَقْلٌ کی = سبزی (کھانے کی) ؛ [3] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بہ اِلّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اس کے اقتضا کے مطابق ہو ؛

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳ میں تم نے منادٰی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے۔ کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ مضاف ہو، خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَا سَاكِنَ الْهِنْدِ، یا سَاكِنَیْ مَكَّةَ، یا سَاكِنِی الْمَدِیْنَةِ یا وہ مُشَابِہ بِالْمُضَافِ ہو یا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یا نکرہ غیر مقصودہ ہو۔ یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

تنبیہ ۱۔ طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے لیکن معنی میں طَالِعَ الْجَبَلِ کے ہے اس لئے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ یَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادٰی مُفْرَد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائیگا۔ پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَا مُحَمَّدُ، یَا رَجُلُ یَا رَجُلَانِ. یَا مُسْلِمُوْنَ۔

تنبیہ ۲۔ لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں (۱) واحد (۲) غیر مرکب (۳) غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لئے آیا ہے۔

۳۔ زَیْدُ ابْنُ عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادیٰ ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں (۱) زید کو فتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور ضمہ بھی لیکن فتحہ بہتر ہے : یَا زَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اور یَا زَیْدُ بْنَ عَمْرٍو (۲) اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے لیکن اس کو فتحہ ہی پڑھا جائیگا۔ کیونکہ وہ مضاف ہے (۳) ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ھمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائیگا۔

۴۔ کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے : یُوْسُفُ[1] اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا۔ یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں : رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

۵۔ تم نے سبق ۱۱۔ ۵ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرف باللام ہو تو یا کے بعد لفظ اَیُّھَا یا اَیَّتُھَا بڑھا یا جاتا ہے کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں : یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ[2]، یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ، یَا ھٰذَا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰہِ کبھی یا کے بغیر ہی کہتے ہیں : اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ۔

مگر لفظ جلالہ یعنی لفظ اللہ کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے لیکن اسپر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یَا اَللّٰہُ کہتے ہیں۔ اسکی جگہ عموماً اَللّٰھُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۶۔ منادیٰ یائے متکلم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اسکو کئی طرح سے بولتے ہیں : یا غلامِیْ، یا غلامِیَ، یا غلامِ، یا غلامَا، یا غلامَاہ، یا اَبِیْ اور اُمِّیْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں : یا اَبَتِ، یا اَبَتَ، یا اَبَتَا۔ یا اُمَّتِ، یا اُمَّتَ اور یا اُمَّتَا۔

۷۔ اُمِّیْ اور عَمِّیْ کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں۔ یَا بْنَ اُمَّ (اے میری ماں کے بیٹے) یَا ابْنَ عَمَّ۔ یہ صورت کسی اور لفظ میں

---

[1] اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔ [2] اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔

جائز نہیں ہے۔

۵۔ تم نے سبق ۳۰ تنبیہ ، میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں۔ منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے (دیکھو اس کی ترکیب کے لئے سبق ۴۳ صفحہ ۲۱۹/۳)۔

ترخیم

۶۔ کبھی تخفیف کے لئے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں:

یَا مَالِکُ سے یَا مَالِ یَا مَالُ۔ اَفَاطِمَۃُ سے اَفَاطِمَ یا اَفَاطِمُ کہا جاتا ہے اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادیٰ کو منادیٰ مُرَخَّم۔

تنبیہ ۲۔ سبق ۳۹ (۵) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں۔ یَا ، اَیَا ، ھَیَا ، اَیْ اور اَ۔ ان میں سے یَا قریب و بعید دونوں کے لئے اَیْ اور اَ قریب کے لئے ، اَیَا اور ھَیَا بعید کے لئے آتا ہے۔

نُدْبَہ

۷۔ میّت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَہ کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اُسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا اُمَّاہ ، وَا بِنْتَاہ (اے میری بیٹی)۔

تَوابِعُ المنادیٰ

۴۔ منادیٰ مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفت واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَلْ سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یاخالدُ صاحِبَ الشَّجاعۃِ، یا زَیدُ ابْنَ خالِدٍ اور اگر وہ معرّف باللام ہو خواہ مضاف خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رشیدُ الکریمُ الاَبِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رشیدُ الظَّریفُ (اے خوش طبع رشید)۔

منادیٰ پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادیٰ کی مانند ہوگا لیکن معطوف پر اَلْ لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یاعبدَ اللّٰهِ وَاَمَتَہٗ[1]، یاجِبالُ اَوِّبِی مَعَہٗ وَالطَّیرُ[2]۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۶

اَبْشَرَ (ا) خوشخبری پانا. خوشخبری دینا	تَحَانیٰ تَحَانِیًا باہم بے نیاز ہو جانا
اِسْفَارٌ (ا مصدر) صبح کا اُجالا کھل جانا	تَکَلَّفَ تَکَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
اَفْتیٰ (ا۔ و) فتویٰ دینا	جَدٌّ عزت، رتبہ، مال و دولت، دادا۔ نانا
بَغِیٌّ بدکار عورت، باغی	خَلَفٌ پیچھے رہنے والا۔ جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، اِترانا	دَنَا یَدْنُو دُنُوًّا قریب ہونا.

[1] اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی۔ [2] اے پہاڑ اور پرندو اس (داؤد) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اسکا ساتھ دو۔ اَوِّبی امر حاضر مونث کا صیغہ ہے کیونکہ جبال غیر عاقل کی جمع ہے۔ اسی طرح طیر بھی۔

رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْیَۃٌ (ج لِحًی اور لُحًی) داڑھی
رَفَثٌ گالی گلوچ، ہمبستری	اِمْرُءُ سَوْءٍ بُرا مرد
سَمِیْنٌ (ج سِمَانٌ) فربہ، موٹا	مَھْلًا (در اصل اِمْھَلْ مَھْلًا) (مفعول مطلق ہے) ٹھہر جا، چھوڑ دے
مونث سَمِیْنَۃٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے	نَأَی یَنْأَی نَأْیًا دور ہونا
سُنْبُلَۃٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا
صَفْوٌ۔ صاف دلی۔ صفائی۔ اخلاص	نَجَا (ن) نجات پانا
ظَلَامٌ۔ اندھیرا۔ اندھیرا چھا جانا	نَزَعَ (ض) چھین لینا۔ نکال لینا۔ خالی کرنا
عَنَّ (ض) پیش آنا۔ آڑے آنا	وِدٌّ دوستی گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور
عَجْفَاءُ (ج عِجَافٌ) دبلی۔ کمزور	اسم الصفۃ بھی ہے) ج اَوْدَادٌ
فَاتِحَۃُ الْکِتَاب سورۃ الحمد (قرآن کریم کا)	وِدَادٌ دوستی۔ محبت کرنا (مصدر س)
فُسُوْقٌ گناہ کا کام۔ بدکلامی	یَابِسٌ خشک

مشق نمبر ۱۱۷

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادٰی اور لا لِنَفْیِ الْجِنْسِ کے اسم کو غور سے دیکھو:

(۱) یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ احْفَظْ دَرْسَكَ وَاسْعَ دَائِمًا اَنْ تَكُوْنَ اَوَّلًا فِیْ فَصْلِكَ[۱] (۲) یَا اَبَا سَعِیْدٍ هَلَّا تُعَلِّمُ وَلَدَكَ اللُّغَةَ الْعَرَبِیَّةَ كَیْ یَسْهُلَ لَهٗ فَهْمُ الْقُرْاٰنِ (۳) اَیَا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ اَبْشِرْ بِالْفَوْزِ

۱؎ فَصْلٌ کے معنے جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں ۔

الْعَظِيمِ (۴) هَيَا أَخَذَ أَبِيدِ الضَّعِيفِ سَتُجْزَى بِمَا يُرْضِيكَ (۵) أَيْ زَيْنَبُ تَعَلَّمِي الْقُرْآنَ وَعَلِّمِيهِ بَنَاتِكِ وَأَوْلَادَكِ (٦) أَفَاطِمَ مَهْلًا بَعْضَ هٰذَا التَّدَلُّلِ (۷) يَا أَيُّهَا الشُّبَّانُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ الرَّسُولِ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ۔ فَإِنَّكُمْ لَمْ تَكُونُوا صَالِحِينَ لِلسِّيَادَةِ وَالْحُكُومَةِ مَا لَمْ تُحَسِّنُوا أَخْلَاقَكُمْ (۸) السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ (۹) لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (۱۰) لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (۱۱) اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (۱۲)

اشعار

فَصَبْرًا جَمِيلًا مُعِينَ الْمُلْكِ إِنْ عَنَّ حَادِثٌ ـــ فَعَاقِبَةُ الصَّبْرِ الْجَمِيلِ جَمِيلُ

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّيْلَ بَعْدَ ظَلَامِهِ ـــ عَلَيْهِ لِإِسْفَارِ الصَّبَاحِ دَلِيلُ

إِذَا الْمَرْءُ لَا يَرْعَاكَ إِلَّا تَكَلُّفًا ـــ فَدَعْهُ وَلَا تُكْثِرْ عَلَيْهِ التَّأَسُّفَا

إِذَا لَمْ يَكُنْ صَفْوُ الْوِدَادِ طَبِيعَةً ـــ فَلَا خَيْرَ فِي وُدٍّ يَجِيءُ تَكَلُّفَا

فَإِنْ تَدْنُ مِنِّي تَدْنُ مِنْكَ مَوَدَّتِي ـــ وَإِنْ تَنْأَ عَنِّي تَلْقَنِي عَنْكَ نَائِيًا

لہ معین الملک منادیٰ ہے حرف ندا محذوف ہے، دراصل یا معینَ الملک ہے۔ یہ اشعار طغرائی المتوفی ۵۱۴ھ کے ہیں۔ معین الملک کو تسلی دے رہا ہے؛ ۲ یہ اشعار امام شافعیؒ کے ہیں؛ ۳ پہلا تَدْنُ، دَنَا یَدْنُو سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مؤنث غائب ہے۔ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لئے آخر کا حرف علت گرا دیا گیا ہے؛ ۴ ماظ فیہ ہے یعنی متکلم الف زائد ہے جو ترنم کے لئے بڑھا دیا گیا ہے

كِلَانَا غَنِيٌّ عَنْ اَخِيهِ حَيَاتَهٗ[1] وَنَحْنُ اِذَا مِتْنَا اَشَدُّ تَغَانِيًا

مشق من القرآن نمبر ۱۱

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ (۲) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ. بِيَدِكَ الْخَيْرُ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۳) يٰبَنِي اِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۴) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي اِلٰى رَبِّكِ
رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (۵) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيمَ
(۶) يُوسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيقُ اَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ، وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَاُخَرَ يَابِسَاتٍ (۷) يَا اُخْتَ
هٰرُونَ مَا كَانَ اَبُوكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (۸) قَالَ
يَا ابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَاْسِي (۹) قَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ (۱۰) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
لَا رَيْبَ فِيهِ (۱۱) قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا
عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ (۱۲) فَلَا رَفَثَ
وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؞

[1] ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مر جائینگے تو زیادہ بے نیاز ہو جائینگے ؞ حَیَاتَهٗ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدّۃ حیاتہ ؞

مشق اردو سے عربی نمبر ۱۱۹

(۱) اے عبدالکریم تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہوجاؤ (۲) اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر (۳) اے حاجی اسمٰعیل کے بیٹو [یا بَنِی الحاجّ اسمٰعیل] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور ان کے ٹھیک جانشین بن جاؤ (۴) نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے (۵) اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھیگا اور یاد رکھیگا تو وہ علم صرف و نحو میں تیرے لئے کافی ہو گی (۶) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے (۷) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ (۸) اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلۂ نجات نہیں ہے۔

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

اَلْمَجْرُوْرَات

(۱) المجرور بالحروف (۲) المجرور بالاضافه

۱- کسی اسم کو جَرّ دو ہی صورتوں میں آتا ہے (۱) یا تو وہ کسی حرف جارّہ کے بعد واقع ہو: خَاتَمٌ مِن فِضَّةٍ[۱] (۲) یا تو وہ مضاف الیہ ہو:

[۱] ایک انگوٹھی چاندی سے یعنی چاندی کی انگوٹھی۔

خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲۔ حروف جارّہ کی تفصیل درس ۴۹ میں لکھی جا چکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس ۷ اور درس ۵۱ میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں:

اقسام الاضافۃ

۳۔ اِضافۃ کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیۃ (۲) معنویّۃ

اضافۃ لفظیۃ اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسماء الصفۃ (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفۃ مُشَبَّہہ) میں سے کوئی لفظ ہو: سَالِكُ الطَّرِيقِ[1]، مقطوعُ اليَدِ[2]، حَسَنُ الوجہ[3] اور اضافۃ مَعْنَوِيَّة اس ترکیب میں سمجھی جائیگی جس میں مضاف اسماء الصِّفۃ کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طریقُ السّالِكِ، وَجْهُ الحَسَنِ (یہاں حَسَن خاص نام ہے یعنی حَسَن کا منہ)۔

۴۔ اضافۃ معنویّۃ میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے اس لئے اس پر اَلْ داخل نہیں ہو سکتا البتہ اضافۃ لفظیّۃ سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لئے اس میں بوقتِ ضرورت اَلْ داخل ہو سکتا ہے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہو سکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الیہ معرّف باللّام

[1] چلنے والا۔ [2] ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا۔ [3] منہ کا اچھا۔ یعنی اچھی صورت والا۔

ہو یا اس کی طرف مضاف ہو۔ اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السَّالِكُ طَرِيْقِ الباطل مخذولٌ، الفاتحا بلاد الشام خالدٌ وابو عُبَيْدَةَ (رضی اللہ عنهما)، السّاكِنُوْ مَكَّةَ والحُجَّاجُ كُلُّهُمْ اٰمِنُوْنَ اليوم فی عهد السلطان ابن السّعود (ايّده الله بنصره المبين۔ ما دام مُتَّبِعَ السُّنَّةِ ومحافِظَ حرمة البلد الامين)

مذکورہ بیان کے مطابق الناصرُ الرجلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر الناصرُ زیدٍ نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے الناصرُ زیدٍ کے الناصرُ زیدًا کہیں گے۔ خالدٌ الناصرُ زیدًا (زید کو مدد دینے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا۔ اس کی تفصیل آئندہ درس ۷۰ میں ملے گی۔

تنبیہ ۱۔ اسم الصفۃ کی اضافۃ کا بیان درس ۲۳ میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵۔ یائے متکلم (ی) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو ی کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: کتابِیْ یا کتابِیَ، ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ ہ بھی بڑھا دینا جائز ہے: کتابِيَهْ۔ (میری کتاب)، حسابِيَهْ (میرا حساب)

اگر یائے متکلم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸)

لہ محفوظ مامون

مضاف ہو تو اس ی کو فتحہ ہی پڑھا جائیگا؛ عَصَایَ، قَاضِیَّ (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف مضاف ہو تو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے: کتابانِ، کتابَیْنِ اور محبوبونَ، محبّین کو کتابایَ، کتابَیَّ اور محبوبِیَّ، اور محبّیَّ کہیں گے۔ قاضونَ سے قاضِیَّ قاضِیْنَ سے قاضِیَّ چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا ہے ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا	ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی
اَحْرَقَ (۱) جلانا	جَزَعٌ سخت پریشانی
اَعْوَزَ (۱) حاجتمند ہونا کسی چیز کی کمی محسوس کرنا	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا۔ چوکنا رہنا۔
اَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا۔	حَدِیْثٌ بات۔ دلی خیالات۔ نیا
اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا کھل جانا خوش ہونا	حَلَّ (ن) داخل ہونا۔ گرہ کھل جانا۔
اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا۔ ناخوش ہونا۔	حِجَّۃٌ (ج حِجَجٌ) برس
اِنْفَرَدَ الگ ہوجانا۔ (لَہٗ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا۔ (بِہٖ) یکتا ہوجانا۔	حَمِیْمٌ (ج اَحِمَّاءُ) گہرا دوست۔ رشتہ دار
اِنْکَبَّ (علی شیءٍ) کسی کام میں منہمک ہوجانا	خُیِّلَ (لِیَہٗ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آجانا
تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا۔	دَخَلٌ ایرا اُپری طور پر
تَرَھَّبَ دنیاوی لذّات وخواہشات ترک کردینا	رَاھِبٌ (ج رُھْبَانٌ) تارکِ دنیا
	اَلرُّبَا جمع ہے رَبْوَۃٌ کی۔ ٹیلہ۔ اونچی زمین

رَوْحٌ رحمت۔ مدد۔ راحت	مُبْتَذَلٌ حقیر چیز۔ حقیر آدمی
سَكَبَ (ن) اُنڈیلنا۔ بہانا۔	مَسْعَاةٌ کوشش
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ۔ حکومت	مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن
شَوْطٌ (ج اَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ	مُقْمِرٌ چاندنی رات
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا	مَلِيٌّ طویل عرصہ مَلِيًّا کافی عرصہ تک
صَاغَ (يَصُوغُ) بنانا۔ گھڑنا	مَعَاشٌ زندگی۔ زندگی گذارنے کی جگہ۔
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا	اسباب زندگی
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا تسلی دینا	نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا۔
عَنَفَ (س) تشدد کرنا۔ دباؤ ڈالنا۔	نَزْغٌ وسوسہ۔ فاسد خیال
عِيْشَةٌ زندگی۔	نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا۔ طول دینا
غَابَ (يَغِيْبُ غِيَابًا) غائب ہونا۔	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (۱) نکاح کروا دینا
غَالَى (يُغَالِي بِالشَّيْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا	نَهَضَ (ف) اٹھنا (۴) اٹھا دینا
غَدَرَ (س) بے وفائی۔ وعدہ خلافی کرنا	نُوْرٌ (ج اَنْوَارٌ) پھول۔ سفید پھول
فَطِنَ (ن للامر) معاملہ کو سمجھ جانا	وَجَّهَ اِلَيْهِ کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
قَائِدٌ (ج قُوَّادٌ) سالار لشکر	وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز۔ جانب
لَغِيَ (يَلْغَى) بیہودہ بکواس کرنا	وَهْدَةٌ (ج وِهَادٌ) گہرا گڑھا
لَقَّى (يُلَقِّي) کسی کو کوئی چیز دے دینا	وَلِيْدٌ ج وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ
	هَا (ج هَاؤُمْ) ہاں یہ لے۔ ہاں یہ لو

مشق نمبر ۱۲۰

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات و مجرورات پہچانو
خصوصاً اضافۃ کی قسموں اور مضاف و مضاف الیہ کی
قسموں میں غور کرو:

من القرآن

(۱) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيهِ
لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ (۲) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ
وَلَا السَّيِّئَةُ ط اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (۳) فَاَمَّا مَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ [كتابي] اِنِّيْ
ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ (۴) وَاَمَّا
مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ
اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ [حسابي] يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا اَغْنٰى

---

۱ یہاں اِدْفَعْ امر ہے یعنی ٹال دیا ہاں: ۲ حمیم گہرا دوست۔ گرم پانی: ۳ ھَا کی ضمیر حیٰوۃ الدنیا کی طرف راجع ہے: ۴ اِقْرَءُوْا اصل در اصل اِقْرَءُوْا تھا ہے۔ اس میں ما نانہ ہے دیکھو سبق ۔۔۔ ۱۴۲): ۵ اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا:

عنّی مَالِيَهْ [= مالي]، هلك عَنِّي سُلطانِيَهْ [= سلطاني] (۵) قال إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ (۶) يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللهِ. إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُونَ ۝

مشق نمبر ۱۲۱

كتاب امير المؤمنين سيدنا ابوبكر الصّدّيق رضى الله عنه الى بعض قوّاده

اذا سرت فلا تعنف على اصحابك فى السّير ولا تُغضب قومك وشاورهم فى الامر واستعمل العدل، وباعد عنك الظّلم والجور فانّه ما افلح قوم ظلموا ولا نُصروا على عدوّهم. واذا نُصرتم فلا تقتلوا وليدا ولا شيخا ولا امرءة ولا طفلا ولا تقربوا نخلا ولا تحرقوا زرعا ولا تقطعوا شجرا مثمرا. ولا تغدروا واذا عاهدتم ولا تنقضوا اذا صالحتم. وستمرّون على قوم فى الصّوامع رهبان ترهّبوا لله فدعوهم وما انفردوا له وارتضوه[1] لانفسهم، فلا تهدموا صوامعهم ولا تقتلوهم والسّلام

---

[1] ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔

مشق اشعار (للطغرائی ۵۱۴ھ) نمبر ۱۲۲

غالٍ بنفسی عرفانی بقیمتها فصنتها عن رخیص القدر مبتذل

أعدی عدوک أدنی من وثقت به فحاذر الناس واصحبهم علی دخل

فی وصف الربیع لابی تمام حبیب بن اوس ۲۳۱ھ

یا صاحبیّ تقصّیا نظریکما تریا وجوه الارض کیف تصوّر

تریا نهارا مشمسا قد زانه زهر الربی فکانما هو مقمر

أضحت تصوغ بطونها لظهورها نورا تکاد له القلوب تنوّر

دنیا معاش للوری حتّی اذا حلّ الربیع فانما هی منظر

مشق (من ابنة الی امّها بعد وصولها الی المدرسة) نمبر ۱۲۳

سیّدتی الوالدة

سلام وتحیّة طیّبة من ابنتک۔ وبعد فاخبرک انّ قلبی لم یغب عنک بغیابی۔ فانّک لم تزالی حدیثی و وجهة أفکاری۔ یا امّاه لمّا وصلت الی المدرسة ضاق صدری وأظلمت الدنیا فی عینی حتّی خیّل الیّ أنّی لن أعود أنس بمشاهدتک۔

فقطنت لحالی المعلّمات فلاطفننی ووجّهن الیّ فوائد

---

۱ أدنی بمعنی قریب۔ ۲ أنس یأنس (س) انس حاصل کرنا تسکین پانا۔

العلوم والآداب وعرّفتني أنّ البنت لا تكمُلُ تربيتها بدونهما فتذكّرتُ أنّه لا تبتغي اُمّي إلّا أن ترانِي ابنةً كاملةً تَسُرُّ النَّاظرين۔ فكان في هذا وذاك جميلُ العزاء والسُّلْوانِ فنهضت بي هِمّتي من وهدة الجزع والأحزان۔ وانبسط قلبي بعد الانقباض۔ فسِرْتُ بحمد الله شوطًا بعيدًا في ميدان التعليم والتهذيب۔ ولم يُعْوِزْني سوى أدعيتِكِ الصالحة حتى تُقْرَنَ مَسْعائی بالنّجاح وأكونَ جديرة للقائكِ۔ نسأ الله في بقائكِ ۞ والسلام ابنتكِ فلانةُ

الجواب

مشق نمبر ۱۲۴

عزيزتي۔ وعليكِ السلام ورحمة الله وبركاته۔ قد اتّصلت بنا رسالتُكِ المُؤرَّخةُ في كذا، وبها اطمأنّ قلوبنا بعض الاطمئنان فإنّ فراقَكِ كان حوّل فرحنا ترحًا وهناءنا عَناءً۔ ولاسيّما انا والدتُكِ فإنّي مكثتُ مليًّا أسكبُ الدموع الغزارَ آناءَ الليل وأطرافَ النهار ولم نزل هكذا حتّى وردت علينا رسالتُكِ تَصِفُ أحوالَكِ السّارَّةَ وتُبيِّنُ ما صِرْتِ إليه من جميل الصبر والانكباب على اشتغالِكِ المدرسيّة

له یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدر اَخُصُّ یا اَعْنِی کا دیکھو سبق ۶۰-۷ (۳)

عه سلوان تسلی عه یعنی الیسے یا فلاں رن میں

نحمد نا اللّٰہ تعالیٰ وسألناہ ان یدیم علیكِ حُلّۃَ العافیۃ ویرزقكِ حُسنَ الثّبات ویبلّغكِ مقصودكِ فی اقرب الاوقات ویحفظكِ من جمیع الآفات۔ والسلام　اُمّكِ فلانۃ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ

اَلتَّوَابِعُ

تنبیہ:- اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے، اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے:

۱- توابع جمع ہے تابع کی، تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہیں:

۲- تابع کی چار قسمیں ہیں (۱) نعت یعنی صفۃ (۲) توکید (یا تاکید) (۳) بدل (۴) معطوف:

(۱) النّعت (الصّفۃ)

۳- نَعْت یا صفۃ وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرّجلُ الکریمُ (شریف مرد) الرّجلُ الکریمُ اَبوہُ (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے

اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا۔ مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفت کہا جائیگا۔

پہلی قسم کی نعت کو النَّعْتُ الحقیقیُّ اور دوسری کو النَّعْتُ السَّبَبِیُّ کہتے ہیں ٭

۴۔ نعت حقیقی اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، وحدت وتثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اول کے تیسرے اچھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف وتنکیر میں منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر وتانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو) ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو:-

النعت الحقیقی	(منعوت واحد)	النعت السببیُّ
جاءَ الرجل المهذَّبُ		جاءَ الرجل المهذَّبُ اخوهُ
حضرتِ السيدةُ العاقلةُ		حضرت السيدةُ العَاقِلُ زَوجُهَا
تَسَلَّقْتُ شجرةً غليظةً		تَسَلَّقْتُ شجرةً غليظًا جِذْعُهَا
تعلَّمْتُ فی المدرسةِ العالیةِ		تعلَّمتُ فی المدرسةِ المعروفِ نظامُها

۱؎ چڑھ جانا۔ ۲؎ غلیظ = موٹا۔ کثیف۔ گاڑھا۔ ۳؎ جِذْع (ج جُذُوع) تنہ درخت کا ٭

النَّعتُ الحقيقى	منعوت تثنیہ	النَّعتُ السَّبَبِيّ
هاتان صورتان جميلتانِ		هاتانِ صورتانِ جميلٌ إِطارُهُما
اشتريتُ بِساطينِ شرقيّين		اشتريتُ بساطين شرقيًّا نقشُهما
أبصرتُ بطائرينِ غريبينِ		ابصرت بطائرين غريبٍ شكلُهما

منعوت جمع

هؤلاءِ بناتٌ عاقلاتٌ	هؤلاء بناتٌ عاقلٌ آباءُ هُنّ
عاشرتُ إخوانًا موسرينَ	عاشرتُ اخوانًا موسرًا آباءُهم
النعت الحقيقى مُفردةٌ	**النعت الحقيقى جملةٌ فعلية**
هذا عملٌ نافعٌ	هذا عملٌ ينفعُ
ابصرت رجلًا سابحًا	ابصرت رجلًا يسبحُ
نظرت الى عينٍ جاريةٍ	نظرتُ الى عينٍ تجرى
النعت مُركّبٌ إضافى	**النعت جملةٌ اسميةٌ**
مضى يومٌ شديدُ الحرّ	مضى يومٌ حرُّهُ شديد
أوقدتُ مصباحًا قوىَّ النور	اوقدت مصباحًا نورُهُ قوىٌّ
نَصِيدُ فى بِركةٍ كثيرةِ السَّمكِ	نصيد فى بركةٍ سمكُها كثيرٌ

لہ اطار: فریم ۔ سہ بساطٌ فرش ۔ سہ أبصرَ (ا) دیکھنا ۔ کبھی اس کے لبد ب زیادہ کر دیتے ہیں ۔
سہ مُوسِرٌ غنی ۔ ھہ سبَحَ (ف) تیرنا ۔ لہ صادَ (نَصِيدُ) شکار کرنا ۔ سہ بِرْكةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب
ہہ چشمہ ۔ عہ أوقدَ (ا) سلگانا ۔ جلانا ۔

۵۔ پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفۃ اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اول درس ۶، تنبیہ ۱) اسی طرح صفۃ، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے۔

خبر	نعت	حال
هٰذَا الوَلَدُ ضَاحِكٌ	هٰذَا وَلَدٌ ضَاحِكٌ	جَاءَ الوَلَدُ ضَاحِكًا
هٰذَا الوَلَدُ يَضْحَكُ	هٰذَا وَلَدٌ يَضْحَكُ	جَاءَ الوَلَدُ يَضْحَكُ
هٰذَا الوَلَدُ ضَاحِكٌ اَخُوهُ	هٰذَا وَلَدٌ ضَاحِكٌ اَخُوهُ	جَاءَ الوَلَدُ ضَاحِكًا اَخُوهُ
هَاتَانِ الصُّورَتَانِ جَمِيلٌ مَنْظَرُهُمَا	هَاتَانِ صُورَتَانِ جَمِيلٌ مَنْظَرُهُمَا	اَعْجَبَتْنِيْ هَاتَانِ الصُّورَتَانِ جَمِيلًا مَنْظَرُهُمَا

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هٰذَا الوَلَد اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔ تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جاءَ کا فاعل ہے۔ اس کے بعد ضاحك نکرہ ہے اس لئے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہو سکتا ہے۔ کیونکہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اسلئے منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں یَضْحَكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟ ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لئے یضحك اس کی صفت ہو سکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے۔ اس لئے یَضْحَكُ جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك اخوہ اور جمیل منظرھما جملہ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفۃ ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۴- یاد رکھو کہ نعت (صفۃ) کے لئے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے۔ = زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو، خَالِدُ نِ الْبَرْمَکِیُّ، ھٰذَا الرَّجُلُ، زَیْدٌ ھٰذَا، ابْنُ الْمَلِكِ ھٰذَا، اَبْنَاءُ نَا ھٰؤُلَاءِ۔

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفۃ ہے حالانکہ وہ اسم جامد ہے۔

مشارٌ الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفۃ بنایا جا سکتا ہے۔ دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ مشارٌ الیہ ہے

اسے اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم عَلَم کی صفۃ ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفۃ ہے۔

تنبیہ ۲۔ پہلی مثال زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زَیْدٌ موصوف ہے اور ابْنُ عَمْرٍو اس کی صفۃ۔ اس میں دو باتیں تمہیں انوکھی نظر آئیں گی پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلا وجہ حذف کر دی گئی ہے، دوسری یہ کہ ابْن کا ہمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفۃ اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں۔ اسے بھولنا نہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵

أَبْصَرَ (۱) دیکھنا۔ کبھی اس کے بعد بِ زائد کرتے ہیں۔	إِطَارٌ (ج إِطَارَاتٌ) فریم۔
أَدِيمٌ کسی چیز کی سطح۔ چمڑا کمایا ہوا۔	أَطْفَأَ (۱) بجھا دینا۔ افسردہ خاطر کر دینا۔
أَرْشَدَ (۱) راہ بتانا	أَطْرَبَ (۱) خوش کرنا
اِزْدَحَمَ (۷، در اصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا۔	اِقْتَلَعَ (۷) اکھڑ جانا۔ (۱) اکھیڑ دینا
اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ۔	بَاخِرَةٌ۔ دخانی جہاز۔ آگبوٹ
	بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب حوض

بِسَاطٌ فرش	غَنَّاءُ (مونث ہے اَغَنُّ کا) گھنا۔ گھنی
بَاسِلٌ جواںمرد۔ بہادر	قَارِسٌ سخت سردی
بَعْثَرَ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا۔ بکھیر دینا۔	قُبَّةٌ (ج قِبَابٌ) قبہ گنبد
بَلَّلَ (۲) تر کر دینا	لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا
بَنَّطَ (۲) پراگندہ کرنا	لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے
جَلَبَةٌ شور و غل	مَارٌّ (از مَرَّ يَمُرُّ) راستے سے گذرنے والا
حِذَاءٌ (ج اَحْذِيَةٌ) جوتا۔ بوٹ	مُمْطِرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا
اَلْحَانِيْ (از حَنَي يَحْنُو) محبت اور پیار کرنیوالا	مُنْعِشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا
حَيٌّ (ج اَحْيَاءٌ) محلہ قبیلہ۔ زندہ	مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گلدان
سُيَّاحٌ (جمع ہے سائحٌ کی) سیر سیاحت کرنیوالے	مُوسِرٌ (از اَيْسَرَ) غنی۔ خوشحال
سَبَحَ (ف) تیرنا	مُسْرَجٌ (از اَسْرَجَ) زین کسا ہوا
سُكْنَىٰ گھر۔ رہنے کی جگہ	مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ
شَعْبٌ (ج شُعُوبٌ) قوم قبیلہ عوام	نَزَحَ (ف) دور جانا یا سفر کرنا۔
صَادَ (يَصِيدُ) شکار کرنا	هَابَ (يَهَابُ) ڈرنا
ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا	هِنْدَامٌ وضع قطع لباس۔
ضَوْضَاءُ چیخ۔ پکار۔	مُعْتَدِلٌ۔ درمیانی حالت حد سے زیادہ نہ کم
عَالَ (يَعُولُ) پرورش کرنا۔	

مشق نمبر ۱۲۵

مَيِّزِ النَّعْتَ الْحَقِيقِيَّ مِنَ السَّبَبِيِّ فِي الْعِبَارَةِ الْآتِيَةِ[1]

الْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ عَظِيمَةٌ تُضَارِعُ كَثِيرًا مِنَ الْمُدُنِ الْأُورُبِيَّةِ* فِي جَمَالِ ظَوَاهِرِهَا وَنَقَائِهَا. وَقَدْ زَادَ سُكَّانُهَا فِي الْأَيَّامِ الْأَخِيرَةِ زِيَادَةً عَظِيمَةً. وَفِيهَا كَثِيرَةٌ مِنَ الْمَيَادِينِ الْوَاسِعَةِ وَالْحَدَائِقِ الْغَنَّاءِ وَإِذَا طُفْتَ فِي أَنْحَائِهَا وَجَدْتَ قُصُورًا شَامِخًا بُنْيَانُهَا وَمَسَاجِدَ عَالِيَةً قِبَابُهَا وَأَحْيَاءً مُتَّسِعَةً شَوَارِعُهَا. وَوَجَدْتَ مَصَانِعَ وَمَتَاجِرَ وَعُمَّالًا وَعُمَّالًا. وَفِي كُلِّ شِتَاءٍ يَنْزَحُ إِلَيْهَا السُّيَّاحُ الْمُوسِرُونَ مِنَ الْأَقْطَارِ الْقَارِسِ بَرْدُهَا، فَيُقِيمُونَ مَا شَاءُوا تَحْتَ سَمَائِهَا الصَّافِي أَدِيمُهَا وَيَتَمَتَّعُونَ بِهَوَائِهَا الْمُعْتَدِلِ الْجَمِيلِ.

مشق نمبر ۱۲۶

عَيِّنْ فِي الْجُمَلِ الْآتِيَةِ النُّعُوتَ وَالْأَخْبَارَ وَالْأَحْوَالَ[2]

(۱) لَا تَزُرْ أَحَدًا وَالسَّمَاءُ مُمْطِرَةٌ حَتَّى لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِ مُبَلَّلَ الثِّيَابِ، مُلَوَّثَ الْحِذَاءِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ عَيْبٌ كَبِيرٌ[3]

(۲) الْإِمَامُ الْعَادِلُ كَالْأَبِ الْحَانِي عَلَى وَلَدِهِ، يَعُولُهُمْ صِغَارًا، وَيُرْشِدُهُمْ كِبَارًا.

---

[1] آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو یعنی دونوں کو پہچانو۔ [2] آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو یعنی ہر ایک کو پہچانو۔ [3] اس جگہ ما ظرفیہ ہے یعنی جب تک۔

* یورپین۔

(۳) البُرتقالُ فاکھۃ لذیذٌ طعمُھا، طیّبۃٌ رائحتُھا، وھو من فاکھۃ الشتاء الطویلۃِ البقاء۔

(۴) الاماکنُ الھادئۃُ خیرٌ للسُّکنٰی من المساکن المملوءۃ بالجلبۃ والضوضاء

مشق نمبر ۱۲۷

(ضَعْ فی کلِّ مکانٍ خالٍ نعتاً مناسباً)

(۱) الھواء.... مُنعِشٌ للاجسام (۶) الھواء.... یُثبِّطُ القُوَی البدنیۃَ

(۲) الماء..... مُضِرٌّ شُربُہٗ (۷) الحذاء... یَضُرُّ القدمَ

(۳) المناظر.... تشرحُ النفوسَ (۸) یُسِرُّ الاٰباءَ بالابناء....

(۴) الاشجار.... تُظلِّلُ المارّۃَ (۹) لاتسکُنِ الاماکنَ.....

(۵) یثِقُ الناسُ بالتاجر..... (۱۰) تُکرِمُ الشعوبُ رجالَھا....

مشق نمبر ۱۲۸

ضَعْ فی کلِّ مکانٍ خالٍ منعوتاً مناسباً

(۱) ... الباسلون لایھابون الحربَ (۴) ظھرت فی السماء... کثیفۃ

(۲) الذھب ... نفیس (۵) ھبّت ... واقتلعت الاشجارَ

(۳) ... الکثیر یُطغی صاحبَہٗ (۶) نزل من السماء... غزیرٌ

۱؎ شگفتہ

۲؎ (ذیل کے جملے میں) ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت رکھو یعنی مناسب لفظ سے پر کرو۔

مشق نمبر ۱۲۹

كَوِّنْ جُمَلًا تكون فيها الأوصافُ الآتيةُ نعتًا

كريمةٌ طِباعُهم، باسقةٌ فروعُها، سخيّ، مُؤثِّرٌ كلامُه، نظيفةٌ ملابسُه، حَسَنٌ هندامُه، ساطعٌ نورُه، عالياتٌ

مشق نمبر ۱۳۰

كَوِّنْ[1] جملًا تكون فيها الأوصاف الآتية نعوتًا سببيّة

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

مشق نمبر ۱۳۱

حَوِّلْ[2] النّعتَ المفردَ الى المثنّى والجمع مذكّرًا ومؤنّثًا في الجملة الآتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ

حَوِّلِ النعوتَ المفردةَ في الجُمَلِ الآتيةِ الى جُمَلٍ وصفيّةٍ

(۱) مررتُ بحيٍّ مزدحمٍ بالسُّكّان (۴) سَقَيْتُ كلبًا لاهثًا

(۲) سمعتُ صوتًا مُطرِبًا (۵) قليلٌ مُدَبَّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبعثَرٍ

(۳) نالتْ مصرُ منزلةً عاليةً (۶) اِقْبَلْ نُصْحًا نافعًا من أخٍ مُخْلِصٍ

حَوِّلِ الجُمَلَ الوصفيّةَ الى النعوتِ المفردةِ

[1] ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجہ ذیل) اوصاف (اسماء صفة) نعت سببی واقع ہوں۔ [2] حَوِّلْ پھیر دینا

(۱) قابلتُ ولدًا يَصيحُ (۴) شاهدتُ قطارًا سَيْرُهُ سريع

(۲) سمعت خطيبًا يؤثّر في سامعيه (۵) عطفتُ على فقيرٍ نَفْسُهُ عفيفةٌ[1]

(۳) أُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتْقِنُ عَمَلَهُ (۶) رَكِبتُ باخرةً غُرَفُها جميلةٌ

حَوِّلِ الأحوالَ الّتي في الجملِ الآتيةِ إلى النعوتِ

(۱) جاءت البنتَ تضحك (۳) ظهرالنورُ ساطعًا

(۲) رَكِبْتُ الحصانَ مُسْرَجًا (۴) ابصرنا البرقَ يلمعُ

غَيِّرْ[2] كلَّ جملةٍ من الجملِ الآتيةِ لِتجعلَ الأخبارَ الّتي بها نُعوتًا

(۱) الحجرةُ نظيفةٌ جُدرانُها (۳) الدرس مفهوم مَعْنَاهُ

(۲) الحديقة ناضرةٌ أزهارُها (۴) الزهرة ناصِعٌ[3] بَيَاضُها

مشق نمبر ۱۳۲

(۱) كوِّنْ سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ كُلٌّ واحدٍ منها على نعتٍ حقيقيٍّ مَعَ اختلافِ النعوتِ في التذكيرِ والتانيثِ والإِفرادِ والتثنيةِ والجمعِ۔

(۲) كوِّنْ سِتَّ جملٍ تشتمل كل واحد منها على نعت سَبَبِيٍّ مع اختلاف النعوت في التذكير والتانيث والإِفراد والتثنية والجمع۔

---

[1] عفيفٌ برائی سے بچا ہوا۔ پاکدامن ۞ [2] غَيَّرَ (۲) بدل دینا ۞ [3] ناصع۔ خوب صاف کھلے رنگ کو کہتے ہیں ۞

(۳) کوّنْ سِتّ جُمَلٍ یکون النعت فی الثلاث الاُولی منها جملةً اسمیةً وفی الثلاث الاُخرٰی جملةً فعلیّةً

(۴) کوّن سِتّ جمل یکون الحال فی الثلاث الاولی منها جملةً اسمیةً وفی الثلاث الاُخرٰی جملةً فعلیةً

(۵) رَکِّب[1] سِتّ جُمَلاتٍ یکون الخبر فی الثلاث الاُولٰی منها جملةً اسمیةً وفی الثلاث الثانیة جملةً فعلیةً

مشق نمبر ۱۴۳

میرا کمرہ

تنبیہ - ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو - ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو:-

میرا ایک کمرہ ہے۔ میرا کمرہ تنگ[2] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں۔ اور اس کی چھت اونچی[3] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[4] بڑے

---

[1] رَکِّبْ (۲) مرکب کرنا بنانا ۔ [2] تنگ = ضَیِّقٌ ۔ [3] مُرْتَفِعٌ ۔ [4] کواڑ = مِصْرَاعٌ

خوبصورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ اور دو کرسیاں ہیں جن کی بناوٹ[1] اور بُناوٹ[2] بیحد[3] خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت پلنگ ہے جس کے پائے[4] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُرلطف ہے۔ ایک طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[5] سنہری[6] ہے مذکورہ اشیاء کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوبصورت گلدان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی[10] مختلف رنگ کے خوشبودار پھول لایا کرتا اور اس میں سجاتا[8] ہے۔

لھذا۔ میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا[9] جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں بآرام رہتا ہوں اور پُرسکون نیند لیتا ہوں پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے شکر ہے ۔

---

[1] بَناوٹ = صُنعٌ ۔ [2] بُناوٹ = نَسْجٌ ۔ [3] بیحد = جِدًّا ۔ غایۃً ۔ [4] پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پائے کو قائمۃ (ج قوائم) کہتے ہیں ۔ [5] فریم = اَلْطارٌ (ج اِطاراتٌ) ۔ [6] سنہری = مُذَهَّبَةٌ [7] خوشبودار پھول = رَیْحَانٌ (ج رَیاحِینُ) ۔ [8] سجانا = رَتَّبَ ، زَیَّنَ ۔ [9] اَلْبُسْتَانِیُّ [10] گویا = کَأَنَّ ۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۲) اَلتَّوْكِيْد يا التَّأْكِيْد

۱۔ توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو :۔

(۱) حَادَثَنِيْ الْوَزِيْرُ نَفْسُهٗ	(۴) اِمْتَلَأَ الْحَوْضُ كُلُّهٗ
(۲) قَابَلْتُ الْوَزِيْرَ عَيْنَهٗ	(۵) قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهٗ
(۳) كَتَبْتُ اِلَى الْوَزِيْرِ نَفْسِهٖ	(۶) فَرَغْتُ مِنَ الْاَعْمَالِ كُلِّهَا
(۷) نَجَحَ الْاَخَوَانِ كِلَاهُمَا	(۱۰) نَجَحَتْ اُخْتَايَ كِلْتَاهُمَا
(۸) عَظِّمِ الْوَالِدَيْنِ كِلَيْهِمَا	(۱۱) اُحِبُّ اُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا
(۹) سَكَنَّا فِي الْمَنْزِلَيْنِ كِلَيْهِمَا	(۱۲) رَضِيْتُ بِاُخْتَيَّ كِلْتَيْهِمَا
(۱۳) رَأَيْتُ التِّمْسَاحَ التِّمْسَاحَ	(۱۵) لَا! لَا اَخُوْنُ الْعَهْدَ
(۱۴) ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلَالُ	(۱۶) اَنْتَ الْمَلُوْمُ اَنْتَ الْمَلُوْمُ

۲۔ دیکھو اگر تم نے کہا حَادَثَنِي الْوَزِيْرُ تو چونکہ وزراء سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لئے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکریٹری

---

۱ مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔ ۲ میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔ ۳ میں نے خود وزیر ہی کو لکھا۔ ۴ حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ ۵ میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔ ۶ دونوں بھائی کامیاب ہو گئے۔ ۷ میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔ ۸ تِمْسَاح (ج تَمَاسِيح) مگرمچھ۔ ۹ خَانَ (يَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا۔ ۱۰ مَلُوْمٌ اسم مفعول از لَامَ يَلُوْمُ ملامت کیا ہوا۔

وغیرہ نے گفتگو کی ہوگی۔ لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُہٗ (خود اس نے) تو سننے والے کا شک دُور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مُؤَکَّد کہا جاتا ہے ؛

تنبیہ ا۔ نَفْس کی جگہ عَیْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُلّ کی جگہ جَمِیْع بھی آسکتا ہے۔ کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مُؤَکَّد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں ؛

۳۔ آخری چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دہرا دیا گیا ہے۔ پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دہرایا گیا ہے ؛

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دُہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکّد سے الگ ہیں لیکن معنیٰ میں اس کے موافق ہیں۔ تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخری چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے ؛

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق

ہوتا ہے ۔

۶۔ ضمیر متّصل بارز یا مُستتِر کی تاکید ضمیر مرفوع مُنفصِل سے کی جاتی ہے ۔ خواہ ضمائر مؤکَّدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں :۔

(۱) قُمتُ انا بالواجبِ (۴) اُسرِجُ انا الفرسَ
(۲) ما رأک انت احدٌ (۵) اِفتَح انت النافذۃ
(۳) سَلَّمتُ علیہ ھُوَ (۶) زیدٌ قرأ ھو الکتابَ

دائیں جانب میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بائیں جانب ضمائر مستترہ ہیں ۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکَّد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور، لیکن تاکید کے لئے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے ۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی ۔

۷۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کرلی جائیگی ۔ اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائیگی ۔ دیکھو ذیل کی مثالیں

(۱) قمتُ انا نفسی بالواجب (۲) قاما ھما اَنفُسُھُمَا ۔

---

۱ میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا ۔ ۲ تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا ۔ ۳ میں نے اسی کو سلام کیا ۔ ۴ میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں ۔ ۵ تو ہی کھڑکی کھول دے ۔ ۶ زید نے ہی کتاب پڑھی ۔ ۷ میں بذات خود ادائے فرائض میں لگا رہا

(۳) جاؤا ھم انفسھم　　(۵) اِفْتَحْ انت نفسُكَ النافذةَ

(۴) اُسْرِجْ انا نفسی الفرسَ　　(۶) فریدٌ قرأھو نفسُه الکتابَ

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں :

تنبیہ ۲ - یاد رکھو۔ نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے : جاء الرجلان اَنْفُسُھُمَا یا اَعْیُنُھُمَا کہیں گے، نَفْسَاھُمَا نہیں کہیں گے :

مشق نمبر ۱۳۴

عیِّن فی العبارات الآتیۃ التوکیدَ والمؤکَّدَ واَشْکُلْھما ومیِّزِ التوکیدَ اللفظیَّ من المعنویّ

(۱) یُثْنِی[۱] النَّاسُ جمیعُھم علی العامِلِ[۲] المُجِدِّ

(۲) اَلْمُلْكُ کلُّہ للہ

(۳) کنتَ اَنتَ الرَّقِیْبَ[۳] علیھم

(۴) تَفَقَّدْتُ[۴] انا نفسی اشجارَ البستان کلَّھا فوجدتُھا جمیعَھا مُثْمِرَۃً[۵]

(۵) اَطِعْ وَالِدَیْكَ کِلَیْھِمَا واعْطِفْ[۶] علی اخوتك جمیعِھم

---

[۱] اثنیٰ علیہ - تعریف کرنا یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں :
[۳] نگہبان : [۲] کام کرنے والا - مزدور :　[۴] تفقد (۴) جانچنا - تلاشی لینا :
[۵] مُثْمِرٌ پھلدار : [۲] دل لگا کر کام کرنے والا : [۶] عَطَفَ (ض، علیہ) مہربانی کرنا :

(۶) اِیَّاکَ اِیَّاکَ وَالنَّمِیْمَةَ۔

(۷) عَادَ الرَّسُوْلُ عَیْنَهٗ یَحْمِلُ الْبُشْرٰی (خوشخبری اٹھائے ہوئے یعنی لئے ہوئے)

(۸) رَکِبْتُ الزَّوْرَقَ عَیْنَهٗ مَعَ صَدِیْقَیَّ کِلَیْهِمَا۔

(۹) اَجَلْ، اَجَلْ سَیَلْقَی الْجَانِیْ جَزَاءَهٗ

(۱۰) وَاَسَیْتُهٗ اَنَا نَفْسِیْ اِحْتَرَمَهُمَا وَاَسَاءَ اَخَوَاهُ اَنْفُسُهُمَا۔

(۱۱) حَذَارِ حَذَارِ مِنَ الْاِهْمَالِ۔

(۱۲) قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

(۱۳) اِنَّ الْمُعَلِّمَ وَالطَّبِیْبَ کِلَیْهِمَا ؛ لَا یَنْصَحَانِ اِذَا هُمَا لَمْ یُکْرَمَا (شعر)

(۱۴) اِذَا کَانَ رَبُّ الدَّارِ بِالدُّفِّ ضَارِبًا ؛ فَشِیْمَةُ اَهْلِ الدَّارِ کُلِّهِمُ الرَّقْصُ (شعر)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۵) فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّا اِبْلِیْسَ اَبٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ
السّٰجِدِیْنَ (۱۶) کَلَّا (ہرگز نہیں) اِذَا دُکَّتِ الْاَرْضُ دَکًّا دَکًّا وَّجَاءَ رَبُّکَ
وَالْمَلَکُ صَفًّا صَفًّا (۱۷) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ
اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا (۱۸) فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ
عَلَیْهِمْ۔

ا نمیمۃ چغلی ۲ کشتی ۳ مجرم، گناہگار ۴ ہمدردی (۳) غمخواری کرنا ۵ حَذَارِ اسم الفعل ہے، بچو خبردار ۶ وقت ضائع کرنا ۷ نَصَحَ (ف) خیر خواہی کرنا، نصیحت کرنا ۸ نگہبان

مشق نمبر ۱۳۵

ضع فی کل مکان خالٍ توکیدا معنویا مناسبا

(۱) ینعت ثمر البستان .....
(۲) ابوہ واخوہ ... یعطفان علیہ
(۳) احفظ عینیک ... من وہج الشمس
(۴) اخوك ... ھو الذی تقبل الخبر
(۵) العقلاء ... یکرھون الشقاق
(۶) زارنا المدیر ....

ضع فی کل مکان خالٍ مؤکدا مناسبا

(۱) .... انفسہم لا یحبونہ
(۲) .... کلہا ناطقۃ
(۳) ... لا افشی سر الصدیق
(۴) کلتاھما مؤنثتان بالمداد
(۵) .... الصداق یا فتی
(۶) احسن الی ... کلیہما
(۷) عاود المریض ... عینہ
(۸) نثنی ... انفسنا علی المجد

کوّن جملا تجیء فیہا الالفاظ الآتیۃ مؤکدۃ توکیدا معنویا بحیث تقع الالفاظ مرۃ مرفوعۃ ومرۃ منصوبۃ ومرۃ مجرورۃ

الحاکم المسافرون البسط الشرقیۃ الفتاۃ المھذبۃ

الجوادان الشجرتان الرجال الموسرون القاضی

صغ من الجملۃ «لا ینجح الکسلان» اربعۃ امثلۃ لتوکید الاسم والفعل والحرف والجملۃ توکیدا لفظیا

---

۱ تیز چمک ۔ ۲ افشی (ا) ظاہر کرنا ۔ ۳ عاود بیمار کی خبر لینا ۔ ۴ بحیث اس طرح کہ ۔
۵ بُسط جمع ہے بساط کی ۔ فرش کی ۔ ۶ صاغ (ن) گھڑنا ۔ بنانا ۔ صُغ یعنی بنا لے گھڑ لے ۔

مشق نمبر ۱۳۶

أَكِّدْنَا فِي الجُمَلِ الآتِيَةِ مِنَ الضَّمَائِرِ المُتَّصِلَةِ البَارِزَةِ أَوِ المُسْتَتِرَةِ تَوْكِيدًا لَفْظِيًّا[1]

(۱) اُکتبوا.....
(۲) اِذهبا.....الی البستان
(۳) من اَنبأکم.....بهذا؟!
(۴) سَأُسافر.....الی لُبنان
(۵) رَتِّبْنَ..... المائدة
(۶) اَتَتْنا..... الأخبارُ
(۷) لَم يُسَلِّم عليه.....احدٌ
(۸) دَعْ.....المزاحَ...

مشق نمبر ۱۳۷

أَكِّدْ ضَمَائِرَ الرَّفْعِ المُتَّصِلَةَ البَارِزَةَ وَالمُسْتَتِرَةَ تَوْكِيدًا مَعْنَوِيًّا بِالنَّفْسِ وَالعَيْنِ

(۱) اِجلِسْ..... حيثُ اَجلِسُ
(۲) عُودُوا[2]..... المريضَ.
(۳) تعوّدی..... الحِلْمَ
(۴) اُدرُسْنَ..... التدبيرَ المنزليَّ
(۵) اشتريت..... اثاث المنزل
(۶) اسرجا..... الخيل
(۷) خرج محمد وعلد..... بعد ساعة
(۸) هل سمعتم..... هذه القصة

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) كَوِّنْ ثلاث جمل يجئ فيها المثنّى مؤكّدًا بكلا وكلتا بحيث يكون فی الاولی مرفوعًا فی الثانية منصوبًا وفی الثالثة مجرورًا.

[2] عاد يَعُودُ عیادت کرنا۔ [1] تو ثنا بعد ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصلہ بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کرو۔

(۲) کوّن ثلاث جملٍ تشتمل کلٌّ منها علے توکیدٍ بالنفس او العین، ویکون المؤکّدُ فی الاولیٰ جمعَ مذکرٍ سالما، وفی الثانیۃ جمعَ مؤنثٍ سالمًا، وفی الثالثۃ جمعَ تکسیرٍ؛

(۳) کوّن ثلاث جمل تشتمل کلٌّ منها علے توکیدٍ بکلٍّ او جمیع، ویکون المؤکَّدُ فی الاولیٰ مُفردًا وفی الثانیۃ الجمعَ المذکرَ السالمَ وفی الثالثۃ الجمعَ المؤنثَ السالمَ؛

کوّن اربعَ جملٍ تشتمل کلٌّ منها علی ضمیرٍ رفعٍ مؤکَّدٍ بالنفس او العین ویکون الضمیر فی الاُولیَیْنِ متصلا، وفی الاخیرتین مُستترًا؛

اَعْرِبْ الجُمَلَ الآتیۃ

(۱) نُطِقَتْ یداہ وکلتاھما (۲) ھل زارَکَ انتَ وحدَکَ الیومَ؟

(نُطِقَتْ) نُطِقَ فعلٌ ماضٍ مَبنیٌّ علی الفتح والتاء علامۃ التانیث (یداہ) یدا فاعلٌ مرفوعٌ بالالف لانّہ مثنًّی، وھو مضاف والضمیر مضاف الیہ مَبنیٌّ علے الضمّ فی محلّ جرّ

(کلتاھما) کلتا توکیدٌ للمُثنّٰی قبلَہ، مرفوعٌ بالالف وھو مضافٌ والضمیر بعدَہ مضافٌ الیہ، مبنیٌّ علے الالف فی محلّ جرٍّ؛

لہ - اَعْرِبْ اعراب بیان کرنا؛

تنبیہ ۳- عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں:

(هَلْ) حرفُ إستفهامٍ مبنيٌّ على السكون

(زَادَ) فعلٌ ماضٍ مَبْنِيٌّ على الفتح

(كَ) ضميرٌ منصوبٌ متصلٌ مبنيٌّ على الفتحِ منصوب محلاً لانّهُ مفعولٌ به

(أَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ مبنى على الفتحِ منصوب محلاً لانّه توكيدٌ تابعٌ للضميرِ المنصوب۔

(أَحَدٌ) فاعلُ زَادَ، مرفوع۔

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ لانّه مفعولٌ فيه لِفعلِ "زَادَ"

الدَّرْسُ السَّبْعُونْ

(۳) البَدَلُ

۱- بدل ایک تابع ہے جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مُبْدَل مِنْه) توصرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں (۱) بَدَلُ الكُلِّ (۲) بَدَلُ البعضِ۔ (۳) بَدَلُ الإشْتِمَالِ (۴) اور بَدَلُ الغَلَطِ۔ ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:-

(۱) بَدَلُ الکُلّ	(۲) بَدَلُ البَعض
(۱) قال الامام علیؓ	(۱) قُطِعَتِ الشجرۃُ فروعُہا
(۲) عاملتُ التاجرَ خلیلًا	(۲) قَضَیتُ الدَّینَ ثُلثَہٗ
(۳) ھذا کتابُ اخیک حُسَینٍ	(۳) نظرتُ الی السفینۃ شِرَاعِہا[1]
(۳) بَدَلُ الاشتِمال	(۴) بَدَلُ الغَلط
(۱) تَضَوَّعَ البُستانُ اَرِیجُہٗ[2]	(۱) قدم الامیرُ الوزیرُ
(۲) سمعتُ الشاعرَ اِنشادَہٗ	(۲) اَعْطِ السائلَ رغیفًا دِرہمًا
(۳) عجبت من خالدٍ شجاعتِہٖ	(۳) اشتریتُ الکتابَ بِاَربعۃ قروشٍ ریالاتٍ[3]

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤگے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلی مثال میں اگر صرف قال الامام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئیگا۔ البتہ اگر قال علیؓ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ الامام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہوجاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آسکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ تصحیح کے لئے اس کا بدل بولا جاتا

[1] بادبان [2] خوشبو [3] سکہ

لہ دین ترغ؛ ٹہ بادبان ؛

ہے۔ جیسا کہ ابھی سمجھو گے +

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عینِ متبوع ہے۔ یعنی علی اسی کو کہا گیا ہے جسے الامام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کلیتہً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اخیك وہی ہے جسے حُسَین کہا گیا ہے پس یہ کُل کا بدل کل سے ہے اس لئے اسے بدل[1] الکل کہتے ہیں۔

بَدَل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ ان میں بدل اپنے مُبْدَل مِنْہ کا ایک جزو ہے کُل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں فروعِ شجرۃ کا ایک جزو ہے۔ لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ جزو، بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تَضَوَّعَ البستانُ اَرِیجُہ (باغ مہک اٹھا یعنی اس کی خوشبو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوشبو مہک اٹھی، جو باغ کا کُل ہے نہ جزو بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہئے۔

[1] اسے بدل مطابق بھی کہتے ہیں ÷

بَدَل الغَلَط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منہ) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کر دی جاتی ہے: قدم الامیرُ الوزیرُ میں الامیر غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو قدم الوزیر کہنا تھا۔ اس لئے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے؛

۴۔ بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہیئے جو متبوع کی طرف عائد ہو۔ جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو؛

۵۔ بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ اسی طرح اس کے برعکس بھی؛

۶۔ مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفۃ بھی ہونی چاہیئے: لَنَسْفَعًا[1] = لَنَسْفَعَنْ۔ دیکھو سبق ۲۔ تنبیہ ۲ بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ اس مثال میں پہلا النَّاصِيَة مبدل منہ ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفہ ہے؛

مشق نمبر ۱۴۰

مَيِّزِ البَدَلَ والمُبدَلَ منه وعَيِّنْ نوعَ البَدَلِ فى كُلِّ جُملةٍ آتِيةٍ

(۱) كانت أُمُّ المؤمنين عائشةُ رضى اللّٰه عنها حُجّةً فى رِوايةِ الحديث۔

(۲) كان أبو حامدٍ الغزالىُّ من أكبرِ رِجالِ الدِّين فى القرن الخامس

[1] ہم ضرور (اسکو) پیشانی کے بل گھسیٹینگے وہ پیشانی جو جھوٹی گناہگار ہے؛

من الهجرة۔

(۳) تهدّم البيعةُ منارتُه

(۴) ذهب السُّيّاح اكثرُهم لزيارة وادی الملوك مقابرِهم

(۵) اعجبتنا المدينةُ أبنيتُها وسرّتنا الشوارعُ نظافتُها

(۶) تمزّق الكتاب غلافُه

(۷) قطعنا الكرْمَ[۱] عنبَه واغلقنا البستان بابَه

من القرآن

(۱) اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم۔

(۲) إنّ المتّقين فی مقامٍ امينٍ فی جنّاتٍ وعيونٍ (۳) واقيموا الصّلوٰة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فرّقوا دينهم وكانوا شيعًا[۲]۔

(۴) الا مَن تاب وامَن وعمل صالحًا فاولئك يدخلون الجنّة ولا يُظلمون شيئًا جنّاتِ عدنٍ[۳] الّتی وعد الرّحمٰن عباده بالغيب

(۵) جزاءً من ربّك عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوات والارض وما بينهما الرّحمٰن۔

تنبیہ، اس قسم کی مشقوں میں کوئی بات مشکل معلوم ہو تو کلید حصہ چہارم میں اسی نمبر کی مشق دیکھکر مشکل کو حل کر لیا کرو۔

---

[۱] کَرْمٌ۔ انگور کا درخت ہے [۲] شِيَعٌ جمع ہے شِيعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ [۳] ہمیشگی کے باغات

مشق نمبر ۱۴۱

ضع بدلا مناسبا فی الاماکن الخالیة من الجمل الاٰتیة

(۱) یبعثُ الشجرةَ	(۵) نفعنا الواعظ ....
(۲) اَنعشتنا القریةُ	(۶) تمتّعتُ بالبستان ....
(۳) شجانا البلبلُ	(۷) تلألأتِ السماءُ ......
(۴) اعجبنا البحرُ	(۸) لقیتُ الشیخَ ....

مشق نمبر ۱۴۲

ضع مبدلا منه ملائما فی الاماکن الخالیة من الجمل الاٰتیة

(۱) جفّ ..... مدادہ	(۶) اعجبنی ...... فیضانه
(۲) جفّت ...... مدادھا	(۷) اتّسعت ...... شوارعھا
(۳) خرج .... اکثرھم	(۸) سرّتنی ..... صفاؤھا
(۴) قطعت ...... فروعھا	(۹) ضعُف .... نورہ
(۵) نفعنی ..... نصحه	(۱۰) مشیت ...... نصفه

تنبیہ: اگر اس قسم کی مشقیں حل کرنے میں کوئی مقام مشکل معلوم ہو تو گھبراؤ نہیں کلید حصہ چہارم میں اسی نمبر کی مشق کو دیکھ کر مشکل کو حل کر لیا کرو۔

لہ اَنعَشَ (ا) تازگی پہنچانا۔ ٢ہ شَجَا یَشجُو خوش کرنا غمگین کرنا۔ ٣ہ چمکنا۔ ٤ہ مناسب ۔ ٥ہ خشک ہوجانا۔ ٦ہ فَیضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگا۔ ٧ہ تعدیل بیل کھانا

مشق نمبر ۱۴۳

کَوِّنْ جُملاً تشتمل کلُّ واحدٍ منها علی بدلٍ و مُبدلٍ منه يُخْتَارَانِ من الکلماتِ الآتيةِ مع مُراعاتِ المناسبةِ فی الاختيار

الشُّبَّاكُ	النَّخلةُ	الخادمُ	الصِّدِّيقُ	اُمانَتُه بَلَحُها[1]
رِيْشُهُ	الثَّمرُ[2]	الثَّعْلَبُ	الإمامُ	جَرَاءتُهُ ابوحنيفةَ
	جِلْدُهُ	الطائرُ	ابوبكرٍ	زُجَاجُهُ

مشق نمبر ۱۴۴

(۱) اِيْتِ[3] بثلاثة امثلةٍ لِبدلِ الکل بحيث يکون مرّةً مرفوعاً و مرّةً منصوباً ومرّةً مجروراً - وهٰکذا بدل البعض والاشتمال

(۲) أَعْرِبِ الجُملةَ التالية (نیچے آنے والے جملہ کا اعراب بیان کرو)

سَطَعَ الْقَمَرُ نُوْرُهُ

(سَطَعَ) - فعلٌ ماضٍ، مبنيٌّ علی الفتح

(القمرُ) - فاعلٌ مرفوعٌ بالضمّة الظاهرة

(نورُهُ) (نورُ) بَدَلُ إشتمالٍ من القمر، مَرفوعٌ بالضمة الظاهرة لکون المبدل منه مرفوعًا و هو مضاف، والهاء ضميرٌ مضافٌ اليه مبنيٌّ علی الضم، فی محل جرٍّ

---

[1] بَلَحٌ نیم پختہ کھجور۔ [2] ثَمَرٌ ج اَثْمَارٌ پھل۔ [3] اَتَیٰ يَأْتِيْ آنا۔ اَتَیٰ بِه۔ لانا۔ اِيْتِ امر ہے اِيتِ بِه۔ لاؤ

الدرس الحادی والسبعون

(۴) المعطوف

۱۔ چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ: حروف عاطفہ اور ان کے معانی کا بیان مفصل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے۔ اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲۔ دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳۔ عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

(۱) نَضِجَ[1] الخَوخُ[2] والعِنَبُ

(۲) اکلتُ الخوخَ والعنبَ

(۳) هٰذه اشجارُ الخوخِ والعِنَبِ

(۴) تُرْعِدُ[3] السَّماءُ وتُبْرِقُ[4]

(۵) یَخافُ الاطفالُ مِنْ اَنْ تُرعِدَ السَّماءُ وتُبْرِقَ

(۶) اِنْ تُرعِدِ السماءُ وتُبْرِقْ فَلَنْ تَخْرُجَ۔

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر

---

[1] نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ [2] خَوخٌ آڑو۔ [3] اَرْعَدَ گرجنا۔ [4] اَبْرَقَ بجلی کا چمکنا۔

تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جزمی) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیونکہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے ؛

۴۔ ضمیر مرفوع مُتصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اسکی تاکید کرلینی چاہئے : نحو: تُم انتم و مَنْ مَعَکُم۔ یآاٰدم اسکُنْ اَنْتَ و زوجُکَ الجنّۃَ دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع منتصل اُسْکُنْ کے اندر مُسْتَتِرْ ہے ؛

تنبیہ ۲۔ ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واو عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واو معیۃ سمجھا جائیگا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائیگا اُسْکُنْ و زوجَكَ الجنّۃَ تو اپنی بیوی سمیت جنّت میں سکونت اختیار کرلے ؛

۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جرّ کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے : صَلّوا علیہ وعلیٰ اٰلہ کہا جاتا ہے صَلّوا علیہ واٰلہ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جرّ کے اعادہ سے درگذر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے۔

بَلَغَ العُلےٰ[۲] بِکَمَالِہٖ ٭ کَشَفَ الدُّجیٰ[۳] بِجَمَالِہٖ

[۱] اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنّت) میں رہا کرو۔ [۲] بلندی۔ [۳] دُجیٰ جمع ہے دُجْیَۃ کی بمعنی اندھیرا۔

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ ÷ صَلُّوْا علیہ وَاٰلِہٖ

تنبیہ ۳- ایک بار حرف جرّ دہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دُہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّوْا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ واصحابہ واتباعہ وغیرہ ÷

تنبیہ ۴- اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جرّ کا اعادہ ضروری نہیں صَلُّوْا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ واصحابہ ÷

۶- اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع "عطف البیان" کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا؛ عَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الکَلِیْمُ مُوْسٰی، اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں لیکن بعض علماء نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں ÷

[1] زین العابدین لقب ہے علی بن حسینؓ کا۔ [2] کلیم لقب ہے موسیٰ کلیم اللہ کا۔ ابوحفص کنیت ہے خلیفہ عمرؓ کی۔

مشق نمبر ۱۴۵

بَيِّنِ الْمَعَانِي الْمُخْتَلِفَةَ الْمُسْتَفَادَةَ[1] من اختلاف حروف العطف في الجمل الآتية

(۱) باعَ الفلّاحُ الشّعيرَ والقمحَ
(۲) باعَ الفلّاحُ الشّعيرَ فالقمحَ
(۳) باعَ الفلّاحُ الشعيرَ ثُمّ القمحَ
(۴) باعَ الفلّاحُ الشعيرَ او القمحَ
(۵) أشعيرًا باعَ الفلّاحُ أمْ قمحًا
(۶) باعَ الفلّاحُ الشعيرَ لا القمحَ
(۷) باعَ الفلّاحُ الشعيرَ بل القمحَ
(۸) باعَ الفلّاحُ الشعيرَ لكنِ القمحَ

مشق نمبر ۱۴۶

ضَعْ حَرْفَ عطفٍ مُلائِمًا بَيْنَ كُلِّ معطوف ومعطوف عليه في الجمل الآتية

(۱) أتفاحًا اكلتَ ..... عنبًا؟
(۲) هززنا الشّجرةَ ..... سقطَ ثمرُها
(۳) قرأتُ الكتابَ ..... فهمتُهُ
(۴) كُلِ الفاكهةَ الناضجةَ ..... الفجّة[2]
(۵) باعَ عقارَهُ[3] ..... منزِلَهُ
(۶) ماقابلتُهُ ..... قابلتُ وكيلَه
(۷) قدمَ الجنودُ ..... قائدُهم
(۸) ماقرأتُ الكتابَ كُلَّهُ ..... بعضَه
(۹) أأنتَ فعلتَ هذا ..... خادمُكَ؟
(۱۰) قدّمتُ اليه الطعامَ ..... ماأكلَه

[1] وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروفِ عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔ اِسْتَفَادَ (ا۔ی) سمجھ لینا، فائدہ لینا۔ [2] فجّ کچا پھل۔ [3] عَقَارٌ (ج عَقَارَات) زمین جائداد، مال و متاع۔

مشق نمبر ۱۴۷

ضَعْ معطوفاً ملائماً بعد كلّ حرف من حروف العاطفة في الجُمَل الآتية

(۱) بَنَى الأميرُ قصرًا و.....
(۲) اِشتريتُ حِصانًا ثُمَّ.....
(۳) أحَاتمًا اشتريتَ أم.....؟
(۴) ما غَرَسْتُ نخلًا لكن.....
(۵) سألني سؤالًا بل.....
(۶) خرج مَنْ في الدار حتّى.....
(۷) دخل الأمراء ف.......
(۸) طَلَيْنَا أبوابَ المنزلِ لا.....

مشق نمبر ۱۴۸

ضع معطوفاً عليه في الأماكن الخالية من الجُمَل الآتية

(۱) ..... القصيدة وأنشدها
(۲) اِستقبلَ المَلِكَ..... فالعلماءُ
(۳) ما مشيتُ..... بل مِيلَيْنِ
(۴) أ..... تسافر أم بعد غدٍ؟
(۵) أرسلتُ اليه..... ثُمّ سؤالًا
(۶) لَبِثْنَا..... أو بعضَ يوم

مشق نمبر ۱۴۹

وَسِّطْ حروفَ العطف بالتَّعاقُب بين لفظي "الأبواب" و"الثياب" وانطِقْ بهما مرفوعين ثم منصوبين ثم مجرورين في جُمَلٍ مفيدة

---

۱ طَلَى (ض) لیپنا، روغن لگانا ۲ وَسَّطَ کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا ۳ تَعَاقُب (مصدر ب) ایک کے بعد ایک کا آنا۔ چسپاں کرنا ۴ غَرَسَ (ض) درخت لگانا ۵ مناسب

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ

اَلْمَصْدَرُ وَأَوْزَانُهُ وَعَمَلُهُ

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے لفظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اسے معمول کہتے ہیں۔ عامل زیادہ تر حروف اور فعل ہوتا ہے۔ اسماء میں اسماء مشتقہ اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیدیتے ہیں۔

ا- ثلاثی مجرد (دیکھو س ۸-۲) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے بلکہ سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم اِسْتِقْرَاء[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

۱- فِعَالَةٌ کے وزن پر ان افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِيَاكَةٌ[2]، خِيَاطَةٌ[3] (ض)، زِرَاعَةٌ[4] (ف)

[1] افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا [2] حَاكَ يَحُوكُ بُننا [3] خَاطَ يَخِيطُ سینا [4] بونا۔ کھیتی کرنا

طِبَابَةٌ[1] وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ[2]، إِمَامَةٌ[3]، نِيَابَةٌ[4]، خِطَابَةٌ[5] وغیرہ

۲) فَعَلَانٌ ان افعال کے لئے آتا ہے جو اضطراب و حرکت پر دلالت کریں: غَلَيَانٌ (ض)[6] جَرَيَانٌ (ض)[7] جَوَلَانٌ (ن)[8]، خَفَقَانٌ (ض)[9]

۳) فُعْلَةٌ ان افعال کے لئے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: حُمْرَةٌ (سرخ ہونا، سرخی)، زُرْقَةٌ (نیلا ہونا) خُضْرَةٌ (سبز ہونا، سبزی)

تنبیہ ۲۔ لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفْعَلَّ سے آتے ہیں: اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ، اِزْرَقَّ وغیرہ۔

۴) فُعَالٌ بیماری کے لئے آتا ہے: صُدَاعٌ[10]، زُكَامٌ[11]، دُوَارٌ[12]

تنبیہ ۳۔ مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں ان کا ماضی صُدِعَ، زُكِمَ، دِيرَ آتا ہے صاحب صُدَاع کو مَصْدُوعٌ اور صاحب زُكَام کو مَزْكُومٌ اور صاحب دوار کو مَدُورٌ کہتے ہیں۔

۵) فَعْلِيلَى اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لئے آتے ہیں: دِلِّيلَى[13] از دَلَّ

---

[1] طَبَّ يَطِبُّ۔ طبابت کرنا۔ [2] کسی کا جانشین ہونا۔ [3] پیشوا ہونا۔ [4] نَابَ يَنُوبُ۔ نائب ہونا۔ [5] خطب يَخْطُبُ۔ خطبہ دینا۔ [6] غَلَى يَغْلِي جوش مارنا، ابلنا۔ [7] جَرَى يَجْرِي۔ بہنا دوڑنا۔ [8] جَالَ يَجُولُ گاؤں گاؤں پھرنا۔ [9] دھڑکنا۔ [10] درد سر ہونا۔ [11] زکام ہو جانا۔ [12] چکر آنا۔ [13] اچھی طرح بتلانا۔

یَدُلُّ، تَجْوَالٌ[1] از جَالَ یَجُولُ، تَنْذَکَارٌ از ذَکَرَ یَذْکُرُ کُن پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے؛

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ

(۶) فُعُولَةٌ یا فَعَالَةٌ ان افعال کے لئے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُهُولَةٌ[1] (از سَهُلَ یَسْهُلُ)، نَبَاهَةٌ[2] (از نَبُهَ یَنْبُهُ)؛

(۷) فَعَلٌ ان لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[3] (از فَرِحَ یَفْرَحُ)، عَطَشٌ (از عَطِشَ[4]، یَعْطَشُ) وغیرہ؛

(۸) فُعُولٌ ان لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُودٌ، نُهُوضٌ[5] (از نَهَضَ یَنْهَضُ)، خُرُوجٌ وغیرہ؛

(۹) فَعْلٌ ان متعدی افعال کے لئے ہے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض، دھونا)، أَكْلٌ (ن)، أَمْرٌ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَهْمٌ (س)، سَمْعٌ (س) وغیرہ؛

(۱۰) فُعُولٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طُهُورٌ (ن، پاک ہونا)، قَبُولٌ (س، قبول کرنا) وَلُوعٌ (س، وَلِعَ یُوْلَعُ حریص اور شائق ہونا)

تنبیہ ۵۔ ثلاثی مجرد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُولٌ اور فَعَالَةٌ مہتم بالشان ہیں؛

[1] نرم ہونا، آسان ہونا؛ [2] ہوشیار ہونا؛ [3] خوش ہونا؛ [4] پیاسا ہونا؛ [5] کھڑا ہو جانا، بیدار ہونا؛

اَلْمَصْدَرُ الْمِیْمِیُّ

۲۔ ہر ایک ثلاثی مجرّد سے مصدرِ میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنا لیا جاتا ہے مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[1] (ض)، اَلْمَرْفِقُ[2] (ن)، اَلْمَجِیُٔ[3]، اَلْمَقِیْلُ[4] (قَالَ یَقِیْلُ)، اَلْمَشِیْبُ[5]، اَلْمَسِیْرُ[6]، اَلْمَصِیْرُ[7]

مُعْتَلُ الفا (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئیگا

مَوْعِدٌ (وَعَدَ یَعِدُ) (وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجِلَ یَوْجَلُ) (ڈرنا)

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں ۃ بڑھادیتے ہیں مَرْحَمَۃٌ[8] (س)، مَسْئَلَۃٌ[9] (ف)، مَقْرَبَۃٌ[10] (ک)، مَوْجِلَۃٌ (ض) مَوْعِظَۃٌ (وَعَظَ یَعِظُ نصیحت کرنا)

تنبیہ: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَۃٌ

دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں دیکھو درس ۲۲-۲

غیر ثلاثی مجرّد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے مُخْرَجٌ بمعنی اِخْرَاجٌ ، مُدْخَلٌ بمعنی اِدْخَالٌ ، اَلْمُنْتَہٰی بمعنی اِنْتِہَاءٌ وغیرہ

مَصَادِرُ غَیْرِ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

۳۔ ثلاثی مزید و رباعی مجرّد و مزید میں مصادر کے اوزان

---

[1] لوٹنا [2] نرمی کرنا [3] آنا [4] قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا [5] شَابَ یَشِیْبُ بوڑھا ہونا [6] سیر کرنا [7] لوٹ کر آجانا [8] رحم کرنا [9] سوال کرنا [10] قریب ہونا

قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵-الف) کی گردانیں ۔ البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

بابِ فَعَّلَ کا مصدر اگرچہ عموماً تفعِیل کے وزن پر آتا ہے۔ لیکن کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے : بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَةٌ ذَکَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْکِرَةٌ خصوصاً مہموز اللام سے اکثر اور معتل اللام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے : هَنَّأَ سے تَهْنِئَةٌ وَصّٰی سے تَوْصِيَةٌ (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ) ؛

اجوف (دیکھو درس ۲۶) سے کبھی تَفْعِلَةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئیگا تَقْوِيمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْيِيرٌ (بدل دینا) ؛

بابِ أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے إِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے إِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵) ؛

المصدر المعروف والمجهول

مصدرِ لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا ، مصدرِ متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسبِ موقع معروف کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں اور مجہول کے بھی قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لئے جا سکتے ہیں ۔ قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کرلی جاتی ہے ۔ مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے

تنبیہ ۷۔ معروف کو مَبْنِیٌّ لِلْفَاعِلِ (فاعل کیلئے بنایا ہوا)

اور مجہول کو مَبْنِیٌّ لِلْمَفْعُوْلِ (مفعول کیلئے بنایا ہوا بھی کہا جاتا ہے)

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِیْ قِرَاءَةُ رَشِیْدٍنِ الْقُرْآنَ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبنی للمفعول ہوگا: سَرَّنِیْ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا) ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رافع دیا ہو: رَأَیْتُ ضَرْبَ الْیَوْمَ زَیْدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلة الالفاظ ۵۹

تنبیہ ۸ ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کیلئے حروف یا ہندسہ لکھ دیے ہیں:

اِرْشَادٌ (مصدر) راہ بتانا	اِمَاطَةٌ (۱۔ مصدر) ہٹا دینا
اَصَمَّ (۱) بہرا کر دینا	تَذْكَارٌ (مصدر ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا۔ یاد داشت
اَعْمٰی (۱) یُعْمِیْ اندھا کر دینا	تَصْدِیَةٌ (مصدر ۲) صدیٰ تالی بجانا
اَنْتَجَ نتیجہ دینا	تَقْدِیْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا۔
	تَمَكُّنٌ (مِنْهُ) قبضہ کر لینا۔ قادر ہو جانا

تَمْكِيْنٌ (ت مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا	أُنْشُوْدَةٌ (ج أَنَاشِيْدُ) گیت گانا
سِقَايَةٌ (ض سَقَى يَسْقِيْ) پانی پلانا	خَطَرٌ (ج أَخْطَارٌ) خطرہ
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا	رَقَبَةٌ (ج رِقَابٌ) گردن
فَلْكٌ (ن) کھول دینا	شَوْكٌ (ج أَشْوَاكٌ) کانٹا
كَبُرَ (ك - علیٰ کے ساتھ) شاق گذرنا	عَظْمٌ (ج عِظَامٌ) ہڈی
*مَسْغَبَةٌ (ن سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا	مَدْرَسَةٌ أَهْلِيَّةٌ - قومی مدرسہ
*مَتْرَبَةٌ (س) فقیر ہونا، فقر و فاقہ	مُهَيْمِنٌ - محافظ
*مَقْرَبَةٌ (ك) قریبی ہونا	مَيْمَنَةٌ (ك يَمُنَ يَمُنُ) بابرکت ہونا
مُكَاءٌ (ن مَكَا يَمْكُوْ) منہ سے سیٹی بجانا	برکت، لشکر دائیں طرف کی فوج

مشق نمبر ۵۰

تأمل في المصادر وأوزانها وعملها في الأمثلة الآتية

(۱) حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ (۲) مخالطة الأشرار من أعظم الأخطار (۳) إكرام العرب الضَّيْفَ معروف في العالم (۴) أحزنني قتل الإمام حسينِ بنِ عليٍّ (رضي الله عنهما) في كربلاءَ مظلومًا (۵) سِرْتُ إلى المدرسة الأهلية فسرني إلقاء التلاميذ أنشودةً وطنيةً بنغمةٍ لطيفةٍ (۶) تكريمُ الناسِ العلماءَ وأنباءُهم إياهم

* یہ تینوں الفاظ مصدر میمی ہیں۔ ان میں میم زائدہ ہے

فی الحسنات موجبٌ لارتقاء الأمّة و مُنتِجٌ سعادةَ الوطن (۷) بُنِيَ الاسلام علی خمسٍ شہادةِ أن لا إله إلّا الله وأنّ محمّدًا عبدُہٗ ورسولُہٗ وإقامِ الصّلوٰة وإیتاءِ الزکوٰة والحجّ وصومِ رمضانَ (۸) قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم تبسُّمُك فی وجہ أخیك صدقةٌ وأمرُك بالمعروف صدقةٌ ونھیُك عن المنکرِ صدقةٌ ونصرُك الرجلَ الرّدیءَ البصرِ لك صدقةٌ وإماطتُك الحجرَ والشّوكَ والعظمَ عن الطریق لك صدقةٌ (۹) الیس من الجھل بیعُ المسلمین عقارَھم بیدِ الیھود فی فلسطین فانّه فی الحقیقة تمکینُ الیھود من اخراجھم المسلمینَ من الارض المُقدّسة التی فیھا تذکارُ الصحابةِ وشہادةٌ علی احترامِ المسلمین الأمکنةَ المُقدّسة وحفظِھم ایاھا منذُ ثلاثةَ عشرَ قرنًا۔

تنبیہ: کُتِبتِ العبارةُ المذکورةُ قبلَ قبضةِ الیھود علی فلسطین ورأینا بعدَ مدّةٍ قلیلةٍ بتأسّفٍ عظیمٍ ما کُنّا نخافُ منه۔ فانّ الیھود قد تمکّنوا من الارض المقدّسة بحمایةِ البرطانیةِ والامریکا وأخرجوا أُلوفًا من مسلمیھا منھا وجعلوھم غُرَباءَ والممالكُ الاسلامیةُ القریبةُ حولَ فلسطین قد جنّت ولم تقدِرْ علی دِفاعِ الیھودِ الظالمین الغاصبین لِما بینَھم من الشِّقاقِ والاختلافِ فی الأغراضِ فالیوم صارتِ الیھود خطرًا عظیمًا لجمیع الممالك العربیةِ الیوم۔ ھذا عذابٌ نزل علیھم بغفلتِھم وشقاقِھم وإعراضِھم عن

ـــــ
لـہ بدل ہے خمس سے اس لئے مجرور ہے۔ ــہ اقامۃ سے ۃ حذف کر دی گئی ہے۔

امر الله ؟ فَلْيَسْتَغْفِرُوا وَيَتُوبُوا إِلَى اللهِ وَيَتَّحِدُوا لَعَلَّ اللهَ يَنْصُرُهُمْ عَلَى إِخْرَاجِهِمُ الْيَهُودَ من فلسطينَ وما ذٰلك على الله بعزيز۔

(١٠) إِصْبِرْ قليلا فبعدَ العُسرِ تيسيرُ — وكُلُّ أمْرٍ له وقتٌ وتدبيرُ

وللمُهَيْمِنِ فِي حالاتنا نظرٌ — وفوقَ تدبيرنا لِلّٰهِ تقديرُ

مشق من القرآن نمبر ١٥١

(١) ولولا دَفْعُ اللهِ النّاسَ بعضَهم ببعضٍ لفسدتِ الأرضُ

(٢) يا ايها الناس قد جاءتكم موعظةٌ من ربكم وشفاءٌ لِما في الصدور وهدًى ورحمةٌ للمؤمنين (٣) يا قوم إن كان كبُرَ عليكم مَقامي وتذكيري بآياتِ اللهِ فعلى الله توكلتُ (٤) أجعلتم سِقايةَ الحاجِّ وعمارةَ المسجدِ الحرام كمن آمن بالله واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله ؟ لا يستوون۔ (٥) ما كان صلوتُهم عند البيت إلّا مُكاءً وتصديةً (٦) ما كان استغفارُ ابراهيم لأبيه إلّا عن موعدةٍ وعدها إيّاه (٧) فكُّ رقبةٍ او إطعامٌ في يومٍ ذي مسغبةٍ يتيمًا ذا مقربةٍ او مسكينًا ذا متربةٍ - ثمّ كان من الذين آمنوا وتواصوا بالصبرِ وتواصوا بالمرحمة - اولئك اصحاب الميمنةِ -

(٨) غُلِبَتِ الرُّومُ في أدنَى الأرضِ وهم من بعد غَلَبِهِم سيغلبون في بضعِ سنينَ ۝

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ

أَسْمَاءُ الصِّفَةِ اور ان کا عمل

تنبیہ ۱۔ اگرچہ مطلق اسم صفۃ کہنے سے صفۃ مُشَبَّہہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن دراصل اس میں اسم الفاعل، اسم المفعول اسم التفضیل اور اسم المبالغۃ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔

ثلاثی وغیر ثلاثی سے اسم الفاعل۔ اسم المفعول، اسم التفضیل اور چند اسم الصفۃ کے اوزان سبق ۲۲، ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم الصفۃ اور اسم المبالغۃ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم الفاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ معرّف باللام ہو یا ہمزۂ استفہام یا مائے نافیہ کے بعد واقع ہو۔ یا ترکیب میں خبر یا نعت واقع ہو۔

جَاءَ السَّابِقُ جَارُهُ فَرَسًا (= جَاءَ الَّذِي سَبَقَ أَوْ يَسْبِقُ جَارُهُ فَرَسًا) أَشَارِبٌ زَيْدٌ الْقَهْوَةَ؟ مَا شَارِبٌ زَيْدٌ الْقَهْوَةَ۔ حَامِدٌ شَارِبٌ أَخُوهُ الْقَهْوَةَ۔ جَاءَ رَجُلٌ شَارِبَةٌ أَخَوَاتُهُ الْقَهْوَةَ۔ اَلْمُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُقِيمَاتُ الصَّلٰوةَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ زَيْدٌ مُعَلِّمٌ أَخُوهُ حَامِدًا الْخِيَاطَةَ

تنبیہ ۲۔ تم نے درس ۴۲-۶ اور درس ۵۲-۴ میں پڑھا ہے

کا اسم الفاعل اور اسم المفعول پر اَلْ عموماً الذی (اسم الموصول)
کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم الفاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم الفاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلٰوۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم الفاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم الفاعل کا استعمال زیادہ تر اضافۃ کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے خصوصاً اس وقت جبکہ اس سے فعل کا وقوع زمانہ ماضی میں سمجھا جائے: زَیْدٌ شَارِبُ القَھْوَۃِ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ مَحْمُوْدٌ قَاتِلُ الْاَسَدِ ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمھیں معلوم ہے کہ تثنیہ و جمع مذکر سالم کا نونِ اعرابی حالت اضافۃ میں گرا دیا جاتا ہے، اسم الفاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافۃ کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے۔

المقیما الصلوۃِ	المقیما الصّلوٰۃَ
المقیموا الصلوٰۃِ	المقیموا الصّلوٰۃَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیونکہ اس کا ما بعد مفعول ہو اور منصوب ہے۔

(۲) اسم المفعُول

۵- ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق ۲۲ اور ۲۵ میں بتلا دیئے گئے ہیں وہاں دیکھ لو۔

۶- اسم المفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب الفاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے۔ زَيْدٌ مَسْرُوقٌ فَرَسُهُ (زید کا گھوڑا چھڑ گیا ہے)، خَالِدٌ مُعَلَّمٌ أَخَوَاهُ الْحِيَاكَةَ (خالد کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں)

(۳) الصِّفَةُ المُشَبَّهَة

۷- صفۃ مشبّہہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لئے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفۃ پر دلالت کرے، حَسَنٌ، جَمِيلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، كَسْلَانُ

تنبیہ ۳- اسم الفاعل اور صفۃ مشبّہہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفۃ مشبّہہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضَارِبٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْبٌ کسی فاعل سے سرزد

ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی)
نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسْن کی صفة کسی کے
ساتھ لازم اور ثابت ہے۔ حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے ؛

۸۔ صفة مشبّهه کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سَمَاعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں :۔

(۱) جو مادّے رنگ یا عیب یا حُلیہ پر دلالت کریں ان سے صفة کا صیغہ واحد مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں پڑھ لیا ہے : أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ، حُمْرٌ ؛

تنبیہ ۳۔ أَفْعَلُ کا وزن جب صفة مُشبّهه کے لئے
آئے تو اسے أَفْعَلُ الصِّفَة کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لئے
آئے تو اسے أَفْعَلُ التَّفْضِيل کہتے ہیں ؛

(۲) اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لئے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے : خَيَّاطٌ، نَجَّارٌ، خَبَّازٌ، حَجَّامٌ[1]، بَزَّازٌ[2] وغیرہ ؛

کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں : بَقْلَةٌ (ساگ) سے بَقَّال، جَمَلٌ سے جَمَّال (شتربان) ؛

۹۔ غیر ثلاثی مجرّد سے اسم فاعل کا صیغہ صفة مشبّهه کیلئے

[1] پچھنے لگانے والا۔ عربی محاورے میں حجامت پچھنے لگانے کو کہتے ہیں۔ [2] پارچہ فروش ؛

بھی استعمال ہوتا ہے: مُطْمَئِنٌّ (با آرام) مُسْتَقِيمٌ (سیدھا، مضبوط)

۹۔ صفۃ مُشبّہہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اکثر اضافۃ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجْهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ)۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوَجْهِ (چہرے کا اچھا یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفۃ مشبہہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔ (بہتر ہے کہ حصہ دوم میں سبق ۲۳ کو دوبارہ دیکھو لو)۔

اِن دونوں صورتوں کے علاوہ صِفَۃِ مُشَبَّہَہ اور اس کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں۔ بڑی کتابوں میں پڑھ لوگے۔

(۴) صِيغَةُ المُبَالَغَةِ

۱۰۔ اسم الصفۃ کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم المبالغہ ہے: عَلَّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُولٌ (بڑا جاہل)

تنبیہ ۵۔ اگرچہ اسمِ التفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۷۲) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

۱۱۔ مُبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں: فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فَتَّالٌ[1]، فِعِّيلٌ، سَفَّاكٌ[2]، عَلَّامَةٌ، كُبَّارٌ[3]، صِدِّيقٌ،

---

[1] بڑا خونریز۔ [2] بہت بڑا۔ [3] بڑا سچا۔

فَعُّولٌ، فُعُّولٌ، فُعَّلٌ : قَیُّومٌ[1]، قُدُّوسٌ[2]، قُلَّبٌ[3]
مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِیلٌ : مِحْرَبٌ[4]، مِفْضَالٌ[5]، مِنْطِیقٌ[6]
فُعَالٌ، فَاعُولٌ، فُعَلَةٌ : عُجَابٌ[7]، فَارُوقٌ[8]، هُمَزَةٌ[9]
فَعِلٌ، فِعِّیلٌ، فَعُولٌ : حَذِرٌ[10]، عَلِیمٌ، حَمُولٌ[11]،

۱۳ اوزانِ مبالغہ میں مذکر و مونث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو ۃ لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے : عَلَّامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) ـــــ البتہ فَعِیلٌ اگر فاعل کے لئے ہو تو مونث میں ۃ لگائی جاتی ہے : رَجُلٌ نَصِیرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) اِمْرَأَةٌ نَصِیرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت) اور اگر فَعِیلٌ کا صیغہ مفعول کے لئے ہو تو فرق نہ ہوگا : رَجُلٌ جَرِیحٌ (مجروح) وَامْرَأَةٌ جَرِیحٌ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے : اِمْرَأَةٌ حَبِیبَةٌ (اَیْ مَحْبُوبَةٌ)۔

فَعُولٌ اگر مفعول کے لئے ہو تو مونث کے لئے ۃ لگائی جائے گی : جَمَلٌ حَمُولٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ)، نَاقَةٌ حَمُولَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا : رَجُلٌ بَتُولٌ[12] وَامْرَأَةٌ بَتُولٌ

[1] خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔ [2] بڑا پاک۔ [3] بڑا الٹ پھیر کرنے والا۔ [4] بڑا لڑاکو۔ [5] بڑا فاضل۔ [6] بڑا بولنے والا۔ [7] بہت عجیب۔ [8] خوب فرق کرنے والا۔ [9] بڑا عیب چین۔ [10] خوب چوکنا۔ بہت بچنے والا۔ [11] بڑا بوجھ لادا ہوا۔ [12] دنیا سے بالکل قطع تعلق کر دینے والا یا کرنے والی۔

(۵) اَفْعَلُ التَّفْضِیل

۴۱۲- افعل التفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس ۲۴ میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل التفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لئے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لئے بھی آجاتا ہے : اَعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ، اَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل التفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ مَا رَأَیْتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فِی عَیْنِهِ الْکُحْلُ مِنْهُ فِی عَیْنِ زَیْدٍ۔ اس ترکیب میں کحل کو رفع لفظ اَحْسَنَ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی۔

(۶) اسم النسبة یا الاسم المنسوب

۴۱۳- جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں : مِصْرِیٌّ (مصر والا) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے۔ لیکن یائے نسبة لگا دینے سے اس میں ایک صفتی معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی اسم

سلہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ منہ میں ضمیر کحل کی طرف راجع ہے۔

صفۃ کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جریدۃٌ یومیۃٌ، هٰذا الرجل مصریٌّ ۔

۱۴۔ اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:۔

(۱) اگر اسم کے آخر میں ۃ لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَکَّۃُ سے مَکِّیٌّ، صِنَاعَۃٌ سے صِنَاعِیٌّ ۔

(۲) لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کر دئے جاتے ہیں: مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ ۔

(۳) بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اَبَوِیٌّ، دَمٌ (دراصل دَمْوٌ) سے دَمَوِیٌّ

(۴) الف مقصورۃ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب زائدہ ہو واؤ سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِیٌّ، عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِیٌّ

(۵) اسم النِّسبۃ کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریُّون، کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلْسَفِیٌّ سے فلاسفۃٌ، مَغْرِبِیٌّ سے مَغَارِبَۃٌ ۔

۱۵۔ ذیل کے اسماء منسوبۃ کو خاص طور پر یاد رکھو:۔

اُمَیَّۃُ[1] سے اُمَوِیٌّ	بَادِیَۃٌ[2] سے بَدَوِیٌّ[3]

[1] آنحضرتؐ کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنو اُمیۃ کہتے ہیں۔ [2] گاؤں [3] دیہاتی۔

* روزانہ اخبار

حَضْرَمَوْتُ سے حَضْرَمِیٌّ	نَاصِرَةُ سے نَصْرَانِیٌّ
رُوْحٌ 〃 رُوْحَانِیٌّ	طَبِیْعَةٌ 〃 طَبِیْعِیٌّ
رَبٌّ 〃 رَبَّانِیٌّ	رَیٌّ 〃 رَازِیٌّ
قُرَیْشٌ 〃 قُرَشِیٌّ	اَلْیَمَنُ 〃 یَمَانٍ یا یَمَانِیٌّ یا اَلْیَمَنِیُّ

سلسلة الالفاظ نمبر ۶

اَخْرَسَ (ا) گونگا بنا دینا	رَجَا (یَرْجُوْ) امید کرنا
اَلْاِنْجِیْلُ وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی	رِدْءٌ۔ مددگار
اُمِّیٌّ (منسوب ہے اُمٌّ کی طرف) اور زاد حالت میں ان پڑھ رہنے والا۔	زَوْجٌ۔ شوہر
بَأْسَاءُ = بَأْسَاءُ سختی۔ تکلیف	سَامِرٌ (سَمَرَ کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا۔ سرایت کرنے والا۔
تَابَ (یَتُوْبُ) توبہ کرنا۔ رجوع ہونا	شَرِسٌ۔ تند مزاج
تِبْیَانٌ (مصدر بَانَ یَبِیْنُ کا) بیان کرنا	شَفِیْرٌ کنارہ۔ گڑھے کا کرارا۔
تَمَّ۔ تمام ہونا۔ کامل ہونا۔	اَلصَّخْرُ الْاَصَمُّ۔ سخت چٹان
جَذْوَةٌ۔ چنگاری	عَارٍ (ج عُرَاةٌ) ننگا
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) قیمتی جوڑا۔ لباس۔	عُجَابٌ بہت انوکھا۔ عجیب وغریب۔
حَمِیْمٌ۔ گہرا دوست۔ گرم پانی	غَیْثٌ (ج اَغْیَاثٌ) بارش
حَنِیْفٌ (ج حُنَفَاءُ) یکرخا ہو جانیوالا ثابت قدم	غَشَمْشَمٌ۔ بہادر۔ اڑیل فَکِهٌ خوش طبع۔ خوب ہنسنے ہنسانیوالا

لہ یمن میں ایک شہر ہے ۲ے ایک قریہ ہے شام میں ۳ے فارس میں ایک شہر ہے۔

قَسَا (یَقْسُو) دل کا سخت ہونا	مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا۔ ڈوبا ہوا
لُمَزَةٌ۔ (اسم مبالغہ ہی) بڑا عیب چین۔ بڑا بدگو	مَنِیَّةٌ (ج مَنَایَا) موت
لَوْذَعِیٌّ (از لَذَعَ) ذکی۔ تیز فہم	کَلٌّ۔ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کر سکے۔
لَیِّنٌ۔ (از لَانَ یَلِیْنُ) نرم	هَارٍ* منہدم ہونے والا
مُبِیْنٌ واضح۔ روشن۔ ظاہر کرنیوالا	هَدِیَّةٌ (هَدَایَا) تحفہ
مُتْرَفٌ آسودہ۔ مست مال و دولت	هَیَّابٌ۔ خوف زدہ۔ بزدل
	یَقْظَةٌ۔ بیداری۔ جاگ جانا

*تنبیہ۔ هَارٍ اصل میں هَائِرٌ اجوف واوی ہے مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے جیسے شَائِكٌ (ہتھیار بند) سے شَاكِی السِّلَاحِ کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵۲

مَیِّزْ اَسْمَاءَ الصِّفَةِ وَاَقْسَامَهَا وَانْظُرْ فِیْ اِعْرَابِ مَعْمُوْلِهَا فِی الْاَمْثِلَةِ الْاٰتِیَةِ

(۱) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ؟ (۲) فَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ (۳) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (۴) اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ [بِمَا] یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ (۵) اَئِنَّا لَتَارِكُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ[1]، (۶) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا؟ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۷) فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ[2] قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (۸) وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ

[1] مجنون (ج مجانین) دیوانہ [2] قَاسِیَةٌ اسم فاعل مؤنث از قسا۔ یعنی سنگدل۔ سخت دل۔

وعمل صالحًا (۹) اِنّ فی ذٰلک لاٰیاتٍ لکلّ صبّارٍ شکورٍ (۱۰) وَاَخی
ھٰرونُ ھو افصحُ منّی فأرسلہ معی ردءًا یُصدّقنی (۱۱) اِن ترنِ
[تَرَانِیْ] انا اقلّ منک مالًا وولدًا فعسیٰ ربّی اَن یؤتینِ خیرًا من
جنّتک (۱۲) ھوالّذی بعث فی الاُمّیّین رسولًا منھم یتلوا علیھم
اٰیاتہٖ ویزکّیھم ویعلّمھم الکتٰب والحکمۃ وَاِن کانوا من قبلُ
لفی ضلٰلٍ مبینٍ ؛

مشق نمبر ۱۵۳

اشعار

خیرُ النّبیّین الّذی نطقت بہٖ التّوراۃُ والانجیلُ قبلَ اوانہٖ
اَلمنطقُ الصّخرَ الاصمَّ بکفّہٖ ، والخرسُ البُلغاءَ فی تبیانہٖ
والمُخجِلُ القمرَ المنیرَ بتمّہٖ فی حُسنہٖ والغیثَ فی اِحسانہٖ

ومُکلّفُ الایّامِ ضدَّ طباعھا متطلّبٌ فی الماءِ جذوۃَ نارٍ
واِذا رجوتَ المستحیلَ فاِنّما تبنی الرّجاءَ علی شفیرٍ ھارٍ
فالعیشُ نومٌ والمنیّۃُ یقظۃٌ والمرءُ بینھما خیالٌ سارٍ

لہ یہ اِن مخفف ہے اِنَّ کا دیکھو سبق ۹۴ ص ۶۶-۶۷ ؛ لہ دیکھو سبق ۶۲-۶-ج ؛
لہ توراۃ - وہ کتاب جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی ؛ لہ شرمندہ کرنے والا ؛
لہ خُرس - گونگا کر دینے والا ؛

وَكُنْ أَشَدَّ مِنَ الصَّخْرِ الْأَصَمِّ لَدَى أُ .... بَأْسًا وَأَسْيَرَ فِي الْآفَاقِ مِنْ مَثَلِ

حُلْوَ الْمَذَاقَةِ، مُرًّا، لَيِّنًا، شَرِسًا، صَعْبًا، ذَلُولًا، عَظِيمَ الْمَكْرِ وَالْحِيَلِ

مُحَدِّبًا، لَوْذَعِيًّا، طَيِّبًا، فَكِهًا، غَشَمْشَمًا، غَيْرَ هَيَّابٍ وَلَا كَسِلِ

وَمَنْ لَمْ تَكُنْ خِلَالُ التَّقْوَى مُلَابِسَةً عَارٍ وَإِنْ كَانَ مَغْمُورًا مِنَ الْحُلَلِ

الأبيات المذكورة مقتبسة من القصيدة اللامية في الحكم لصلاح الدين الصفدي المتوفى ٧٦٤ھ رحمه الله تعالى

ونضيف إليها بعض الأبيات من أول القصيدة فيما يأتي

الْجِدُّ فِي الْجِدِّ وَالْحِرْمَانُ فِي الْكَسَلِ فَانْصَبْ تُصِبْ عَنْ قَرِيبٍ غَايَةَ الْأَمَلِ

وَاصْبِرْ عَلَى كُلِّ مَا يَأْتِي الزَّمَانُ بِهِ صَبْرَ الْحُسَامِ بِكَفِّ الدَّارِعِ الْبَطَلِ

وَإِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ لَهُ فَكُنْ كَأَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ يَقُلِ

وَلَا يَغُرَّنْكَ مَنْ تَبْدُو بَشَاشَتُهُ مِنْهُ إِلَيْكَ فَإِنَّ السُّمَّ فِي الْعَسَلِ

وَإِنْ أَرَدْتَ نَجَاحًا أَوْ بُلُوغَ مُنًى فَاكْتُمْ أُمُورَكَ عَنْ حَافٍ وَمُنْتَعِلِ

---

۱ جَدٌّ بزرگی عظمت ۲ جِدٌّ کوشش ۳ حِرمان محرومی ۴ محنت کرنا۔ ۵ تو پہنچ جائیگا۔ أَصَابَ (ا) پہنچ جانا ۶ تلوار ۷ زرہ پوش سپاہی ۸ بہادر ۹ بَلَا يَبْلُو۔ مبتلا کرنا۔ آزمانا ۱۰ خَلَاقٌ نیک بختی کا حصہ ۱۱ لَا يَغُرَّنْ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے ۱۲ بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبْدُو فعل مضارع مؤنث غائب ۱۳ ہنس مکھ ہونا ۱۴ سُمٌّ زہر ۱۵ آرزو ۱۶ کَتَمَ (ن) چھپانا ۱۷ ننگے پاؤں والا ۱۸ مُنْتَعِل جوتا پہنا ہوا۔

الدرس الرابع والسبعون

المثنی والمجموع والتصغیر

۱۔ تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق ۵ میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اسماء مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: أَبٌ سے أَبَوَانِ۔ أَبَوَيْنِ، أَخٌ سے أَخَوَانِ، أَخَوَيْنِ۔ مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرف محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَةٌ (دراصل سَنَوٌ) کا مثنی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

يَدٌ (دراصل يَدْيٌ)، فَمٌ (دراصل فَوَهٌ) سے يَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرف محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصًا* سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف ی سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں ی سے بدل دیتے ہیں: فَتًى* سے فَتَيَانِ۔

* عصا دونوں پر ال داخل ہو تو العصا اور الفتی پڑھا جاتا ہے۔

اَلْجَمُوعُ (اَلْجَمْعُ)

۲۔ تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالم اور جمع مُکَسَّر پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں مذکر اور مؤنث دیکھو درس ۵-۳

الجمعُ السّالمُ المذکّر

۳۔ جمع سالم مذکر اُن اسماءِ صفت کی ہوتی ہے۔ جو مذکر عاقل کی صفۃ یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون۔ غیر اسماءِ صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرَضُونَ، عالَمُونَ، اَھلُون، بَنُون سِنُونَ اور مِئُونَ۔ ان کی جمعیں ہیں اَرضٌ، عالَمٌ، اَھْلٌ، اِبْنٌ، سَنَۃٌ اور مِئَۃٌ کی۔ مذکر اعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَیْدُوْنَ وغیرہ

الجمعُ السالمُ المؤنّث

۴۔ جو اسماء صفت عاقلات کی صفۃ یا خبر ہوں ان کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: نِسَاءٌ صالحات۔ غیر اسماء صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے:۔

(۱) جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تانیث کے لئے ہو۔ خواہ وحدت کے لئے: وَزَّۃٌ[1] سے وَزَّاتٌ، تَمْرَۃٌ سے تَمَرَاتٌ۔ مگر اِمْرَءَۃ، شَاۃٌ

[1] وَزّ بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے ۔ وزۃ میں تائے تانیث ہے اور تمرۃ میں تائے وحدت

وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئیگی۔ شاۃٌ کی جمع شاءٌ اور شِیاہٌ، اِمْرَءَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَۃٌ آتی ہے۔

(۲) مؤنث اَعْلام: مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ

(۳) مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تعریفات، امتیازات ۔

(۴) جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لئے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: حُمّٰی (تپ) کی جمع حُمَّیَاتٌ اور صَحْرَاءُ کی جمع صَحْرَاوَاتٌ ہوگی۔ اس کی جمع مکسر صحارٰی بھی آتی ہے ۔

الجمع المکسّر

۵۔ جمع مکسّر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع القِلّۃ (۲) جمع الکثرۃ

جمعِ قِلّۃ وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے۔ اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:۔

جمع قلّۃ را چہار است امثلہ   اَفْعُل و اَفْعَال و فِعْلَۃ اَفْعِلَۃ

اَشْہُرٌ، اَقْلَامٌ، غِلْمَۃٌ (جمع غلام کی)، اَرْغِفَۃ (جمع رَغِیْفٌ[1] کی) ۔

تنبیہ:۔ جمع قلّۃ پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: فِیْہَا مَا تَشْتَہِیْہِ[2] الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ[3] الْاَعْیُنُ۔ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ

[1] رغیف روٹی ۔ [2] اِشْتَھٰی (ا) خواہش کرنا ۔ [3] لَذَّ دیلَذُّ لذت پانا۔

ان مثالوں میں اَنْفُسٌ، اَعْیُنٌ اور اولاد کثرت کے لئے ہیں ۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلت وکثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رَجُلٌ کی جمع اَرْجُلٌ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع اَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے ۔

جمع کثرۃ کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے:-

(۱) فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، اُمَّةٌ، صُوْرَةٌ کی جمع ہوگی غُرَفٌ، اُمَمٌ، صُوَرٌ ۔

(۲) فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: قِطْعَةٌ[۱]، مِلَّةٌ[۲]، کِلَّةٌ[۳] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، کِلَلٌ ۔

(۳) فُعَلَةٌ کا وزن اسم الفاعل معتل اللام کی جمع کے لئے آتا ہے: رَامٍ، قَاضٍ، عَاصٍ[۴] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَيَةٌ)، قُضَاةٌ، عُصَاةٌ ۔

(۴) فَعَالِلُ۔ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد ومزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ۔ خَنْدَرِيْسٌ[۵] کی جمع بَلَابِلُ سَفَارِجُ، خَدَارِسُ۔ خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرادیئے ہیں۔

(۵) فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جَوْهَرٌ، خَاتَمٌ سے

---

[۱] ٹکڑا ۔ [۲] دین ۔ [۳] مہین پردہ ۔ [۴] گناہگار ۔ [۵] پرانی شراب ۔

جَوَاہِرُ، خَوَاتِمُ اور جو فَاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لئے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حَامِلٌ[1]، عَاقِرٌ[2] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ۔

(۶) فَعَائِلُ جمع ہے فَعِیلَةٌ اور فِعَالَة کی: کَتِیبَةٌ[3]، رِسَالَةٌ سے کَتَائِبُ، رَسَائِلُ۔

(۷) أَفَاعِلُ جمع ہے إِفْعَلٌ اور أُفْعُلَةٌ کی: إِصْبَعٌ[4] اور أُنْمُلَةٌ[5] کی جمع ہے أَصَابِعُ اور أَنَامِلُ۔

افعل التفضیل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: أَکَابِرُ، أَفَاضِلُ جمع ہے أَکْبَرُ اور أَفْضَلُ کی۔ اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: أَکْبَرُونَ (دیکھو سبق ۲۴)۔

(۸) أَفَاعِیلُ جمع ہے أُفْعُولٌ اور أُفْعُولَةٌ کی: أُسْلُوبٌ سے أَسَالِیبُ، أُرْجُوزَةٌ[6] سے أَرَاجِیزُ۔

(۹) فَعَالِیلُ، جس رباعی کا ماقبل آخر مدّہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُورٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِیرُ، قَرَاطِیسُ۔

(۱۰) مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَکْتَبٌ (دفتر) مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر)

---

[1] حاملہ۔ [2] بانجھ عورت۔ [3] چھوٹا سا لشکر۔ [4] انگلی۔ [5] انگلی کا پور۔ [6] چھوٹی بحر کا قصیدہ۔

مَکْتَبَۃٌ (کتب خانہ) مِکْنَسَۃٌ (جھاڑو) مَکَاتِبُ، مَشَارِقُ، مَبَاضِعُ، مَکَانِسُ ٭

(۱۱) مَفَاعِیلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِیلٌ اور مَفْعُوْلٌ کی، مِفْتَاحٌ مِسْکِیْنٌ اور مَکْتُوْبٌ سے مفاتیح، مَسَاکِیْنُ اور مَکَاتِیْبُ ٭

اسم التصغیر[1]

۶۔ کسی چیز میں چھوٹا پن بتلانے کے لئے ثُلاثی اسم کو فُعَیْلٌ یا فُعَیْلَۃٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جیسے اسم التصغیر یا الاسم المُصَغَّر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مُکَبَّرٌ کہتے ہیں: کَلْبٌ سے کُلَیْبٌ (چھوٹا سا کتا) کَلْبَۃٌ سے کُلَیْبَۃٌ، ظِلٌّ سے ظُلَیْلٌ، بَابٌ (دراصل بَوْبٌ) سے بُوَیْبٌ، فَتًی سے فُتَیٌّ، الضُّحٰی سے الضُّحَیَّا۔ ہر ایک مثال میں پہلا اسم مکبّر ہے۔ دوسرا مُصَغَّر ٭

رُباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَیْعِلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ۔ عَالِمٌ سے عُوَیْلِمٌ۔

خُماسی میں اگر حرف مدّہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لئے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ۔ اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدّہ ہو تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آئیگا: سُلْطَانٌ سے سُلَیْطِیْنٌ، مَرْهُوْبٌ (خوفناک) سے مُرَیْهِیْبٌ ٭

[1] تصغیر یعنی چھوٹا بنانا ٭

تنبیہ ۲۔ حروف علۃ کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتحہ واو کے ماقبل ضمہ اور ی کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدّہ کہتے ہیں: بَا، بُو، بِی، ورنہ لین کہا جاتا ہے: بَیْ۔ بَوْ۔

۷۔ ذیل کے اسماءِ مُصَغَّرَہ خاص طور پر یاد رکھو:۔

اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اُخَیٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَیٌّ
اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ
اَبٌ سے اُبَیٌّ	شَیْءٌ سے شُوَیْءٌ
ذَاکَ سے ذَیَّاکَ	اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ سے اَللَّذَیَّا اور اَللَّتَیَّا

سِلْسِلَۃُ الْاَلفاظ نمبر ۱۶

اَرْصَدَ (۱) تیار کرنا۔ نگہبان بنانا	تَمَاثِیْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی = مورت
اَسَلٌ (اسم جنس) نیزے	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَۃٌ کی = بڑا لگن۔
اُلٰی بمعنی اَلَّذِیْنَ جو لوگ	جَوَابٍ (دراصل جَوَابِیْ) جمع ہے جَابِیَۃٌ کی حوض
اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا۔ تیر پھینکنا	حِمَارٌ (جمع حُمُرٌ)۔ گدھا
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَطِّیَّۃٌ وہ نیزے جو مقام خطّ کے
بِیْضٌ جمع ہے اَبْیَضُ کی سفید شمشیر آبدار	بنے ہوئے ہیں۔ جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے
تِیْجَانٌ جمع ہے تاج کی	ذُبَلٌ اور ذَوَابِلُ جمع ہے ذَابِلَۃٌ کی

باریک نیزہ۔
رُمَاۃٌ جمع ہے رامٍ کی تیر پھینکنے والا۔
رَاسِیَۃٌ (ج رَاسِیَاتٌ اور رَوَاسٍ) جمی ہوئی۔ گڑی ہوئی۔
سِتْرٌ (ج اَسْتَارٌ) پردہ
سَرِیْرٌ (ج اَسِرَّۃٌ اور سُرُرٌ) تخت پلنگ
سَہْمٌ (ج اَسْہُم اور سِہَام) تیر
صَارِخٌ چیخنے والا۔ رونے والا
صارِمٌ (ج صَوَارِمُ) تیز تلوار
عُدَّۃٌ (ج عُدَدٌ) سامان ذخیرہ

عَدِیْدٌ (ج عَدَائِدُ) قرین۔ ہم قوم متعدد
عَزِیْزٌ (ج اَعِزَّۃٌ) عزت والا۔ غالب
فَارِسٌ (ج فَوَارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار۔
قِدْرٌ (ج قُدُوْرٌ) دیگ
قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا۔ یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے
مِحْرَابٌ (ج مَحَارِیْبُ) مکان کے سامنے کا خوبصورت حصہ مسجد میں امام کی جگہ۔
مُنَعَّمٌ۔ تروتازہ۔ نعمت میں پلا ہوا۔

مشق نمبر ۱۵۴

(۱) ومِنْ آیَاتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ والارضِ واختلافُ اَلْسِنَتِکُمْ واَلْوَانِکُم اِنَّ فی ذٰلک لآیاتٍ لِلْعَالِمِیْنَ (۲) یَعْمَلُوْنَ لہ ما یشاءُ من مَحَارِیْبَ وتَمَاثِیْلَ وجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وقُدُوْرٍ رَاسِیَاتٍ۔ اِعْمَلُوْا آلَ دَاوٗدَ شُکْرًا۔ وَقَلِیْلٌ من عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (۳) قالت [مَلِکَۃُ سَبَا] اِنَّ المُلُوْکَ اذا دخلوا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھا وجَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِہا اَذِلَّۃً۔ (۴) [قالَ لُقْمَانُ] یا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَأمُرْ بالمعروفِ

أَصَابَكَ - إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ - وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (۵) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا - نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ (۶) اَلطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ

اشعار

أَيْنَ الْجُنُودُ الْأُلَى أَرْصَدْتَهُمْ عُدَدًا؟ | أَيْنَ الْعَدِيدُ وَأَيْنَ الْبِيضُ وَالْأَسَلُ؟
أَيْنَ الْفَوَارِسُ وَالْغِلْمَانُ مَا صَنَعُوا؟ | أَيْنَ الصَّوَارِمُ وَالْخَطِّيَّةُ الذُّبُلُ؟
أَيْنَ الرُّمَاةُ أَلَمْ تُمْنَعْ بِأَسْهُمِهِمْ؟ | لَمَّا أَتَتْكَ سِهَامُ الْمَوْتِ تَنْتَصِلُ
أَيْنَ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُنَعَّمَةً؟ | مِنْ دُونِهَا[1] تُضْرَبُ الْأَسْتَارُ وَالْكِلَلُ
نَادَاهُمُ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوا | أَيْنَ الْأَسِرَّةُ وَالتِّيجَانُ وَالْحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

نُقَيْطٌ[2] مِنْ مُسَيْكٍ فِي وُرَيْدٍ | خُوَيْلُكَ أَمْ وُشَيْمٌ فِي خُدَيْدٍ؟
وَذَيَّاكَ اللُّوَيْمِعُ فِي الضُّحَيَّا | وُجَيْهُكَ أَمْ قُمَيْرٌ فِي سُعَيْدٍ؟
صُبَيٌّ أَمْ ظُبَيٌّ فِي قُبَيٍّ | مُرَيْهِيبُ السُّطَيْوَةِ كَالْأُسَيْدِ؟

---

[1] دُوْنَ۔ سامنے۔ سوا، کمتر۔ [2] یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی۔ نُقْطَةٌ۔ مِسْكٌ (مشک) وَرْدٌ (گلاب)، خَالٌ (تل)، وَشْمٌ (نقش ونگار)، خَدٌّ (رخسار)، ذَاكَ۔ لَامِعٌ۔ ضُحىٰ، وَجْهٌ، قَمَرٌ، سَعْدٌ، نوٹ لفظی یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج)، صَبِيٌّ، ظَبْيٌ (ہرن)، قَبَاءٌ (پیرہن)، مَرْهُوبٌ، سَطْوَةٌ (دبدبہ حملہ)، أَسَدٌ:

الدرس الخامس والسبعون

اسماء الافعال وخصوصیات بعض الافعال والاشعار

اسماء الافعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں۔ لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

ان میں سے اکثر تو امر کے معنے میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی میں جو امر کے معنے میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) تَعَالَ (بمعنی اِیتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں:
تَعَالَ، تعالیا، تعالوا، تعالی، تعالین: قُلْ یٰاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ:

(۲) هَاتِ (بمعنی اَعْطِنِی = مجھے دے۔ لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے
هَاتِ هاتیا، هَاتُوا، هَاتِی، هَاتِیْنَ: قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ:

(۳) هَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع هاؤُمْ: هَاؤُمُ اقْرَءُوْا کِتٰبِیَهْ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامۂ اعمال)۔ کبھی کاف خطاب بڑھا کر صیغے بنا لیتے ہیں:
هَاكَ، هاکُمَا، هاکُمْ، هاكِ، هاکُنَّ:

(۴) هَلُمَّ (آجا چلے چل۔ لے آ)۔ یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا

ہے: وَالْقَائِلِینَ لِاِخْوَانِھِمْ ھَلُمَّ اِلَیْنَا (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: ھَلُمَّ شُھَدَآءَکُمْ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

ھَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں "کھینچتا ہوا چلا آ" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ، جیسے کہتے ہیں علٰی ھذا القیاس۔

تنبیہ :- یہ لفظ لغۃ حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر مُتَصَرِّف ہے یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے لیکن لغۃ بنی تمیم میں منصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لئے جاتے ہیں۔ ھَلُمَّ، ھَلُمَّا، ھَلُمُّوْا، ھَلُمِّیْ، ھَلْمُمْنَ۔

(۵) ھَیْتَ لَکَ (ہاں آجا): قالت ھَیْتَ لکَ، قال معاذ اللہ اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: ھَیْتَ لَکُمَا ھَیْتَ لَکُمْ۔

(۶) عَلَیْکَ (= اَلْزِمْ = اختیار کر): عَلَیْکَ الرِّفْقَ یا عَلَیْکَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر) عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللہِ۔ اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

(۷) عَلَیَّ بِہٖ (= جِیْٔ بِہٖ عِنْدِیْ = اسے میرے پاس لے آؤ)۔

(۸) اِلَيْكَ عَنِّیْ (= تَبَعَّدْ عَنِّیْ = مجھ سے پرے ہو)

(۹) اِلَيْكَ هٰذَا (= خُذْ هٰذَا)

(۱۰) دُوْنَكَ (= خُذْ)، دُوْنَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

(۱۱) حَيَّ، حَيَّهَلَا (= عَجِّلْ، اَقْبِلْ = جلدی کر) حَيَّ علی الصلٰوۃ

(جلدی دوڑو نماز پر)

(۱۲) رُوَيْدَ رُوَيْدَكَ (= اَمْهِلْ = ٹھیر جا جانے دے)

(۱۳) بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التفکر فی ما لا یَعْنِیْكَ

(اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لئے ضروری نہیں ہے)

(۱۴) مَهْ (رک جا)

(۱۵) صَهْ (خاموش رہ)

(۱۶) اٰمِيْنَ (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)

(۱۷) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ - ڈر) نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اتر)

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسماء الافعال آیا کرتے ہیں۔

۳- جو اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں - وہ یہ ہیں -

(۱) هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (بعید

ہوگیا بعید ہوگیا جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے)

(۲) شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہوگیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ

(عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)۔

(۳) سَرْعَانَ (= أَسْرَعَ = جلدی کی): سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلَى ذَوِي الْهُمُوْمِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آگیا)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

بعض افعال کی خصوصیّات

مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:-

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فَهُوَ مَسْرُوْرٌ: سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا)۔ اس کا معروف سَرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (وہ حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوْتٌ: بُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ۔

غُشِيَ عَلَيْهِ (وہ بے ہوش ہوگیا) فَهُوَ مَغْشِيٌّ عَلَيْهِ

أُعْجِبَ بِهِ۔ (وہ اسے پسند آیا) فَهُوَ مُعْجَبٌ: أُعْجِبَ الرَّشِيْدُ بِكَلَامِ الْأَعْرَابِيِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)

أُضْطُرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فَهُوَ مُضْطَرٌّ: فَمَنِ اضْطُرَّ فَلَا عُدْوَانَ[1] عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے [اور حرام چیز کھالے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)

أُغْرِمَ بِهِ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فَهُوَ مُغْرَمٌ

أُوْلِعَ بِهِ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا)۔ فَهُوَ مُوْلَعٌ

[1] جرم زیادتی۔

زُکِمَ (اسے زکام ہوگیا) فھو مزکُومٌ

صُدِعَ (اسے دردِ سر ہوگیا) فھو مصدُوعٌ

عُنِيَ بِه (اس نے اس کا اہتمام کیا) فھو عانٍ یعُنیَ بطبع ھذا الکتاب

فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُکَ صَدِیقًا (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے)

خَالَ یَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اَخَالُ کو اکثر اِخَالُ کہا جاتا ہے: وَلَا اِخَالُ ذٰلِکَ بَعِیدًا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۶۳

اِبْتِسَامٌ (ن ۷) مسکراہٹ۔ مسکرانا۔	بَلِیدٌ کند ذہن
اَقْلٰی (۱) عداوت رکھنا	جَاحِدٌ منکر
اَعَادِیْ اور اَعْدَاءٌ جمع ہے عَدُوٌّ کی دشمن	جَاوَرَ جِوَارًا پڑوسی ہونا
اَغْضٰی یُغْضِیْ اِغْضَاءً چشم پوشی کرنا	حَلَّ یَحِلُّ کھل جانا۔ آسان ہوجانا
اَمْجَدُ (ج اَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف	حَرْبٌ لڑائی۔ لڑاکا بہادر
بَاحَ (یَبُوحُ بَوْحًا) ظاہر کر دینا۔	خَلَاقٌ خیر و برکت سے حصۂ عظیم۔
بَلَا (یَبْلُوْ) آزمانا۔ مبتلا کرنا۔	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
بَاهٌ قوتِ مردمی	رُقَادٌ نیند۔

رَاحَ (یَرُوْحُ رَوَاحًا) شام کے وقت
آنا جانا۔ شام کرنا۔ جانا
سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) سیدھا مضبوط
سِلْسِلَةٌ (ج سَلَاسِلُ) زنجیر
شَرَّقَ مشرق کی جانب رخ کرنا۔ جانا
شَکَا یَشْکُوْ شَکْوٰی وشِکَایَةً (الیہ)
شکایت کرنا۔
شَکٰی یَشْکِیْ شکایت کرنا۔
صَبَّ (ن) انڈیلنا
صَفَحَ (ف) درگذر کرنا
ضَنَّ (ض وس) بخل کرنا
طَارَدَ (س) اچانک آجانا حملہ کرنا۔
عَائِدَةٌ (ج عَوَائِدُ) انعام عطیہ
غَدَا یَغْدُوْ غُدُوًّا صبح سویرے جانا
آنا۔ صبح کرنا۔ جانا
غِرٌّ (ج غُرَرٌ) قوم میں ادنیٰ طبقہ کا شخص
غَرَّبَ مغرب کی جانب رخ کرنا۔ جانا۔
غُلٌّ (ج اَغْلَال) قیدی کے گلے کا طوق

فَتَكَ (ن ۔ ض) اچانک حملہ کرنا
فَرَّجَ (ن) غم دور کرنا
کَرْبٌ اور کُرْبَةٌ تکلیف بےچینی ۔ غم
مُسَالِمٌ صلح کرنے والا
مُصَوَّرَةٌ تصویر
اَلْمَغْنیٰ (ج اَلْمَغَانِیْ یا مَغَانٍ) مکان مقام
مَالَ (یَمِیْلُ) مائل ہونا (مال عنہ)
منہ موڑ لینا۔
مَلَکُوْتٌ عالم بالا عظیم الشان سلطنت
نَبْلٌ (اسم جنس ہے ۔ ایک کو نَبْلَةٌ = تیر
(ج نِبَالٌ و اَنْبَالٌ)
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) مصیبت ۔ آفت
وَجْدٌ جوش محبت یا جوش مسرت
هَوٰی خواہش ۔ عشق
اَلْهَوَی الْعُذْرِیُّ قابل عذر عشق
جائز محبت

مشق نمبر ۱۵۶

(۱) سَارَتْ مُشَرِّقَةً وسِرْتُ مُغَرِّبًا ❊ شَتَّانَ بين مُشَرِّقٍ ومُغَرِّبِ

(۲) جاوَرْتُ اعدائی وجاوَرَ رَبَّهُ ❊ شتّان بين جِوَارِه وجِوَارِی

(۳) هَيْهَاتَ اَنْ اَقْلَاهُ وهو مُسَالِمِی ❊ اِنّ الاديب الحُرّ حَرْبُ زمانه

(۴) سَاَلْتُكَ بالهوى العُذْرِیّ اَنْ لَا ❊ تَضَنَّ بِمَا يُسَرُّ به جَنَانِی

(۵) فَهَا وَجْدِی تَضَاعَفَ مُذْ كَرَبِی ❊ وصَيَّرَنِی حديثا فی المَغَانی

❊

(۶) واِخوانٍ تَخِذْتُهُمْ دُرُوعًا ❊ فكانوها ولكن للاَعَادِی

وكنت اَخَالُهُمْ نَبْلًا سِدَادًا ❊ فكانوها ولكن فی فُؤَادِی

❊

هی الدنيا تقول بِمِلْءِ فيها[1] ❊ حَذَارِ حَذَارِ من كَيْدِی وفَتْكِی

فلا يَغْرُرْكُمْ مِنِّی ابْتِسَامٌ ❊ فقولی مُضْحِكٌ والفعلُ مُبْكِی

اسماء الافعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بعضُ الشُّيُوخِ الی طبيبٍ سُوءَ الهضم، فقال له الطبيبُ رُوَيْدَ سُوءَ الهضم فَاِنّه من خواصّ الشَّيْخُوخَة فَشَكَا ضُعْفَ البَصَر، فقال له بَلْهَ ضعفَ البصر فانه من خواصّ الشيخوخة فاشتكى له ثِقَلَ السمع فقال لَهُ هيهات السَّمْعُ من الشيوخ، فانّ ضعف السمع من خواص الشيخوخة فشكى له قِلّةَ النوم فقال شَتَّانَ الرُّقَادُ والشيوخُ، فانّ قِلّة الرقاد من خواصّ الشيخوخة

[1] فِی = فَمِرُ۔ بِمِلْءِ فِيهَا یعنی اپنا منہ بھر کر (پکار کر)۔

نشکی له ضُعفَ الباه، فقال سَرِیعًا انّ ضَعفَ الباه الی الشیوخ، ......

.... فانّ ضعفَ الباه من خواصّ الشیخوخة ـ فقال الشیخ

لِاَصحابه دُونکُم الاحمقَ وعلیکُم الجاهلَ وهَاکُمُ البَلیدَ الذی لَا فَهمَ

له ـ فانه لا فرقَ بینه وبین الدّوابّ الّا بالصورة الانسانیّة، فانه

لا یستطیع الّا اَنْ یتکلّمَ بهاتَینِ الکلمتین ـ فتبسّم الطبیب وقال

حَیَّهَلْ ـ بالنصب یا شیخ، فانّ هٰذا ایضًا من خواص الشیخوخة ؛

(من کتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں ۔

(۱) غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے ؛

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا ۔ صُبَّتْ عَلَی الاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے ؛

سَلَاسِلَ وَاَغْلَالًا کو سَلَاسِلًا وَاَغْلَالًا بھی پڑھا جاتا ہے ۔

(۲) زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور ی کی مانند پڑھنا بہت عام ہے ۔ آخر کے جزم کی جگہ زیادہ تر ی کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں ؛

کَتَمَ الحُبَّ مَا أتَاهُمْ بَاحَا		وَغَدا فِی طَاعَةِ الشَّوقِ رَاحَا

یَا أعْظَمَ النَّاسِ إحْسَانًا إلَی النَّاسِ		وَأکْثَرَ النَّاسِ إغْضَاءً عَنِ النَّاسِی[1]
نَسِیتُ عَهْدَكَ وَالنِّسْیَانُ مُغْتَفَرٌ[2]		فَاغْفِرْ فَأوَّلُ نَاسٍ أوَّلُ النَّاسِ

رَأیْتُ النَّاسَ قَدْ مَالُوا		إلَی مَنْ عِنْدَهُ مَالُ
وَمَنْ لَا عِنْدَهُ مَالُ		فَعَنْهُ النَّاسُ قَدْ مَالُوا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، النَّاسِ کو اَلنَّاسِ = اُلنَّاسِیْ اور مَالٌ کو مَالُوْ قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

(۳) فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَإنْ بُلِیتَ بِشَخْصٍ لَا خَلَاقَ لَهُ		فَکُنْ کَأنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ وَلَمْ یَقُلِ[3]

(۴) هُمْ، کُمْ اور اَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں۔ اور هُمُوْ، کُمُوْ اور اَنْتُمُوْ پڑھتے ہیں:

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ هَلْ عَلَی العَهْدِ اَنْتُمُ؟		أمِ الدَّهْرُ أنْسَاکُمْ عُهُودِی فَخُنْتُمُ؟[4]

(۱) إنَّ، أنَّ اور إلَّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوْ أنَّ مُشْتَاقًا تَکَلَّفَ فَوْقَ مَا		فِی وُسْعِهِ لَمَشَی إلَیْكَ المِنْبَرُ
فَخُذْ بِحِلْمِكَ وَإلَّا		فَاصْفَحْ بِحِلْمِكَ عَنْهُ

[1] بھولنے والا۔ [2] بخشا ہوا۔ [3] لَمْ یَقُلْ کو لَمْ یَقُلِ پڑھا گیا۔ [4] خَانَ یَخُوْنُ خیانت کرنا۔ [5] برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوَانَّ کو شعر موزوں کرنے کے لئے فَلَوَنَّ اور وَاِلاَّ کو وَلاَ پڑھا گیا ہے ؛

(۲) عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دئیے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے :-

یا مَنْ یحُلُّ بِذِ کْرِہٖ ؛ عَقَدَ النَّوائب والشدائد

انت الرقیب علے العبا ـــ دِ وانت فی الملکوت واحد

انت المُعِزّ لِمَنْ اطا ـــ عَنَ والمُذِلّ لکلّ جاحد

نَخشیٰ لطفك یُستَعا ـــ نُ بہٖ علے الزّمن المُعانِد

اِنَّ الهُمُوم جُیُوشَها ؛ ذا القلب مِنّی قد تُطارِد

فَافْرُجْ بحولكَ کُربَتی ؛ یا مَنْ له حسن العوائد

انت المُسبِّب والمیسِّر والمُسهِّل والمُساعِد

سَبِّبْ لنا فَرَجًا قریبًا یا الٰهی لا تُباعِد

کُن راحمی فاقد ایستُ من الاقارب والاباعد

ثُمَّ الصّلوٰة علے النّبیّ واٰلہٖ الغُرّ الاماجد

بعون الله وتوفیقه قد تمّ الجزء الرابع من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب فلله الحمد تقبّله الله منّی ونفع به الطالبین وسهّل به فهم القراٰن المبین وجعله سُلّماً للعروج الی علوم الدنیا والدین وصلی الله وسلم علی خاتم النبیین وعلی اٰله وصحبه اجمعین